

189778

**TEXT FLY WITHIN
THE BOOK ONLY**

**UNIVERSAL
LIBRARY**

OU_188778

**UNIVERSAL
LIBRARY**

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

922-976
91.5826

Accession No.

15105

Author

1386-61-2622

15105

12152

Title

1386-61-2622

This book should be returned on or before the date last marked below.

فہرست مضامین مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲	مولف کا مختصر حال	۲۱	ناز مسجد کی قراءت
۳	مولف کے پیر و سنگیر مدظلہم العالی کا	۲۲	ناز اشراق و دعا و استخارہ
	بجل محل حال	۲۳	وہیفہ دعوات صبح
۴	مقام اول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	۲۴	حضرت امام ربانی کے اپنے اصحاب کی طرف
	ثانی کے ذکر پیدائش و تحصیل علم ظاہری و		نشت و برخواست
	اپنے والد بزرگوار سے نسبت ہائے چشتیہ	۱۵	حضرت امام ربانی کے کہا نا کہانے اور سونے کا
	و قادیہ حاصل کرنیکے بیان میں		بیان
۹	مقام دوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	۲۶	حضرت امام ربانی کے بعد ظہر کے شغال کا بیان
	کے خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے نسبت	۲۷	حضرت امام ربانی کے ناز بڑھنے کا طرز
	نقشبندیہ حاصل کرنیکے بیان میں	۲۸	حضرت احتیاطی جمعہ بڑھنے تھے
۱۰	حضرت کے ابتدائی حالات	۲۹	حضرت کے رمضان اور اسکے آخر عشرہ
۱۳	حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے		و تراویح اور قرآن پڑھنے کا بیان
	مکتوبات بنام حضرت امام ربانی مجدد الف	۳۰	حضرت اموات سے استعانت جائز نہ تھے
	ثانی رحمہ اللہ علیہ		حضرت کے دیگر عقائد کا بیان
۱۸	مقام تیسرا حضرت امام ربانی مجدد الف	۳۱	حضرت کی رعایت مستحب کا بیان
	ثانی کے حلیہ و عبادات و عادات میں		مقام چوتھا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے
	دعوات بعد بیداری از خواب		سلوک کے بیان میں
۱۹	دعوات و وضو	۱۵	طریق ذکر و رسم ذات و نفسی اثبات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	طریقہ نقشبندیہ جملہ طرق میں اقرب بہ حق ہے	۵۷	آداب پیران
۳۷	کمالات نبوت کو صرف طریقہ نقشبندیہ	۶۱	حقوق پیر طریقت
	سے راہ ہے	۶۲	قباب اولیاء اللہ
۳۹	بعد کمالات اولو العزم ذات بخت کو دو راہیں	۶۳	ادب اذن کا ظاہر و باطن
۴۵	مواف کے پیر و سنگیر و طلبہم العالمی کے	۶۴	فقرا کو کیا لازم ہے
	تصرفات باطنی	۶۵	مذمت دنیا
	مقام بانجوان حضرت امام ربانی مجدد	۶۷	دولت دارین تا بخت سنت میں ہے
	الف ثانی کے ملفوظات میں	۶۸	ترہات صوفیہ کا بیان
	مولینا روم کی رباعی کا بیان		امیاز کفر و اسلام پیش از ظہور صالح
۴۶	شیخ الوالحسن خرقانی کے کلام کی		شابان تقلید علوم خفی و شافعی ہے
	تشبیح		اقوال جفید و شبلی کس مصلحت سے
۴۷	شیخ علاء الدولہ سنائی کی رباعی کا		دیکھنا چاہئے
	بیان	۶۹	فرق درمیان قطب ارشاد و قطب مدار
۴۸	صاحب فصوص الحکم کے کلام کی شرح	۷۰	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پر اعتراضات
۵۳	اولیاء اذن کی کرامات کا ذکر		کے جواب میں
۵۵	حضرت کا کو چہائے فقر میں گذر	۷۲	جو شخص اپنے تین حضرت صدیقی اکبر سے
	مقام چھا حضرت امام ربانی مجدد الف		افضل کہے وہ رندیق ہے یا جاہل
	ثانی کے مکتوبات میں		جو شخص اپنے تین سگ گز گن سے بہتر
۵۵	سیر کی ابتدائی تسلیم کا بیان		ہے وہ کمالات بزرگان سے محسوس
۵۹	سیر و ن کو نصیحت		ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۳	بیان عروج صوفیہ	۱	ہونے کے بیان میں
۷۵	حضرت پرغلبہ توحید وجودی	۱۰۰	حضرت کا جہانگیر کے دربار میں
۷۶	ارباب توحید وجود کو حضرت کا احسان		جانا اور اس کو سجدہ نجات و سلام علیک
	ہونا چاہئے		کرنا
۸۱	بہرہ دوست فی الحقیقت ہمہ از دوست	۷	حضرت کا قلعہ گویا رہا رہنا
۸۲	مقام آہوان حضرت امام ربانی مجدد	۱۰۱	بادشاہ کا اپنی مجسمہ تقصیر کرنا اور
	الف ثانی کے مکاشفات و کرامات میں		اپنے ساتھ رکھنا
۸۲	حضرت کا جسم شریف بقیۂ طینت	۱۰۲	حضرت کے سلطان کے ساتھ
	مصطفوی کا تھا علی صاحب الصلوٰۃ		رہنے میں حکمت
	والسلام	۱۰۳	مقام دسوان حضرت امام ربانی مجدد
۸۴	حضرت کو شہرہ حضرت شیخ الحسن		الف ثانی کی وفات میں
	والدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ	۱۰۵	حضرت کے وصایا
	علیہ کے حاصل ہونے کا بیان	۱۰۷	حضرت کے مقبرہ کی شرافت
۸۹	حضرت نے قضا بہرہ میں	۱۰۸	مقام گیارہوان حضرت امام
	تصرف کیا		ربانی مجدد الف ثانی کی بشارات
	حضرت نے اپنے صاحب زادہ		میں
	محمد صادق علیہ الرحمۃ کو دلا		حضرت کی آفریش سے کیا مقصود
	ابراہیمی سے ولایت محمدی پر پہنچایا		یہ ہے تھا۔
	علی ارباب الصلوٰۃ والسلام		ہزار سال کے بد منیبر اولوالنعم
	مقام نوزان حضرت کے مجموعہ		پیدا ہونے کی وجہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۲	حضرت کا جابجا پیمبر الوعظ	۱۲۳	حضرت مخدوم زادہ کے فضائل
۱۱۳	مجدد الف ثانی ہونا	۱۲۴	حضرت مخدوم زادہ کے فضائل
۱۱۳	مقام بارہوان حضرت امام ربانی	۱۲۵	حضرت مخدوم زادہ کا موجودات
۱۱۴	مجدد الف ثانی کے فرزند	۱۲۶	حضرت مخدوم زادہ کا موجودات
۱۱۵	اکبر خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ	۱۲۷	حضرت مخدوم زادہ کا موجودات
۱۱۶	کے حالات	۱۲۸	حضرت مخدوم زادہ کے فضائل
۱۱۷	حضرت مخدوم زادہ کے فضائل	۱۲۹	مقام تیرہوان حضرت امام ربانی
۱۱۸	مقام تیرہوان حضرت امام ربانی	۱۳۰	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۱۹	مجدد الف ثانی کے فرزند	۱۳۱	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۰	ثانی خواجہ محمد سید ملقب	۱۳۲	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۱	بہ خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ کے	۱۳۳	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۲	حالات کے بیان میں	۱۳۴	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۳	صاحب زادہ محمد سید رحمہ اللہ	۱۳۵	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۴	کے فضائل	۱۳۶	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۵	صاحب زادہ صاحب کی کرامات	۱۳۷	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۶	تخیر	۱۳۸	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۷	مقام چودہوان حضرت امام	۱۳۹	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۸	ربانی مجدد الف ثانی کے	۱۴۰	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۲۹	فرزند ثالث خواجہ محمد معصوم	۱۴۱	مجدد الف ثانی کے فرزند
۱۳۰	ملقب بہ عروۃ الوثقی کے حالات	۱۴۲	مجدد الف ثانی کے فرزند

غلطنامہ مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
سباہ	سایہ	۹	۷	لی	لی	۱۰	۵
استقد رک	استقد اک	۲۱	۲۲	فرد	خرد	۷	۷
ہرینا	ہرینا	۱۳	۲۳	پہنگ	بہول	۱۹	۷
۳۳ دفعہ سبحان اللہ و ۳۳ دفعہ الحمد للہ و ۳۳ دفعہ	۳۳ دفعہ سبحان اللہ و ۳۳ دفعہ الحمد للہ و ۳۳ دفعہ	۱۴	۲۳	بسکی	جکی	۲۱	۷
اللہ اکبر	اللہ اکبر	۳۳	۳۳	صغیر	صغیر	۹	۶
ہذا الطعام اللطیف الملیح	ہذا الطعام اللطیف الملیح	۹	۲۵	مرادین	مراد ہے	۲۰	۸
بشت	طفولیت	۲۰	۲۵	ہمین	ہے	۱	۹
مہجہ عبارت حاشیہ کی	حضرت کے نام پر ہے	۸	۲۷	رتبانی	زبانی	۸	۹
ہستی تن میں غلطی سے	اکا طور			سکا	سکا	۱۷	۷
ورج ہوئی				ایتن	ایتن	۸	۱۰
وضعت ہنسی کی ایک دفعہ	وضعت و یک دفعہ	۴	۲۸	استیلا	استیلا	۸	۱۰
اور روز جمعہ نماز ظہر	اور روز نماز ظہر	۱۹	۲۸	کشید	کشیر	۸	۸
صلوۃ کسوف و خسوف	کوف و خسوف پر ہے	۸	۲۹	نور	نوار	۲۰	۱۰
پرہتے				حضور	در حضور	۳	۱۱
یا مجیر یا مجیر یا مجیر	یا مجیر یا مجیر یا مجیر	۱۲	۷	قوی العمل	قوی العلم	۱۱	۱۱
				اعوذ بک	اعوذ باللہ	۱۷	۱۸
				ہیلیان	ہیلیان	۷	۲۰

صفحہ	سطر	فلاط	صمیم	صفحہ	سطر	فلاط	صمیم
۱۳	۱۳	خلفات حین	حلفات حین	۲	۲	دوغتوبہ الاولیاء	دوغتوبہ الاولیاء
۲۱	۲	مع ہذا		۵۳	۴	رشد و ہدایت	رشد و ہدایت
۵	۵	عقوی	عضدی	۸	۸	ضلاب	ضلات
۳۷		اہلہ	اجملہ	۱۵	۱۵	ہدلات آنت	ولایت است
۲۲	۱۹	الیس	ابس	۱۷	۱۷	زولی اقرب	ازولی اقرب
۳۵	۱	خفیفہ	لطیفہ	۲۱	۲۱	غالب آنت	غالب است
۳۶	۱۳	ارتعینات	اربعینات	۵۵	۲۱	دوام	دوامر
۳۷	۳	نتبائی	نتبائے	۵۶	۳	منازل را	منازل راہ
	۱۳	توحید معلی	توحید فعلی	۵۵	۲۱	نیاید است	اینان اعمال نباید شد
۳۹	۲۰	الہک	ایک	۷	۷	دراردی	درامرے
۴۲	۱۵	ہچنین	نہ اینچنین	۶۰	۹	وبقہ	ربقہ
۵۰	۳	تیرانہ	بترانہ	۶۱	۸	شاید	شاہد
	۱۲	طائفہ	طائفہ			اناث	انعامات
	۱۲	سرزد ہوین	سرزد ہوین	۶۱	۱۴	تظہر آشکینہ	تظہر آشکینہ
۵۱	۱۳	بیانہ ہوہی ہوکتاہر	بیانہ ہوکتاہر	۶۶	۱۶	اناقی	اناقی
۵۲	۱۶	نعت نیہ	نعت نیہ	۶۹	۱۰	آقاب	اقطاب
۵۳	۱	جو خوارق	خوارق		۱۱	آمل	کامل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	"	بہ قطب بوسط	کہ قطب بواسطہ	۴۹	۴	منظمت	منظمت
۵	۷۰	قلیہ	قلبیہ	۸۰	۱	اوتعالیٰ	اوتعالیٰ
۶	۷۰	باید	یابد	"	۵	ونفا وبقا	ونفا وبقا
۱	۷۱	چون ہے	چون را ہے	"	۱۱	سعدوم ویت	سعدوم ویت
۲	"	بیناسیتی	بیناستی	۸۳	۵	انتظار	انتظار
۸	"	حالی است	خالی است	۸۷	۱۳	لک لمن توسل	لک لمن توسل
"	"	خوف بعض	فوق بعض	۸۸	۴	رکھا	رکھا
"	"	درنمقام	درنمقام	۸۹	۲	شطح	شطح
۹	۷۲	گہر	گمر	۹۰	۲	خواجہا ہوا	خواجہا ہوا
"	"	محض	شخص	۹۰	۱۲	بعد نماز تہجد	بعد نماز تہجد
۴	۷۳	از پے بافضلیت	از نیچا پے بافضلیت	"	۱۷	حضرت فرمایا	حضرت نے فرمایا
۱۰	۷۵	مدیہ	مدید	۹۴	۱۱	از مضعف	از مضعف
۱۴	"	یقین یقین	بہ یقین یقین	۹۶	۱۸	نذر کی	نذر کی
۱۸	۷۶	اصطلاح شدند	اصطلاح بندند	۱۰۰	۱۳	و کتاب فقہ گیا	و کتاب فقہ گیا
۶	۷۷	و روح	و روح	"	۱۶	راضی ہوئے	راضی ہوئے
۸	"	فی جنتی سواہی	فی جنتی سواہ	۱۰۴	۷	لا تعرب	لا تعرب
۲	۷۹	مشہود و نشان	مشہودشان	۱۰۵	۱۵	غیبت	غیبت

صفحہ سطر	غلط	صحیح	صفحہ سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۰۵	غیبت	۱۴	۱۲۹	غیبت
۱۸	۱۰۷	بین القبر	۱	"	بین القبر
"	۱۰۹	ولادت محمد	۷	"	ولادت محمدی
۲	۱۱۱	وراثتک	۲۰	"	وراثتک
۲۰	۱۱۲	کیا فرائض ہیں	۱۰	۱۳۱	کیا فرائض ہیں
۲	۱۱۶	منحصر تھا	۲۱	۱۳۲	منحصر تھا
۸	۱۲۱	جسوت	۵	۱۳۳	ہوئی ہیں
۱۷	"	باطل	۴	۱۳۶	حضرت کو
۴	۱۲۲	اذاسیت	۱۲	۱۹	یا مجیر یا مجیر یا مجیر
۱۹	"	قطب الاقطب	۳۹	"	غیبت
۳	۱۲۳	تذکاریت	"	"	غیبت
۱۱	"	ورد طلب			ورد طلب
۱۰	۱۲۵	ازدور باش			ازدور باش
۱۵	"	قرین			قرین
۱۶	"				
۱۹	"	واستہ			واستہ
۹	۱۲۷	قدع			قدع

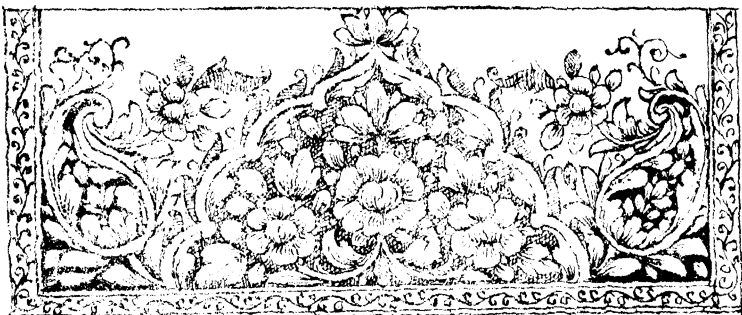
الان اولياء الله الا خوفهم ولا يهتمون

الهموم كذا قال العبد المذنب حضرت سلطان محمد طه بزرگوار رحمت تو بفرموده امیر اوشا بیجا
وکان مایه من مقلد ذوقانی محرم العبد ابی حضرت شیخ احمد خاندانی سرسندی اسی



مرید حضرت قطب الانعام شاد الاوقات شریعت ابرار طبعیت فیه عالم غنی
و جعلی حضرت مولانا حافظ غلام نبی صاحب احادی الهی مد سلیم العالی

در طبع حیون کاش و اقع ملی و نق طبع یاس



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نستعین و الصلا
والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین سفیع الملتین و علی الہ و اصحابہ اجمعین
اما بعد کترین محمد حسن ساکن کو مکمل فصل گیسو پر منسلک جبر عرض کرتا ہے کہ ابتدا میں یہ
بیچکارہ آوارہ دنیا و فی کی تلاش میں سرگردان و پریشان پیر کرتا تھا اگر کو کسی قسم کا خیال آتا تھا
تو اس مضویہ کا اور اگر رات کو خواب آتا تھا تو اس معونہ کا عرض کہ جو میر و مبتلا میر و پر خیر و مبتلا خیر
کا مصداق تھا کہ یکا یک شب شادابی و نہ ملک پنجاب جا سکا اتفاق ہوا اور صرف بتائید فی کی
سب کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا طریقہ یہ کہ میں جناب علی القاب قبلہ انا و لیا و کعبہ الاصفا قیوم
زمان غوثہ و دران محبوب با عالمین نلیفہ سید المرسلین فیض سان ہر شیخ و ہر محی حضرت لیا خط
غلام نبی حبیب احمدی لہی سے و انفل طریق ہوا۔ شعر زبان پہ بار خدا یا یہ کسا نام آیا
کہ میری الفت نے بوسہ میری زبان کے لئے واجب آمد چونکہ مردم نام اوہ شرح کردن
از انعام اوہ حضرت کے من و عن حالات انشاء اللہ تعالیٰ اگر توفیق نہ یق ہوئی تو علیہ السلام
گرا بجگہ جمل حامی بفضل تبرکات اہل کاندہ کرتا ہوں و ہو خدا
حضرت کا دو تہانہ مقام اللہ شریف ضلع جہلم واقعہ ملک پنجاب میں ہے سن شریف فوت
ماشاء اللہ سائبہ و متجاوہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سب مسلمانوں پر سلامت باکراست کرے آمین

علم خاہری میں حضرت نے خیال کیا کہ خود لکڑی کو است پڑا بعد ازاں پشاور تشریف لیا کہ تین برس میں تکمیل مقبول ہو مگر کما حقہ فرامانی تحصیل علم سے خارج ہو کر وطن مراجعت فرمائی اور زینت بخش مسند صحن تدریس ہو کر یکایک جذب آبہی شامل حال ہوا اور وہاں اختیار کسی بزرگ سے جمعیت ہو کر یکا شوق پیدا اور اوسى شوق میں گہرے نکل کبری ہو کر وہی دن گزرے تب کہ شاہ پور میں بمشرف صحبت حضرت جامع النورین محمد البحرین غفرلہ علوم روحانی منظم فیوض نیرانی امام المتقین حضرت مولانا غلام محی الدین تصورى خلیفہ شاہ غلام علیہ صاحب ہولی جلیل اللہ تعالیٰ علیٰ علیہ علیہ مشرف ہو جناب مولانا نے حضرت کو ایک دایہ پیرایہ لکھنا ولایت کبریٰ کو توبہ فرمائی اور ولایت میں طلب کر کے فرمایا کہ آج حضرت شاہ صاحب دہلوی سے ملے تھے اور عرض کی تھی کہ فلان شخص کو (میں نے) حضرت صاحب کو تا ولایت کبریٰ توجہ کی ہے جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ کھانا اجانیہ دینی چاہئے چنانچہ لکھ کر حضرت کو کھانا اجازت عطا فرمائی اور طریق توجہ وہی تسلیم کر کے نصرت فرمایا حضرت نے دولت خانہ پر تشریف لا کر جو بعض بعض کو توبہ فرمائی تو نہایت اثر ظاہر ہوا اور سب کی کچھ برکت کے بعد پھر حضرت مولانا کی خدمت میں تشریف لیگئے اس مرتبہ جناب ولایتیہ تاکبالات نبوت توجہ فرمائی حضرت فرمایا کہ میں کہ مجھ کو اس مقام میں قرآن شریف کا ایسا شوق اور لذت پیدا ہوئی کہ چہ چہ میں حفظ کر کے رمضان مبارک میں محراب سنا دی۔ اس کے بعد پھر حضرت اپنے پیر بزرگار کفایت میں آئے اور لکھ کر پھر مقام قصہ شریف تشریف لیگئے اور وہاں چہ چہ کہ رہنے کا اتفاق ہوا اس موقع جناب مولانا نے حضرت کو باقی جملہ مقامات مجددیہ کی حالات و مذاق اسکا کافی جو جو بی۔ مل کر ایسے دستار خلافت مطلقہ عطا فرمائی اور بشارات حاصل نسبت خاصہ محمدیہ و ولایت محمدی علیٰ ارباب الصلوٰۃ والسلام و بعض دیگر بشارات کہ جسکی تصریح صلیت نہیں معلوم ہوتی پچھلے جناب سالک اب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلو کر نصرت کیا دولت خانہ پر تشریف لا کر حضرت مصروف ہدایت خلق اللہ کے اور صدایا کہ مذاکات سے راہ مستقیم پر لائے چند دست میں بہر شوق و دیدار پیر بزرگوار ہوا

اور حضرت قصور شریف میں حاضر حضور پر حضرت مولانا کمال عنایت پیش آئے اور اکثر عالمین کو توجہ
 کیواسطے حضرت کے سپرد کیا کرتے کہ یکایک جناب لینے اس جہان فانی سے تاریخ ۲۲ مئی ۱۹۰۷ء
 سنہ ۱۳۲۶ ہجری بوقت دوپہر انتقال کیا **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ** جناب مولانا کے انتقال کے
 بعد عید الضحیٰ کو جب حضرت عید گاہ میں نماز کو تشریف لیکے تو دیکھنے والے کہتے تھے کہ حضرت
 بعینہ جناب مولانا کی شکل ہو گئی ہے۔ ازان بعد حضرت دو تہانہ پر تشریف لائے اور رونق بڑ
 سدا نشاد ہوئے صد انہزار کو نسبت مجددیہ سیراٹ مالامال کر دیا بعد داخل طریق ہو چکے
 راقم سیہ کار کا بہ برکت صحبت جناب حضرت صاحب قبلہ نوکری کی طر ف سے دل سرد ہو گیا اور
 چند مدت کی میا غاصیت میں حاضر رہنے کا اتفاق ہوا کتب خانہ عالیہ میں چند کتب مشمل
 زبدۃ المقامات و حضرات القدس و روضۃ القیومہ و رسالہ مشوقیہ حضرت امام ربانی
 مجدد الف ثانی کے حالات میں مطالعہ سے گذرین او کو دیکھ کر بے اختیار دلمین آرزو ہوئی
 کہ کوئی کتاب ردو میں حضرت کے حالات کی تحریر کروں لہذا یہ چند اوراق عبارت نامر بوط سیاہ کئے

شعر

چشم دارم کہ در جلالتک مرا حسن قبول * ایک در ساختہ قطرہ بارانے را

مقام اول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ذکر پیدائش و
 تحصیل علم ظاہری و باطنی والد بزرگوار سے نسبت ہائے حشریہ و قادیانیہ
 حاصل کرنے کے بیان میں

ولادت باسعادت اوس تاج الاولیاء سلطان الاصفیاء غوث المحققین قطب المذہبین واقف ہر اس
 تشابہات قرآنی ماہر رموز مقطعات فرغانی محبوب الصدقانی قیوم ربانی مجدد الف ثانی تاریخ ۲۲
 شوال روز جمعہ بوقت نصف شب سن نو سو ایک ہتر سحر میں مقام سر بند ہوئے آپ کے والد بزرگوار
 حضرت شیخ عبدالاعلیٰ حشری قدوسی نے بموجب الہام و بشارت حضرت رسالت ابوالبرکات

کنیت ولقب شریف بدرالدین اور اسم مبارک شہین احمد رکھا آپکا نسب نسب حضرت امیر المومنین
عمر بن الخطابؓ ملتا ہے روضۃ القیوم میں لکھا ہے کہ آپکی ولادت کے قبل آپکے والد نے مراقبہ
میں دیکھا تھا کہ تمام جہان پر از غلٹ ہو گیا ہو اور خوک اور بندر اور بچہ جہان میں لوگوں کو ہلاک
کرتے ہیں کہ اسی اثنا میں میرے سینہ سے ایک نور نکلا ہے کہ اس تمام عالم نورانی ہو گیا ہے
اور ایک بجلی اوس نور میں سے نکلی ہے کہ اوس تمام خوک و خرس جلا دیے اور اوس نور میں سے
ایک تخت ظاہر ہوا ہے کہ اوس پر ایک شخص نورانی تکیہ لگاے بیٹھا ہے اور ہزاروں آدمی
نورانی بلکہ فرشتہائے آسمانی اوسکے سامنے باوب تمام کہڑے ہیں اور سارے جہان کے
عالم و زمینق و متحد و ملوک پڑ کر اوسکے سامنے لاکر مثل بکریوں کے فوج کرتے ہیں اور کوئی شخص
باواز بلند کہتا ہے قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ حضرت کے والد نے
صبح اوٹھ کر اس خواب کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی سے لی کہ خرد زمانہ تھے دریافت کی
حضرت شاہ نے بعد توجہ باطنی فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سے فرزند پیدا ہو جس سے
تمام غلٹ و بدعت دور ہو اور سنت محمدی علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام قائم ہو و خود تم کما
قال۔ حضرت مثل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مخون پیدا ہوئے اور اراکین میں
سرگز رہنے نہوتے تھے اور اگر اتفاقاً ہو جائے تو جلدی سے ڈھک لیتے تھے اور بچوں کی طرح آپ
آلودہ سجاوٹ نہ بہتے تھے اور ہر دم فرحان و خندان رہتے تھے اگر دودھ کے پلانے میں
تسابل ہو جاتا تھا تو دودھ کیواسطے آپ کبھی نہ روتے تھے غرض کہ جلد آثار و علامات ہونہار
ہو نیکی ظاہر تھیں۔ **نقل ہے** کہ ایام رضاعت میں ایک غصہ آپ ایسے سخت بیمار ہو گئے
کہ کسیکو توقع حیات نہ رہی اتفاقاً حضرت شاہ کمال کیتھلی کا وہاں گذر ہوا حضرت کے والد
آپ کو دم پہل کرانیکے واسطے حضرت شاہ صاحب مایں لیکے حضرت شاہ ولایت پتہ دے گئے
آپ کو گو دین لیکر اپنی زبان دین مبارک میں دی اور حضرت اوسکو دیر تک چوستے رہے
آخر کار حضرت شاہ نے جبکی تسلی کی کہ گھبراؤ نہیں آرام ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ لاکو اٹھنے

بہت کام بین اور حضرت کو اپنی فرزندگی میں قبول کیا چنانچہ اوس وقت صحت کلی حاصل ہوئی
 ہر چند کہ یہ معاملہ ایام رضاعت کا تھا لیکن حضرت کو بخوبی یاد تھا۔ جب آپ سن تعلیم کو پہنچے
 تو آپ کے والد بزرگوار نے مکتب میں داخل کیا چنانچہ وہ ان آپ کے جذمت میں قرآن شریف
 حفظ کر لیا اوس کے بعد آپ نے کچھ اپنے والد بزرگوار سے کہ عالم ستم ہے بڑا اور پھر سیکھو تشریف
 لیا کہ مولانا کمال کشمیری سے کہ جامع علوم ظاہری و باطنی ہے بعض کتب منقولہ کمال تحقیق
 و تدقیق پر ہیں اور بعض کتب احادیث کی شیخ یعقوب کشمیری سے کہ خلافا کبر و سے ہے اور مزین
 شریفین میں بڑے بڑے محدثین سے تصحیح حدیث کی تھی سند لی بلکہ انداز طریقہ کبر و یہی اوس ہیں
 کیا علاوہ ان میں بعد جلوس مبارکشاہ سند تفسیر قاضی بیضاوی و صحیح امام بخاری و مشکوٰۃ
 و تہذیبی و شامل ترمذی و جامع صغیر سیوطی و فقیدہ بردہ شیخ سعید بوجری وغیرہ و حدیث
 مسلسل الرحمن رحمہم الرحمن الرحواس فی الارض یرحمکم من فی السماء اپنے مرید و مخلص خاص
 قاضی بہلول برخانانی رحمۃ اللہ علیہ سے لی ہے بعد تحصیل علوم ظاہری کہ اوس وقت حضرت کی
 عمر تیرہ برس کی ہوگی سند آرائے درس و تدریس چھوڑ دی اور نہایت سی و کوشش سے بڑھایا
 کرتے اگر کوئی جگہ معلق و دقیق نظر سے گذرتی تو اوس پر عاشیہ تحریر فرمادیتے اسی اشارہ میں
 آپ اکبر آباد عرف اگرہ کہ اوس زمانہ میں دارالخلافت تھا اور یہاں پہلے بڑے بڑے عالم رہتے
 تھے تشریف لیکے وہ ان آپ کے علم کا نہایت چرچا ہوا چنانچہ اکثر لوگ خفاق ہو کر حضرت کی
 ملاقات کو آئے فیضی و ابوالفضل کہی شہرت سکر نہایت شوق مند ہوئے اور چاہا کہ حضرت
 اوس کے مکان پر تشریف لیا جائے لیکن یہ امر اپنے منظور نہ رکھا آخر کار وہ خود حاضر ہوئے
 اور نہایت اخلاص و خصوصیت کے پیش آئے اور بہت قریب دعوت حضرت کو اپنے مکان پر
 لیگئے اور کمال جہان نوازی سے تین روز تک اپنے مکان پر رکھا اسکے بعد اکثر آپس میں
 ملاقات ہوتی تھی اور حضرت ہی گاہ گاہ اوس کے مکان پر قدم بٹھانے۔ نقل ہے کہ
 ایک بار آپ ابوالفضل کے مکان پر تشریف لیکے اوس وقت وہ تفسیر بے نقط لکھتا تھا ایک

مقام میں اگر ایسا پہنچ گیا تھا کہ کھانا و شہوار ہو گیا تھا کہ ناگاہ حضرت تشریف لیگئے آپکو دیکھ کر نہایت
 خوش ہوا اور کہا کہ اس وقت آپ خوب آئے الیک ایسی جگہ تفسیر میں آئے کہ اسکو بے نقط عبارت میں
 بیان کرنا مستحکم ہے ہر چند غور و فکر کیا لیکن خیال میں نہیں آتا اب جو دیکھ حضرت کو بے نقط عبارت
 کے کہنے کی شق نہ تھی لیکن اس وقت فی البدیہہ ایسا علم رہا کہ حضرت اس مقام کو لکھا کہ فیضی و
 ابو الفضل حیران رہ گئے۔ نقل ہے کہ ایک روز ابو الفضل نے فلاسفہ اور فلسفہ کی ایسی تعریف
 کرنی شروع کی جس سے کہ علماء اسلام کی توہین پائی جاتی تھی حضرت نے جوش اسلام میں
 آکر فرمایا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جن علوم کا فلاسفہ اپنے تئیں واضح بتلاتے
 ہیں وہ دراصل علوم انبیاء سے مسروقہ ہیں اور جو علوم انہوں نے مثل ریاضی وغیرہ ایجاد
 کئے ہیں وہ دین میں مفید نہیں اس بات سے ابو الفضل سخت متغیر ہوا اور کہنے لگا کہ غزالی نے
 نامعلوم کہا ہے حضرت اس بات سے بہت خفا ہو کر اودھاؤں کا شہرے ہو کر اور غضب فرمایا کہ
 اگر اہل علم کا شوق ہے تو یہ باتیں منہ سے مت نکالا کر اور اس وقت وہاں سے مراجعت فرمائی
 پھر چند روز تشریف نہ لیگئے جب دو تین دن کے بعد اس کو کمال معذرت کی تپ پہرچا
 شروع کیا۔ نقل ہے کہ عید فطر کے دن حضرت ابو الفضل کے مکان پر تشریف لیگئے اس سال
 عید کا جائزہ و تہنیت کا ہوا تھا لیکن باعث کدورت آسمان سوار سلطان کے اور کسی نے نہیں کیا
 تھا مگر سلطان کی رودت پر سب عید کر لی تھی الا حضرت نے عید نہیں کی تھی ابو الفضل نے
 آپکو دیکھ کر کہا کہ چہرہ مبارک پر آثار صوم پیا جاتے ہیں کیا روزہ ہے حضرت نے جواب دیا کہ
 ہاں میرا تو روزہ ہے ابو الفضل نے کہا کہ تمام جہان میں عید اور آپکا روزہ اسکا کیا سبب حضرت
 فرمایا کہ غفلت اس قدر تھی کہ سوا بادشاہ کے اور کبھی جائزہ کہا ہی نہ گئے اس معاملہ میں دو تین
 آدمیوں کی گواہی کا بھی اعتبار نہیں جب تک جم غفیر اگر شہادت نہیں اور مہمذا گو ایسی سلطان
 بالکل ناقابل اعتبار ہے کہ دین سے منحرف ہے ابو الفضل نے کہا کہ یہ شقین جانے دو اور روزہ گزار
 کر وہ کبکر پانی تنگوار یا اور چکر دھوی اخلاص تھا خود کٹورہ لیکر دین مبارک سے لگا دیا حضرت نے

لکھنؤ پر ایسا ہاتھ مارا کہ تمام پانی اوسکے کپڑوں پر گر پڑا یہ بات غالباً اوسکے ناگوار گذری مگر کچھ
 اظہارِ نکیلا کہ اسے من ایک جسم کشیدے اگر روت ہلال کی شہادت دی یہ سنکر آپ اوٹھ کھڑے ہوئے
 اور خود پانی لیکر روزہ افطار کیا اور یہی آپ گاہ گاہ تشریف اوسکے مکان پر لپٹا کر تے تھکر آخر کار
 حضرت اونی بے دینی سے آرزو ہوئے اور جانا چھوڑ دیا بلکہ ترک سلام علیک کر دی۔ کچھ مدت کے
 بعد حضرت کے والد ماجد اکبر آباد تشریف لے گئے اور ابن ہمرہ لے آئے راستہ میں جب تہانیسر پر
 پہنچے وہاں کے رئیس اعظم شیخ سلطان نے کہ معربان شاہی سے تہا خواب میں دیکھا کہ جناب سالتاب
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنی لڑکی کی شادی شیخ احمد سے کر دی اور خواب میں حضرت کی شکل یہی
 دکھائی صبح اوٹھ کر اس کا شکل و شمائل کا آدمی جو کہ رات کو خواب میں جناب سول صلی اللہ
 علیہ وسلم نے دکھایا تھا تلاش کرنا شروع کیا حنا اتفاق سے حضرت ہی اور جگہ موجود تھے پہچان کر
 مات کا خواب حضرت کو بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ میں سیر اختیار نہیں ہے حضرت
 والد سے کہہ جانا شیخ نے حضرت مخدوم سے عرض کی انہوں نے کہا ہاں فرحت قبول فرمایا اور
 انہیں دونوں میں آپ کا خطبہ نکاح شیخ سلطان تہانیسری کی لڑکی سے پڑا گیا بعد نکاح حضرت کو نہایت
 ثروت ہوئی اور یہ سنت نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ترقیم حضرت خدیجہ الکبریٰ جناب سول صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو کمال ثروت ہوئی تھی بعد فراغت سفر اکبر آباد و مناکحت حضرت اپنے والد بزرگوار کی
 صحبت کے مترج ہوئے اور نسبت خاندان چشتیہ قادریہ حاصل کی حضرت مخدوم نے وقت وصال
 آپ کو بلکہ خرخرہ خلاف چشتیہ جو کہ اونکو شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے وفادریہ شاہ کمال
 کیتلی رح سے ملا تھا عطا فرما کر قیام مقام وجانشین اپنا مقرر کیا چنانچہ خود حضرت ابن رسالہ
 سید لعلہ دین تحریر فرماتے ہیں کہ این فقیر را نامہ نسبت فرویت از پدر بزرگوار خود حاصل
 شدہ بود و پدر بزرگوار اور از عزیز سے کہ جذب قوی داشتند و بخوارق مشہور بودند بہت
 آمدہ اسجہ صاحب جذب قوی سے شیخ کمال کیتہلی مراد ہے اور پہر اس جگہ لکھا ہے کہ این شیخ را
 توفیق عبادات نافلہ خصوصاً ادائے صلوات نافلہ مدد سے از پدر سے است و پدر بزرگوار این

سعادت از شیخ خود کہ در سلسلہ شیعہ بود حاصل شدہ بود شیخ خودی حضرت فتح عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ کی
 انہیں دنوں کا ذکر ہے کہ حضرت امیر سخت علیل ہو کر زندگی کی امید نہ رہی جب کسی دعا و دوا سے شفا
 نظر نہ آئی تو حضرت کے گہرین باطن ہو کر آپ کی صحت کی دوا سے دعا کرنے لگیں کہ اتنے مین آواز آئی کہ تم
 سیدہ کا فکر نہ کرو انکو صحت ہوگی اور آپ ہی اللہ تعالیٰ کو ان سے بہت کام لینے مین چنانچہ بفضلہ تعالیٰ
 جلد تدرستی ہو گئی حضرت کو شوق زیارت بہت اللہ و رضہ مطہرہ رسول مسلم از حد تھا لیکن وجہ
 رعایت خدمت والدہ بزرگوار مائل رہتا تھا جب انہر اسات بھر مین آپ کے والد ماجد کا احسن ہوا
 انتقال ہو گیا تو حضرت نہایت شوق زیارت حرمین شریفین ہو کر مکان سر کتبہ اللہ تشریف لیجئے۔
 مقام دوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خواجہ باقی باللہ
 علیہ الرحمۃ سے نسبت نقشبندیہ حاصل کرنے مین *

کعبۃ اللہ کو جاتے ہوئے جب حضرت دہلی مین پہنچے تو مولانا حسن کشمیری سے کہ دوستان
 قدیم سے تھے ملاقات کی اوہنوں نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب و
 آثار بیان کئے چونکہ حضرت کو نسبت غایت نقشبندیہ کا کمال شوق تھا بے اختیار ہو کر او کی خدمت
 مین حاضر ہوئے حضرت خواجہ کمال شفقت و عنایت پیش آئے اور استفسار غم کیا حضرت
 نے ارادہ سے آگاہ کیا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر ایک مہینہ یا ایک ہفتہ اس جگہ قیام کرو تو کیا
 مضائقہ ہو حضرت نے قبول فرمایا اور پھر گئے ابی تین چار روز تک یہاں سے ہوئے کہ حضرت کے
 ولین داخل طریق ہو نیکا شوق پیدا کیا بلکہ غالب ہوا اور اس امر کا اظہار حضرت خواجہ سے
 کہا ہر خد کہ حضرت خواجہ نہایت ویرا شناس تھے اور بلا استعمارہ ولایت و اعل تائقین طریقہ نہ
 فرمایا کرتی مگر حضرت کو بلاتامل ایک خلوت مین طلب کر کے توجہ فرمائے گئے چنانچہ اسی وقت
 حضرت کا دل خواہ ہو گیا اور آرام و جمعیت و التذاد بخوبی پیدا ہو گیا اور اس کی بعد پھر دن
 روزی اور رات چو گنی قدرتی شروع ہو گئی اور ایسے عروجات عالیہ و واردات متعالیہ ہوئیں کہ عقل
 و فکر سے باہر چنانچہ تحریریں طالعون کی داسطے ایک جگہ انہیں ایام کے حالات اسطرح تحریر

فرمائی ہیں ان میں درویش را چون ہوس این راہ پیدا شد عنایت خداوندی جل شانہ ہادی کا
 اکوشتہ بخدمت ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج الہایت فی البدایت والی السبل
 الموصل الی درجات الولایت مولدین الرضیٰ شیخا واما منّا محمد الباقی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کہ یکے
 از خلفا و کبار خا نوادہ حضرات اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم بوده اند رسانید و ایشان
 این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم فرمودند و بطریق معہود توجہ نمودند تا التذات تمام
 درین پیدا شد و از کمال شوق گریہ دست و او بعد از یک روز کفایت بخودی کہ نزد این اکابر مشہور
 و سہمی است بنیتہ فرمودند و دران بخودی یک دریا محیط دیدم و سورا شکل عالم را در رنگ سبزه
 دران دریایمی یافتیم و این بخودی رفتہ رفتہ اسباب پیدا کرد و بہ امتداد کثیر گاہے با یک بہر رو
 میکشید و گاہے تا دویسہ و در بعضے اوقات استیعاب شب بینود و چون این قصہ را بحضرت
 ایشان رسانیدم فرمودند نحوے از فنا حاصل شدہ است و از ذکر گفتن منع فرمودند و بگاہے
 آن آگاہی امر نمودند بعد از دور و زمر قنائے مصطلحہ حاصل شد بعرض رسانیدم فرمودند بگاہے
 خود مشغول باش بعد از ان فنا مقدار حاصل شد چون بعرض رسانیدم فرمودند تمام عالم را
 یکے بے بنی متصل واحدے یا بی عرض کردم کہ بے فرمودند کہ معتبر در فنا و قنائست کہ با وجود
 دیدن آن اتصال بے شعوری حاصل شود و در ان شب فنا قبا آن صفت حاصل شد بعرض
 رسانیدم و حالیکہ بعد از فنا حاصل شد نیز بعرض رسانیدم و گفتہ کہ من علم خود را نسبت بحق
 سبحانہ حضور می یا بجم و او صافیکہ بنسب بودہ بحق سبحانہ منسوب بے یا بجم بعد از ان نوریکہ
 کہ محیط ہمہ شہا است ظاہر گشت و من آنرا حق دانستم جل و علا و ان نور رنگ سیاہ داشت
 بعرض رسانیدم فرمودند کہ حق مشہور است جل سلطانہ اما در پردہ نور و نیز فرمودہ اند کہ این انبساط
 کہ در ان نورے نامند علم است بواسطہ تعلق ذات جل شانہ با اشیا معدودہ کہ در بالا و پست اقم
 شدہ اند منبسط مینماید نفی انبساط باید کرد بعد از ان آن فوار سیاہ منبسط و بالقباض آورد و تنگ
 شدن گرفت تا آنکہ نقطہ کشید فرمودند کہ ان نقطہ را ہم نفی باید کرد و بحیرت آمدن بچنان کردم آن

نقطہ سوہم ہم از میان زائل شد و بحیرت اشما سید که در آن موطن مشہود حق بجانب خود بخود است
چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ ہمین حضور حضور نقشبندیہ است و نسبت نقشبندیہ عبارت از این
حضور است و این حضور را در حضور بے غیبت نیز میگویند و اندک ساج نہایت در بدایت درین
موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مرطالبا در یطریق در رنگ اخذ کردن طالب است
در سلسل دیگر از کار و او را دانیسیر تا بیان عمل نماید و بے مقصود بر دع قیاس کن زنگھان من
بہار مرا و این درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دوام و چند روز نا زابتد از زمان
تعلیم فکر حاصل شدہ بود۔ الفرض کہ جو حالات اورون کو سالہا سال میں پیش آتے ہیں حضرت
کو آنا فاکتا میں سیر محبوبی و مرادی حاصل ہوئی بارہا حضرت کی نسبت حضرت خواجہ فرمایا کرتے
تھے کہ یہ محبوب و مراد ہیں۔ **فضل ہے**۔ کہ او نہیں دنیویں حضرت خواجہ نے کسی اپنے
موت کو خط لکھا ہوا دین حضرت کا اسطرح ذکر لکھا کہ ختم احمد نام مرویت از سر سبز کثیر العلم
و قوی العلم و زے چند فقیر با شست خاست کرد عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمود
آن ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا از نور روشن گردد الحمد للہ تعالی احوال کاملہ او مرابقتن پیوستہ اور
حضرت بھی فرمایا کرتے تھے کہ جس روز سے میں حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور جو
سے یقین کامل ہو گیا تھا کہ غریب اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے مجھ کو نا نہایت اس
راہ کے پہونچا گیا اور یہ شعر اکثر در زبان ہتا شعر از ان نور سے کہ از تو بر دلم تافت +
یقین دانم کہ آخر خواجہ امت یافت + حضرت خواجہ قدس سرہ نے حضرت کی علو استعداد و کمیک
ایک روز خلوت میں طلب کیا اور اپنی وقائم جو کہ قبل ازین حضرت کے بارہ میں دیکھی تھی بیان فرمایا
شرمع کئے چنانچہ فرمایا کہ جب حضرت خواجہ انکلی نے مجھ کو اسطرح روام طریقہ کے ہندوستان
کی جانب انکا حکم فرمایا تو میں نے اپنے تئیں اس کام کے لائق نہ سمجھ کر کیا خواجہ انکلی نے استخارہ
کیا اسطرح فرمایا چنانچہ میں نے استخارہ کیا کیا دیکھتا ہوں گویا ایک طوطی سبز شاخ پر بیٹھی ہے میں نے
اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آگے بیٹھ جائے تو مجھ کو اس سفر میں کشائش ہوگی مجھ کو

اس خطرہ کے وہ لوطی اور کسیرے ہاتھ پر آمیشی میںے اپنا علاقہ بن او سکی جو پنج مین والا اور اوسے
سیرے منزمین غار ڈالی صبح کو میںے یہ واقعہ حضرت خواجہ انگلی سے بیان کیا حضرت خواجہ کی نے
فرمایا کہ لوطی ہندوستانی جانور زمین سے ہر وہاں سر کوئی شخص ظاہر ہو گا کہ اوس سے تمام جہان بنو
ہو گا اور تو کو بھی اوس فائدہ ہو گا پھر حب مین وہاں سے جلا اور ہندوستان مین سر بند ہو چکا تو واقعہ
مین آگاہ کیا کہ تو قطب کے جوار مین ہے چنانچہ علیہ ہی دیکھایا صبح اوٹھکر میںے ہر چند کہ وہاں کی
گوشہ نشینوں اور درویشوں کی زیارت کی لیکن وہ علیہ اور وہ استعداد کسی مین نپائی میںے خیال
کیا کہ شاید یہاں کے باشندو مین کسی مین یہ استعداد ہو کہ بعد ازین ظاہر ہوگی چنانچہ جسوقت
تکو دیکھا بعینہ وہ ہی علیہ پایا و نیز نشان قابلیت ہی معلوم ہوا۔ غرض کہ تہوڑی مدت مین
حضرت خواجہ نے حضرت کو بشارت حصول دولت کمال و کسمل عطا فرما کر وطن کو رخصت فرمایا
کہ مدت تک حضرت وطن مین رہے بعد ازان پر مشتاق ہو کر حاضر حضور حضرت خواجہ ہو
چنانچہ حضرت خواجہ کمال نوازش پیش آئے ابکی مرتبہ اجازت ارشاد و افادہ طلبا ہی عطا فرما
و نیز منتخب منتخب اصحاب ہی حضرت کو کمال کمال سمجھ کر حضرت خواجہ نے سپرد کے لیکن اسوقت حضرت
کو باؤڑ کمال و کسمل مین ترود تھا حضرت خواجہ نے یہ امر اپنی کراست سے دریافت کر کے فرمایا کہ ترود
نکرنا چاہئے کہ اوس سے کمالیت نہیں مین ترود لازم آئے اور خلعت خلافت و طافرا رخصت کیا
جب حضرت سر بند شریف مین پہونچے تو ترتیب تہذیب طالبان دین مشغول ہوئی اور اثر عظیم
ظاہر ہوا کہ سالہا سال کا کام گہری وساعت مین ہو جاتا اور لوگ مثل مور و نم آ کر گرد ہو گئے
کہ اسی اثنا مین پھر حضرت کو اپنے نقص کا علم ظاہر ہوا اور فریدون و سترشدون کو جمع
کر کے اپنا نقص ظاہر کیا اور فاتحہ رخصت پڑھا کر ساد و مندون نے یہ امر حضرت کی تواضع
پر معمول کیا اور حاضر حضور رہے چند روز کے بعد حضرت کی یہی مقصد براری ہو گئی
اور جن مقامات کے آپ خواہشمند تھے وہ حاصل ہو گئے اور حضرت پھر سرگرم افادہ
طالبان ہوئے اسکے کچھ دنوں کے بعد حضرت کے پاس حضرت خواجہ کا خط متضمن کلمات

مشتاقانہ و عبارات دلایا نہ پہونچا حضرت اوسکو پڑھ کر بے اختیار ہو گئے اور دہلی تشریف لے گئے
 جب حضرت خواجہ نے حضرت کی تشریف آوری کی خبر سنی فی الفور سب مریدان و خادمان تا
 دروازہ کابلی واقع شہر دہلی پایادہ استقبال کو گئے اور شہر میں لاکر نہایت اغوا و اکرام
 فرمایا چنانچہ حضرت کو اپنے سانسے سر حلقہ بنا کر اپنے اصحاب و مریدوں کو تاکید کی کہ خبردار
 انکے سانسے کوئی میری تعظیم نہ کرے اور نہ کوئی انکی موجودگی میں اس طرف متوجہ ہو بلکہ سب انہیں
 کی جانب متوجہ رہا کرو اور میرے نعمان کو جو تعمیل حکم میں کچھ نامل ہوا تو فرمایا کہ یہاں بیچ احمد آفتاب
 ہیں کہ ہم جیسے ستارہ او کی روشنی میں گم ہیں اور خود ہی مثل دیگر مریدوں کے حلقہ میں تشریف
 لاکر داخل حلقہ ہوا کرتے اور جب حلقہ و مجلس سے اٹھ کر باہر تشریف لے جاتے تو حضرت کی جانب پشت
 کرتے بلکہ چند قدم رجعت تہقیری تشریف لے جاتے۔ **نقل ہے** ایک مرتبہ حضرت ابو جحزہ بن
 سہم جو نے پراگرام فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ درویشانہ طور پر حجرہ میں آئے خادم نے جا کر حضرت
 کو بیدار کر کے لیکن حضرت خواجہ نے منہ کیا اور خود باہر آ کر یہ نیاز تمام بانظار بیداری میں یہ کہہ
 ایک لمحہ گزارا تھا کہ حضرت بیدار ہو کر اوپر چوچا کہ دروازہ کے باہر کون ہے حضرت خواجہ نے
 باوہر تمام کہ محمد باقی یہ شکر حضرت بوقرار ہو کر باہر آئے اور بافتقار و بانگسار تمام خدمت میں بیٹھ
 اور اسطرح تحریر میں یہی نیاز مندی کیا کرتے تھے چنانچہ اسجگہ حضرت خواجہ کے دو خطوں کی
 نقل جو کہ حضرت کے نام سے بھیجے تھے درج کرتا ہوں۔ **مکتوب اول** حق سبحانہ تعالیٰ باعلیٰ کمال
 برساناؤ۔ وللاہرض من کاس الکرام نصیب تکلفے نسبت اسچہ حقیقت حالت نوشتہ
 میشود پیر انصاری قدس سرہ میفرمود من مرید حرقانی ام لیکن اگر خرقائے دین وقت میبود
 باوجود پیریش مریدی من سیکر ہر گاہ صفت آن بے صفقان این باشد گرفتاران آثار صفات
 چرا جان فدائے لوازم طلبکاری کنند و اگر کجا بوسے بشام ایشان برسد و بے آن نروند
 اکنون نامل و اہمال مانہ از استغنائی و بے نیاز نیست موقوف بشارت است **۵** اگر طبع خواہد
 ز من سلطان دین و خاک ہر فرق قناعت بعد ازین ہر بارے حال و نسخہ ارادہ ماہین است

خدا سے غور و جل برانچہ میا بد مہنگر دانا دواز محبت پندار غلصی شتاب۔ مکتوب دوم اللہ تعالیٰ
 فقر و ساکین در ماندہ ما از برکات برگزیدگان بدرائے برسانا دہشت کہ عرض نیاز مندی بدگیا
 ولایت نکرده ام آئے این کلمہ اقا صد صادق حامل میواند شد الحمد للہ این قسم خود صوت
 سے بند و دیگر چہ نویسیم سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بنایت بے غریبست و حکایت او ضلع
 صورت میں سچا الغرض مارا خود باید است و از فضول احتراز باید کرد۔ مگر باوجود این ہمہ
 کثرت عنایت و شفقت حضرت کا ہی یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسام الدین نے آپسے
 اگر کہا کہ حضرت خواجہ ابکوباد فرماتے ہیں حضرت یہ سنکر کانپنے لگے اور رنگ چہرہ مبارک
 کافق ہو گیا خواجہ حسام الدین دیکھ کر حیران ہو گئے اور کہنے لگے سبحان اللہ نزدیکان را
 بیش بود حیرانی۔ ایک روز حضرت خواجہ نے حضرت سے کہا کہ ضعف غالب ہو گیا ہے اور مہم
 حیات تہوڑی ہے لڑکوں کے حال سے آگاہ رہنا اور اوس وقت صاحبزادوں کو کہہ دو
 شیر خواجہ تھے طلب کیا اور حضرت سے توجہ کر نیکی واسطے فرمایا لیکن حضرت نے تواضع کی
 مگر جب حضرت خواجہ نے اصرار کیا تو حضرت نے رویہ رویہ دستگیری توجہ کی اور اسکا اثر
 بھی ظاہر ہوا چنانچہ بعد از حال حضرت خواجہ جب صاحبزادہ سن شعور کو پہنچے تو سر بند
 شریف کو روانہ ہوئے جب حضرت نے خبر آمد سنی تو کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنے والد کی
 وصیت بموجب آتے ہیں تو چلے آئیں اور اگر پیڑا دگی کے طہر پر تشریف لاتے ہیں تو
 ویسا فرمائیے کہ استقبال و جملہ لوازم اس کے جاوین انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہم مرید ہونے
 آئے ہیں چنانچہ جب سرسندین داخل ہوئے تو حضرت نے کمال خاطر و تواضع کی اور بہت
 خاصہ سے مشرف فرما کر اور خلعت خلافت عطا فرما کر حصت کیا۔ الغرض کچھ مدت
 حضرت دہلی میں رہ کر پھر وطن واپس تشریف لائے اسکے بعد پھر حضرت کی حضرت
 خواجہ سے ملاقات نہیں ہوئی تہوڑے دن حضرت دارالارشاد سرسندین مقیم رہے
 ارزاں بعد باشارت حضرت خواجہ لاہور تشریف لیگئے حضرت کے آنکی خبر سنکر اکابر

لاہور مثل مولانا طاہر مولانا حاجی محمد مولانا جمال ملوی حاضر خدمت ہوئے اور نہایت تعظیم و
 تکریم سے پیش آئے ایک روز کا ذکر ہے کہ جب حضرت مجلس سے اٹھنے لگے تو مولانا جمال ملوی
 نہایت اوسے حضرت کی غفلت مبارک جو کم کر آگے کہیں مولانا کی اس قدر تواضع ایک اونکے
 شاگرد کو گراں گذری اور جب مولانا باہر آئے تو کہا کہ آپ اس قدر کیون تعظیم کرتے ہیں مولانا نے
 جواب دیا کہ وہ عالم باشندہ ہیں ان کی تعظیم ہم پر لازم اور موجب اجر عظیم ہے۔ نقل ہے۔ کہ
 ایک روز مولانا ممدوم نے حضرت سے دریافت کیا کہ آپ جامع علوم ظاہر و باطن میں مسلمہ
 و صحت الوجود کی کیا اصلیت ہے کہ ظاہر مخالف شرم ہے اور معجزا کا براہ لیا کا یہ مذہب
 یہی ہے حضرت نے جہلک خیز کہ مولانا کے کان میں کہے کہ اونکے سنتے سے مولانا کی آنکھوں سے
 بے اختیار آنسو جاری ہو گئے چہرہ متغیر ہو گیا اور آثار سک پیدا ہوئے ۵ مذاہم کہ گنتی چہ
 انجمنی ۶ کہ گنتی ۷ وارذیدہ خون ریختی ۸ خواجہ محمد ہاشم کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بتقریب
 اس قصہ اور نسبت توحید کی ایک حضرت کے مخلص نے زبانی حضرت کے بیان کیا کہ آپ
 فرماتے تھے کہ جن ایام میں مجھ پر غلبہ نسبت احاطت و سرپاں و معیت تھا ایک شخص نے
 میرے سامنے قلم برقطر کہا میری اونگلی کٹ گئی۔ آدم بر سر مطلب کہ حضرت لاہور میں
 سرگرم افادہ طلبا رہتے کہ یکایک خبر احوال حضرت خواجہ پہونچی شکر نہایت پریشان
 ہوئے اور کمال اضطراب قصد وہلی کیا حضرت خواجہ کے خادمان نے جب حضرت کی تشریف
 آوری کی خبر سنی تو حضرت خواجہ کی سنت کے موافق حضرت کا استقبال کیا اور نہایت
 تعظیم و ادب سے لاکر اوتار اور حاضر حلقہ و مجلس ہو کر رہے اور اخذ فیوض کرتے کہ وقتاً شیطانی
 الہیچیم نے اپنا شمشیر چوڑا اور بعض بعض حضرت سے مخوف ہو گئے حتیٰ کہ حضرت کی ہلاکت
 کیواسطے ختم حضرت خواجہ کے فرار پر پڑے مگر چاہے غیر کہ ایزد بزرگ روزہ کے کو قتل نہ پیش
 بعوزہ نقل ہے کہ ایک روز اونہیں سے کسی اہل کشف نے دیکھا کہ گویا بکے چراغ جلتے ہیں
 کہ یکایک ایک برق خاطر آئی اور سبکو سجاد یا ندا آئی کہ یہ چراغ منکران کی دعا و توجہ تھی

اور برق خافق حضرت کی توجہ تھی کہ اوس سے سب بچہ گئی حضرت نے اول اول تو سب کو خوب نصیحت و پند فرمایا لیکن جب کچھ اثر نہ ہوا تو کسی سبکی سلب نسبت کی اور جب اسپر ہی خیال کیا تب حضرت اپنے وطن کو مراجعت فرما ہوئے۔ شیخ تلج الدین گویا رئیس الحدیث حضرت خواجہ تھے اونکے دلین یہی بوجہ محبت بعض سخران کچھ شکوک و ترددات حضرت کے طرف سے آگئے تھے جب مکان پر واپس گئے ہر چند توجہ نسبت باطنی ہوئے لیکن مطلق اثر نسبت نہ پایا اس بات سے شیخ کمال متفکر ہوئے اور دسپے ہوئے کہ یہ معاملہ ظاہر ہو کہ ایک شب خواب میں دیکھا کہ جمیع اولیاء امت ایک مجلس میں جمع میں اور شیخ بھی ایک گوشہ مجلس میں بیٹھے ہیں۔ سب شیخ سے علیحدہ علیحدہ کہا کہ تم کمال اولیاء امت ہی انکار کرتے ہو معلوم نہیں کہ اون سے انکار باعث خسارت داریں ہے شیخ منکر حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ وہ کون کمال اولیاء امت ہے جس کا کہ میں منکر ہوں کہ ناگاہ حضرت پر نظر پڑی کہ عند مجلس میں بیٹھے ہیں اور جمیع حاضرین حضرت کی طرف متوجہ ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کمال اولیاء امت ہیں یہ دیکھ کر شیخ اپنے دل میں نہایت نادم ہوئے اور حضرت کے پاس آکر عفو تقصیر کرائی چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا جب شیخ بیدار ہوئے تو اپنے خیالات سے تاب ہو کر کمال تقصیر و زاری کی چنانچہ اوس کا اثر بھی ظاہر ہوا کہ شیخ نے اپنی نسبت باطنی کو شل پہلے کے سجال پایا بعد ازاں ایک خط لکھ کر علیچ خیر پوری کو لکھا کہ اگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سر سندی کو عرض نہ کہو تو میری طرف سے بعد تعلیمات لکھنا کہ آئینہ واقعہ میں میرا جزم معاف فرمایا ہے واقعہ میں یہی معاف فرمایا اور یاران دہلی سے کہنا کہ جو حضرت مجدد الف ثانی سے رجوع لا کر یہ گیا ہے وہی طریقہ ہے اور جسے رجوع نہیں کیا اور انحراف کیا وہ بھی مرتد ہے کہ انکار اولیاء کمال ارتداد ہے یہ زندگانی دور روزہ سہل ہے آخر مرے وقت سلسلہ ایمان کا اندیشہ ہے چونکہ آپسین شیعہ میری سچ لکھا گیا اور آگاہ کیا اور ہر ایک خط حضرت کی خدمت میں بھی بطریق تقصیرات و شفاعت یاران بھیجا اور اوس میں یہ حکایت لکھی کہ ایک بزرگ ایک مسجد کے گوشہ میں مرا

بیٹے تھے کہ وہ ان ایک دگر اگر نماز پڑھنے لگا بعد نماز جو خیال کیا تو بمیان زرجو اسکی کمر بند ہی
 تھی بنائی اور سکا گمان اون بزرگ پر گیا کہ شاید انہوں نے چورالی بے چارے کو چاکرون سے
 اونپر ایسا تشدد کرایا کہ وہ بیچارہ چارنا چار اور سکے روپیہ دیتے کو مادہ ہوسے اور جو کوئی نادم مرستے
 مٹے کہا انہوں نے فی الفور ادا کر دیئے بعد ازاں وہ بمیان زراوس سوداگر کو اور جگہ سے لگے
 ولیم بہت ڈرا اور اون بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی وہ فرما
 لگے کہ جو وقت تو نے مجھ کو ایذا پہنچائی او سبقت میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا تھا کہ جب تک
 یہ شخص ہشت میں نہ جائیگا میں نہ جاؤں گا جناب من سلف کا تو یہ دستور تھا امید کہ آپ یہی موقوف
 اسکی زلات سے درگزر فرمائیں اسکے بعد جب شہنشاہ دہلی میں گئے تو سب سپر بہائی جمع ہوئے
 اور دریافت کیا کہ آپکی طرف سے اس اس مضمون کا خط آیا تھا آیا وہ آپکا ہی خط تھا یا کسی اور
 آپکی جانب سے لکھا یہ سچا تھا شہنشاہ نے کہا کہ وہ خط بیشک میری ہی تھا اور تمام باجرا جو کہ واقعہ
 میں دیکھا تھا بیان کیا اور ہر جب حضرت بقرب عرس حضرت خواجہ دہلی تشریف لائے
 تو شہنشاہ و جلائیہ ان نے استقبال کیا اور شہر میں لاکھ لکھنے بالمشافہ اپنے اور دیگر بہائیوں کی حضور تعالیٰ چاہی
 چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا قبل ازیں حضرت خواجہ حسام الدین نے ایک شب واقعہ میں لکھا
 تھا کہ کوئی کہتا ہے کہ باران فیروز آباد پر ریسے مریدان حضرت خواجہ جو کہ فیروز آباد میں رہتے
 ہیں (ہم) بلائے عظیم نازل ہوگی لیکن جو شخص حضرت شیخ احمد کافالہ وضع پیچیدگی و نجات پارنگا
 اس واقعہ کو حضرت کے سامنے بیان کیا اپنے فرمایا کہ آپ ستمل پنا کر وہ ہے تب کتب
 فقہ بر جمع کیا اور میں یہ نکلے کہ اگرچہ تہی دفعہ کا بانی بلاتیت قرب پایا جاوے تو کراہت
 نہیں چنانچہ حضرت کے وضو کی چو تہی مرتبہ کا بانی باران فیروز آباد و نیز حضرت کے اپنے
 خادموں نے پایا اور قادر المطلق نے بیکت اسکے سبکو لباس محفوظ کیا کہا اسکے بعد باران
 فیروز آباد کمال اخلاص و صدق پیش آئے اور بے تقسیم تمام حاضر حلقہ و مجلس ہوا کرتے
 اور حضرت یہی ہر سال ایام عرس میں دہلی تشریف لائے اور پھر دولت خانہ واپس

آجائے البتہ دوسرے اگر یہی جائے گا اتفاق ہو یا کچھ مدت ہمراہ لشکر سلطان بنیو افسر اس سفر
فرمایا اور نہ ہمیشہ دارالارشاد سرسبز میں مقیم رہے اور طالبان خدا کو فیض پہنچاتے رہے۔

مقامِ نسیر حضرت امامِ بانیِ مجددِ ثانی کے محلِ عبادت و عبادات میں

حضرت تمام قد نازک اندام گندم گون اہل سفیدی کشادہ پیشانی تھے ناصیہ رخسار مبارک
سے ایسا نور چمکتا تھا کہ دیکھنے والے کی آنکھ کام نہ کرتی تھی آپ کے ابرو سیاہ دراز مبارک
کشادہ تھے آنکھیں بڑی بڑی اونکی سیاری نہایت سیاہ اور سفیدی نہایت سفید تھیں
بلند اور ایک تہالب سرخ دہن مبارک نہ بڑا نہ چوڑا دانت متصل متصل چمکتے ہوئے اور یہی
مبارک بانبوہ و شکوہ مرعج تھی رخسار مبارک پر بالِ تجاویز نہ تھے آپ کے باشندہ نہایت صاف تر تھے
بدن مبارک پر سیل نہ بیٹھا تھا پسینہ میں خواہ گرمی ہو خواہ برسات کہیں بونہ آتی تھی غرض کہ
اکی شکل ایسی محبوبانہ تھی کہ جو دیکھتا تھا نہ اختیار سحجان اللہ و نذ اولی اللہ کہتا تھا حضرت
ہمیشہ سرا و گراسفر و حضر میں بے نصف شب بیدار ہوتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا و اليه المبعوث و العشور لهدية آيت بي برتوت
اعوذ بالله من الشيطان الرجيم الحمد لله الذي خلق السموات و الارض و جعل الظلمات
و النور و الذي اكرمنا بولده بعد لون هو الذي خلقكم من طين شمس قضا و اجلا و اجل
مسمي عند الله انتم تفترون هو الذي في السموات و في الارض يعلم سرهم و وجههم
و يعلم ما تكسبون بعد از ان استنجہ کو تشریف لیجائے پہلے با بیان پیر غلامین کہتے
بعد اسکے و اپنا اور یہ دعا مسنونہ پڑھتے اللهم انی اعوذ بالله من الخبث و الخبائث
بعد از ان اوسحاجہ حب بیٹھے تو بائین پیر پر زور کہتے بعد فراغت بکلیغ طاق استنجا
کرتے اسکے بعد بائی سے استنجا کرتے اور بیت الخلا سے باہر نکلتے وقت پہلے اپنا
پیر نکالتے بعد از ان مستقبل بقلبو وضو کو بیٹھتے اور بوقت وضو کسی سے مدد طلب کرتے اور

آفتابہ جانب دست چپ رکھتے اور اتہار ماتہ دہرے میں یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حِیْنَ الْاِسْلَامِ الْاِسْلَامِ حَقَّ وَالْكَفَرِ باطل پہلے دابنہ پانی
 دالتے بعد از ان بائیں پر بعد از ان دونوں دابنہ جمع کر کے دہوئے اور اونچو نمین کف دست کی
 طرف سے خلال کرتے اور بوقت نصفۃ صواک استعمال فرماتے اور تین دفعہ دابنہی طرف اور تین مرتبہ
 بائیں طرف کیسے پہر زبان پر کرتے اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت و ترک کرتے اور پہلے دابنہی طرف
 کے اوپر کے دانتوں میں پہر نیچے کے دانتوں میں بعد از ان بائیں طرف کے اوپر کے دانتوں میں بہر
 نیچے کے دانتوں میں اور ہر وضو میں التزام صواک رکھتے تھے بعد فراغ صواک کو اکثر خادم کے
 سپرد کرتے اور وہ اسکو اپنی گونجی کے پیچ میں رکھ لیتا اور آپ نصفۃ صواک دالتے تھے اور رعایت
 ثلث رکھتے تھے بوقت نصفۃ یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰهُمَّ اَعِنِ عَلٰی ذٰکِرُکَ وَ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ
 وَ عَلٰی صَلَوةٍ جَدِیْدَکَ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ اور تین دفعہ استسحاق یہی مانہ پانی سے جدا
 جدا کرتے اور بوقت استسحاق یہ دعا پڑھتے اللّٰهُمَّ اِحْنِ رَاحَتَہُ الْجَنَّةِ وَلَا مَرَضَ عَنِ
 غَیْرِ فَضْلَانِ اور بوقت استساق یہ دعا پڑھتے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَسَوَاءِ الدَّارِ
 جَحِیْمَتِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ وَالْاَبْرَارِ عَلَیْہِ وَعَلِیْہِمُ الصَّلَوةُ بَعْدَ مَنْ مَّبَارَکَ یُکَالِ الْبَیْزِ
 و سہولیت سواک پینانی سے پانی دالتے اور دابنہ دابنہ دابنہ رخسار مبارک اور بایان
 دابنہ بائیں رخسار پر گزارتے اور دابنہ کو بائیں پر تقدم کرتے تاکہ ابتدا دابنہ سے ہو اور
 منہ دہوئے وقت دستار مبارک پیچھڑتا دے تھے کہ ربع سر کلبا بے اور وہ منہ دہویا جاوے
 اور منہ مبارک پلاس انداز سے پانی دالتے اور احتیاط کوئے کہ کیرٹن پر قطرہ نہ پڑے اور منہ
 دہوئے وقت یہ دعا پڑھتے نَوِیْتَانِ التَّوَضُّعَ لِرُفْعِ الْحَدِثِ رَاکِ اسْتِغْنَا حَتَّہُ الصَّلَوةُ اللّٰهُ تَعَالٰی
 اللّٰهُمَّ مِیْضَ وَجْہِیْ بِنُورِکَ یَوْمَ تَبْضُ وَجْہَا اَوْلِیَائِکَ وَلَا تَسُوْدُ وَجْہِیْ یَوْمَ تَسُوْدُ وَجْہُ
 اَعْدَائِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ وَاَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَاَسْمٰوُہُ
 رَسُوْلُہُ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ بعد از ان دابنہ دابنہ کو بیرون تک تین مرتبہ دہوئے

اور ہر مرتبہ اوسیر ہاتھ پیرتے تاکہ قطرہ فرجیا دے اور اسطرح سے بایان ہاتھ دھوئے اور اوٹکھینکی
 جانب سے پانی ڈالتے اور اپنے ہاتھ دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم ایتنی کتابی بمینی وعا منی
 حسابا بایسیرا واشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمد عبدہ و
 رسولہ او بایسیر ہاتھ دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم ایتنی کتابی بمینی وعا منی وعا منی
 حسابا بایسیرا واشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمد عبدہ و رسولہ علیہ السلام
 والسلام بعد ان ہاتھ دھوئے پانی لیکر بائیں کف دست اور اوٹکھینکیسر والکراسطرح زمین پر ڈالتے کہ
 چینیٹین نہ اوڑھیں اور تمام سر کا سرچ کرے اور اطراف سر پر دونوں ہاتھوں کی ٹہیلیاں پیچھوئے اسگے تک
 پیر لائے اور یہ دعا پڑھتے اللھم غشی بجمک انزل علی برکاتک واظلمنی تحت عرشک بعد از ان ہاتھ
 پانی سر مسح گوش باطن سایہ سر اور پشت گوش نرنگشت سر کرے بعد یہ دعا پڑھتے اللھم لعلق قہقہتی
 ورقاب ابائی من النار واعذنی من السلاسل والاغلال واشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان
 ان محمد عبدہ و رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از ان دہا پیر تین مرتبہ ٹخنوں سے پاؤں
 تک دھوئے اور ہر مرتبہ اوسیر اسطرح ہاتھ پیرتے کہ قریب خشک کے ہو جاوے اور اسطرح سے بایان
 پیر دھوئے دابنہ پیر دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم ثبت قدمی و قدم والدی علی صراط
 المستقیم یوم ثبت اقدام المؤمنین واشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ و رسولہ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بایان پیر دھوئے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم ایتنی کتابی بمینی وعا منی وعا منی
 قدیمی و قدم والدی عن صراط المستقیم یوم تنزل اقدام المنافقین والکافرین فی النار
 بحرمت النبی المختار واشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ و رسولہ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام اور بعد فراغ وضو یہ دعا پڑھتے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطہرین
 واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من ورثۃ الجنة النعیم واجعلنی من الذین
 لا خوف علیہم ولا یجزون واجعلنی عبداً شکوراً واجعلنی ان اذکرک کثیراً و
 سبحاک بکثرة واصیلاً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم انا انزلنا

تا آخر اور یہ دعا پڑھتے اللھم اشفقنی بشفاک وداو فی بدوائک وعافنی من البلاء وحمصق
 من الاهیال واکامراض واکاوجاع وراعضار ووضو کپڑے سے نیو نیچتے بعد از ان پشاک
 طیف و نفیس پہنتے وہ سبھل ووقار تمام منو بہہ نماز ہوئے اور دو رکعت خفیف گزارے اور
 اون رکعت میں قرات بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے والمذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم
 ذکرہا للہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یعفر الذنوب الا اللہ ولم یصر واعلیٰ ما فعلوا وهم
 یعلمون اولئک جزاھم مغفر من ربھم وجنات تجری من تحتہا الانھار خالذین فیھا
 ونعم اجر العاملین ولوانھم اذا ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا للہ واستغفر اللھ للہ
 لوجہ اللہ تو بار رحیم او من یعمل سوء او یظلم نفسه ثم یستغفر اللہ عید اللہ غفور رحیم
 باقی نماز تہجد کو بطل قرات ادا کرے غالباً دو تین سیارہ قرآن پڑھتے تھے اور گاہ گاہ حالت
 غلبہ حضور میں نصف شب سے سبھ تک ایک ہی رکعت میں گزرجاتے اور جب خادم بکارتا کہ صبح
 ہوئی جاتی ہے تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پھیرتے پس اذان دوسر دو رکعتیں
 بقرات طویل لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علیٰ ہذا القیاس بعد کی رکعتیں ایک دوسری سے
 کم ادا فرماتے بعد از ان تین و تہ پڑھتے اور بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک اور دوسری میں
 قل یا ایھا الکافرون اور تیسرے میں قل هو اللہ احد پڑھتے سیوم رکعت میں بعد قل ہو اللہ
 قنوت خفی کو قنوت شامی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب میں موجود ہے اللھم اھدنی
 فی منھدیت وعافانی من عافیت وتولنا فی من تولیت وبارک لنا فی من اعطیت قنا
 رہنا شرمنا قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یرزل من والیت ولا یرغم عنایت
 تبارک رہنا وبقالیت عما یقولوا الظلمون علواً کبیراً اور اگر وتر اول شب پڑھ لیا کرتے تو نماز
 تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کبھی آٹھ بار کبھی دس پر بھی اکتفا فرماتے اور اکثر نماز تہجد میں سورہ
 یسین پڑھتے اور فرماتے کہ اسکی قرات میں منافع بسیار اور نتائج بہتیا پائے ہیں اور سورہ
 المسجد لا وسورہ الملک اور سورہ مزمل اور سورہ واقعہ اور چہار قل بھی پڑھتے تھے اور

بقدر تارك واسئلاك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر ولا اعلم انك انت
 علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان ما ارید من امی عمل کان خیر لى فی دینی ودنیایى ومعاشرى معاقبت امری
 او عاجل امری ولجله اليوم فاقدرة لى یسر لى ثم یبارک لى فیه وان كنت تعلم ان ما ارید من العمل لى عمل کان
 شر لى فی دینی ودنیایى ومعاشرى معاقبت امری او عاجل امری ولجله اليوم فاصرفه عنى و
 اصرفنى عنه واقدر لى الخیر حیث کان ثمه ارضى به وصلى الله تعالى على خیر خلقه
 محمد وآله وصحابه اجمعین رب وقت شام بعد اتمام اذان من بی دعا استخاره پر بیستے اور
 جب بعد نماز صبح رکعت فرمائے تو بعض دعوات یومی بعد اشرق پر بیستے دعوات یہ من
 اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله اللهم انی اسئلك خیر ما فی هذا اليوم نوراً وبقولہ
 وھید اء اعوذ بك من شر ما فی هذا اليوم وشر ما اصبحنی من نعمت او باحد من
 خلقت فمنك وحدك لا شریك لك فلل الحمد ولك الشكر اور تین مرتبہ اعوذ بکلمات
 اللہ التامات من شر ما خلق اور تین دفعہ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض
 ولا فی السموات وهو السميع العليم اور سات دفعہ اللھم نبی قبل ان ینبی الموت اور سات دفعہ
 اللہ نبی رسولی واعوذ فی من شر نفسی اور سات دفعہ رہبنا لا ترزع قلوبنا بعد اذ ھذا
 وھب لنا من لزلات رحمته انک انت الوھاب اور سات مرتبہ یا مقلب القلوب ثبت
 قلوبنا علی طاعتک اور سات مرتبہ اللھم وفقنا لمرضیاتک وثیقنا علی طاعتک اور سات
 دفعہ اللھم اغفر ولا متہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سات دفعہ رہب انی ظلمت نفسی
 فاغفر لی اور تلو دفعہ سبحان اللہ وسبحمدہ اور تیس دفعہ سبحان اللہ اور تیس دفعہ لا الھ الا اللہ
 اور یکہ دفعہ لا الھ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد بید الخیر وهو
 علی کل شیء قدیر اور بعض اور یکہ کو بعد نماز او اذان پر بیستے اور ان چار کلمات کو ہر فرض
 کے بعد موانع اعداد مذکورہ بالا پر بیستے اور اگر شام کو ہر بیستے تو بجائے البوم اللیل
 پر بیستے اور بجائے اصبح امسی پر بیستے بعد اذان خلوت میں تشریف لیجائے اور

بمقتضائے حال کہی قرآن شریف پڑھتے اور کہی کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے اور گاہ گاہ طالبانِ خدا کو جدا جدا طلب کر کے احوال پرسی فرماتے اور ہر ایک کے حال کے موافق ارشاد فرماتے اور با اوقات ایسا ہوتا کہ اونکا احوال خفیہ اگلا پچھلا سب خود بمقتضیٰ و شرح فرماتے اور مقامات اور کیفیات سے اگلا کرتے اور کہی خاص خاص اصحاب کو طلب کیا کر اسرارِ خاصہ و معارفِ کشفیہ بیان فرماتے اور اونکے پوشیدہ رہسے میں کوشش کرتے اور معارفِ بیان کرتے وقت محسوس ہوتا کہ گویا ابقاء و اعطاء حال کو تے ہیں بار بار ایسا اتفاق ہوتا کہ جس وقت کوئی معرفت حضرت کی زبان سے سننے بجز دوسرے کے اوس معرفت سے بوجہ حضرت متحقق ہو جاتے۔ اکثر حضرت کے اصحاب و شاگرد خاموشی کی صحبت ہوتی اور اصحاب پر ہر قدر ہشت و ہمت غالب تھی کہ مجالِ انساب دومزدون نہ تھی اور حضرت کی تمکین اس درجہ کی تھی کہ باوجود تو انکو کھانا و روایات متنوعہ و مملونہ سیر کر کہی اکثر توین ظاہر نہیں ہوا البتہ بسبیلِ ندرت چشم پر آب ہو جانے اور گاہ گاہ انسانے بیانِ حق میں قلوبِ رنگ رخسار و دیدہ ہو جانا جب مجھ کو کبریٰ ہو جاتا تو حضرت نمازِ صبح کی آئینہ رکعت ادا کرتے ہر خند کہ چار رکعت جو کہ اول پڑھتے تھے داخلِ صبحی تہین حاصل یہ کہ نمازِ صبح بارہ رکعت پڑھتے اور کہی بسببِ قلتِ او نہیں چار رکعت پڑھتے کہ اول روز پڑھتے انکے فرماتے اور کہی وہی اول پڑ۔ اور قرأتِ نماز چاشت میں بعد فاتحہ سبح اسم و الشمس و اللیل و الضحیٰ و چار رکعت پڑھتے پتہ بعد از ان گہر میں تشریف لیجاتے اور کھانا تناول فرماتے اور کھاتے وقت خوشیوں و دردِ شیون کو طعامِ تقسیم فرماتے حضرت کے گہر کا کھانا نہایت لذیذ ہونا تھا جب حضرت لشکرِ سلطان کے ہمراہ میں تھے تو لشکر کا ایک دفعہ سرنگز ہوا حضرت نے سلطان کی دعوت کی سلطان نے جب کھانا کھایا تو نہایت خوش ہوا اور کھانا ایسا لذیذ کھانا کہی نہیں کھایا پھر باوجودیوں کو حکم دیا کہ ہمارے باوجودیوں کو ایسا کھانا پکانا سکھلا دیں حضرت نے فرمایا کہ ہمارے باوجودیوں سے ایسا کھانا نہیں کپ سکتا۔ راقم کہتا ہے کہ اس کھانی سے اور سلطان کی کھانی سے کیا نسبت یہ سراسر حلال وہ سراسر شہہ اس میں حضرت کی نسبت و انوارِ سازشی

اوسین سلطان کی و بطحون کی غفلت و غلامت بہرہی چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ یہ کہ
 تجربہ کی بات ہے کہ جو حضرت مرشدی و مولائے حضرت مولانا فاضل نظام نبی صاحب رحمہ
 لہی کے کہانے میں لذت ہوئی خواہ وہ کیا ہی خشک ہو دوسری جگہ کی کہانی میں خواہ
 وہ کیا ہی مرغز ہو مزا نہ تو وہی سرشت نسبت و نور سبب اور تین اونگلیوں سے نوازا بیٹہ
 اور گاہے گاہے ہاتھ طبع کو لیجا کر منہ کو لیجا لے اور مزا لیتے گویا کہ کیا نی کی رغبت نہیں ہے
 محض ہسٹیت سے کہ کہانا سنت ہو تناول فرماتے اور کہاتے وقت سنت طریق سے
 جلد فرماتے اور بعض اوقات کہانی سے قبل بسم اللہ لا یضر مع اسمہ شی فی الارض ولا
 فی السماء وهو السميع العليم فاللہ خیر حافظا وهو الرحم الرحیم اور سورہ لا تلتف
 یثربتے اور بعد فراغ از طعام یہ پڑھتے الحمد للہ الذی طعمی ہذا الطعام اللطیف اطلیج بغیر
 حول ولا قوۃ اور اگر طعام شیرین ہوتا تو ہذا الطعام اللطیف المحلو فرماتے اور کبھی کبھی
 دعا بھی پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنا واسفانا واشبعنا وانا وجعلنا من المسلمین اللہم
 اغفر لاکلہ ولیادخلہ ومن کانہ لہ شیئاً فیہ وصلی اللہ تعالیٰ خیر لخلقہ محمد وآلہ وجعلہ
 وسلم و اگر صاحب طعام حاضر ہوتا تو فرماتے جزاکم اللہ خیرا اور اگر صاحب طعام غائب ہوتا
 توجہا ہذا اللہ خیرا اور یہی یہ دعا پڑھتے اللہم ارزقنی مما یحب وتوفی جعلہا عوناً علی
 ما یحب بعد طعام تم تہڑی دیکر یکم سنت قیلوہ فرماتے اور جیسے ہی سایہ پہتا اور موزن اذان کہتا
 بجزو استماع اللہ اکبر ہے اختیار بقوت و عجلت تمام بسر سے زمین پر اتر آتے اور اسمین ناغہ
 نہوتا اور بوت سننے اذان کے اعادہ کرنے کو وقت جلدین لا حول یثبتے اور بعد اذان دعا
 اذان پڑھ کر فی الفور ہی اوٹھ کھڑے ہوتے اور وضو کر کے نفیس بوٹیاں پہن کر مسجد میں تشریف
 لیجا لے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے بعد اذان چار رکعت سنت زوال بطول قرات ادا
 کرتے اور فرماتے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمان طفولیت سے تا زمان رحلت سنت
 زوال ترک نہیں کیں اور اوسین طوال بفضل پڑھتے اور کبھی بقتضائے گنجائش اقصا

قرات پر ہی الکفار مانتے بعد از ان چار رکعت سنت موکدہ ظہر کے پڑھتے اور از ان بعد تکبیر اقامت
 کہتے اور خود امام ہوئے اور فرض ظہر پڑھتے اور قرات طویل پڑھتے اور بعد فراغ فرض یہ دعا
 اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام پڑھ کر گہرے ہو جانے
 بعد از ان دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے اور پھر چار رکعت سنت زائدہ پڑھتے بعد از ان عشاء
 کہ بعد ظہر یا ثورہ بین پڑھتے اور اسکے بعد قوم کی جانب ہو بیٹھتے اور اصحاب حلقہ کرتے اور حفظ
 قرآن پڑھتا اور حضرت یارو کی طرف مراقب و متوجہ رہتے جاتے بعد فراغ از حلقہ دو ایک
 سبق دینی درس فرماتے اور جب وقت عصر ہو جاتا تو سجدہ و وضو کیواسطے اور بیٹھتے اور بعد
 گزرنے دو شلون اور بارہ اصلی کے اول وقت عصر مسجد میں آتے اور آتے ہی دو رکعت تحیت
 اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے بعد از ان خود امام ہوتے اور جماعت فرض عصر عینا
 کثیر ادا کرتے بعد از ان ادعیہ یا ثورہ وقت عصر کو پڑھ کر قوم کی طرف ہو بیٹھتے اور اصحاب
 حلقہ کرتے اور حافظ قرآن پڑھتا اور حضرت اور اصحاب مراقب بیٹھتے اور کیسی احوال پر سی کا
 شغل کرتے اور توجہ احوال طالبان ہو کر ان کے ترقی کیواسطے ہمت فرماتے اور کیسی کچھ اور
 عمل صالح کرتے بعد از ان اول وقت نماز مغرب پڑھتے اور بعد ادا کئے فرض دس مرتبہ لا الہ
 الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ ولہ الحمد یحییٰ ویمیت سیدہ الخنیس وھو علی کل
 مثنیٰ قدیس پڑھتے اور سات دفعہ اللهم اجرنی من النار پڑھتے اور بعد از ان چار رکعت
 نماز اوہین پڑھتے اور اکثر اوقات اوہین سورہ واقعہ و سورہ اخلاص مکرر وغیرہ قرات
 پڑھتے اور نماز عشاء کو بعد از زوال بیاض افق کو نہ یک امام اعظم شفق اسی سے ملاوت
 دو وقت متفق علیہ ہے مسجد میں تشریف لائے اقل دو رکعت تحیت اسجد پڑھتے بعد از ان چار
 رکعت سنت یا دو رکعت گذارتے اور پہلی رکعت میں الحمد مسجد اور دوسری میں سبحان اللہ
 اور تیسری میں قل یا اوحیٰ میں قل ھو اللہ احد اور کیسی جا و نہین چارون قل پڑھتے اور
 فزون میں الحمد مسجد اور سورہ الملک ہمیشہ پڑھتے اور بنیر اسکے کہ ادعیہ پر میں اللهم

انت السلام الخ پڑھ کر اوٹھ کر پڑھتے ہوئے اور دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے بعد از ان
 چار رکعت اور منتخب پڑھتے بعد از ان و تر پڑھتے بعد از ان سورہ المد سجدہ پڑھتے
 اور کبھی بعد فرض چار رکعت میں سورہ سجدہ و تبارک و قلیا و قل ہوا اللہ پڑھتے
 اور کبھی چار قل ہی پڑھتے اور دو تین اکثر سبع اسو و قلیا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ
 پڑھتے اور دعا قنوت حنفی و شافعی کے حنفیوں نے مجہم کہا ہے مجہم کرتے بعد از ان دو رکعت
 بیشکر پڑھتے اولی رکعت میں اخاذ لزلت کلا رعن اور دوسری میں قلیا پڑھتے اور آخر
 میں ان دو رکعت کو ترک کر دیا تھا اور فرماتے تھے کہ اس میں اختلاف ہے۔ بروقت نماز
 حضرت سرور ابہام حضرت کا زینچ کا طور کان کی لو تک لیجاتے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو
 بنیر اسکے کہ اہل باجڑی رکبین بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور انڈا کبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے
 لاتے اور زیرواف دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اسطور سے رکھتے کہ دہنے ہاتھ کے حضور اولہا
 سے حلقہ ہو جاتا اور تین انگلیاں کلائی پر لمبی لمبی رکبین جاتیں اور دونوں پیروں کے
 درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونوں پیروں پر برابر زور رکھتے اور ایک پیروں
 دیکر دوسری کو آرام نہیے اور قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے اور نہایت تجوید و تمغن ساتھ
 واسر ارزانی سے قنوت پڑھتے بعد از ان تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور قدموں پر
 نظر رکھتے اور سر شیت کے ساتھ برابر کھڑے اور زانو انگلیاں کہو لکھتے بکڑتے اور زانو
 شیرا نہونے دیتے بعد از ان قنوت بقدر تسبیح کرتے اور در حال انفراد سب اللہ من عود بنا لک الحمد
 پڑھتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بقدر تسبیح جلسہ کرتے اور سجدہ میں ناک کے زمرہ پر
 نگاہ رکھتے اور ہیٹ کو ناف سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھتے اور بروقت سجدہ تمام اعضا
 پر برابر زور دیتے اور تشہد میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب متوجہ رکھتے اور
 کنار پر نظر رکھتے اور حضرت کے تمام اصحاب نماز میں حضرت کی تقلید کرتے۔ یہ سنت
 آدمی حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فریفتہ ہو گئے بعد نماز غشا اور قبل سوئے کہ

حضرت سورہ فاتحہ و آیتہ الکرسی و امن الرسول تا آخر وان ربکم الذی خلق السموات
والارض تامن المؤمنین قل ادعوا للہ وادعوا للرحمن الخ اور چار قل پڑھتے اور سبقت
لیٹتے پہلوئے راست پر نگیہ کرتے اور اپنے ماتھے کو دانتوں سے ربارک کے نیچے رکھتے اور
یہ دعا پڑھتے اللہم یا سمک ربی وصفت ویک ادفعہ ان امسکت نفسی ما رحمہا ون اسئلہا
فاحفظہا بما تحفظہ عیادک الصالحین اللہم انی ارسلت الیک وجہک وحصل الیک
وفوضت امری الیک والجات لہم ہی الیک رغبت وہدیۃ الیک لا ملجأ ولا منجا
الا الیک اللہم انی امنت بکتابک الذی انزلت ویرسلوک الذی ارسلت اللہم
انی احمداک بكل لسان واستعبدک من البلیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اعوذ بکلمات اللہ التامات کلہا من شرم الخلق تین مرتبہ اس کلمہ کا تکرار کرتے پینتیس^۳
مرتبہ سبحان اللہ ورتنتیس^۴ مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس^۵ مرتبہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
وحدہ لا مشرک لہ لہ الملک ولہ الحمد سیدہ الخیر ویمیت وهو حی لا یموت
ابدًا ابدًا و الجلال والا کرامہ و هو علی کل شی قدیر اور سو دفعہ اور سبحان اللہ وحمد
پڑھتے اور نو دفعہ بعد نماز تہجد بھی پڑھتے اور نو دفعہ ہر روز مواظبت رکھتے پھر خواب
کرتے نماز جمعہ کو جب طرچ کہ علماء خفگیہ نے فرمایا ہے اور سیطرہ ادا کرتے اور بعد فرض جمعہ
ساتھ دفعہ سورہ فاتحہ اور سات دفعہ سورہ اخلاص اور سات دفعہ غوثین مع بسم اللہ پڑھتے
اور صلوة ظہر کو قبل جمعہ نہ ادا کرتے بلکہ اس کو مکروہ جانتے لیکن بعد ادا سے جمعہ پڑھتے
اور فرماتے کہ شرکاء جمعہ بقول بعضے اس وقت پائے نہیں جا تین اور اس طرح نیت کرتے
نیت ان اصلی اللہ تبارک و تعالیٰ اربع رکعت آخر فرض ظہر اور رکعت وقتہ و لہ اداء اور روز
نماز ظہر کو سجاوحت نہ پڑھتے اگر کسی کچھ بیماری وغیرہ ہوتی اور نماز جمعہ کو نہ پہنچتے تو مفرد ادا
کرتے اور سیطرہ سفرین بھی طریقہ جاری رکھتے باوجود اسکے کہ نماز سجاوحت ادا کر نیکی نہا
حریص تھے اور فرماتے تھے کہ ہم تابع مجتہدین اور نہون نے جو کچھ فرمایا ہے کیا جاسے اور حکم

منع کیا ہے نہ کرنا چاہئے اور آخر عشرہ رمضان میں مسجد میں مختلف بیٹھے اور عشرہ ذالحجہ
 میں یہی عزت کرتے اور اون عشرات میں طاعات و اذکار و صیام کے بہت حریص
 ہوتے اور درود پڑھتے اور شبائے جمعہ کو مع اصحاب حلقہ کر کے ہزار بار درود شریف
 پڑھتے عید الفضحیٰ کو راہ میں تکبیریں بلند کہتے جاتا اور عشرہ ذالحجہ کو حاجیوں کی شابہت کر کے
 سرا و ناخن نہ ترشواتے لیکن یہ جو متعارف ہے کہ عرفہ کے روز لوگ صحرا میں سر پر بندہ دو
 رکعت نماز واسطے شابہت اہل حج کے ادا کرتے ہیں نہ کرتے لیکن بعضہ اذعیہ ماثورہ پڑھا
 کرتے اور عشرہ ذالحجہ میں ہر روز نماز عشاء اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں سورہ والفجر پڑھا
 کسوف و خسوف پڑھتے اور نماز تراویح کو بیس رکعت ادا کرتے اور سفر و حضر میں بیس
 تمام ادا کرتے اور تین قرآن شریف سے کم ایام صیام میں ختم نہ کرتے اور ہر چار رکعت تراویح
 کے بعد تین دفعہ سبحان ذی الملك والمملوک سبحان ذالعرن والعظمیٰ الہیت والقدت
 والکبریاء والجبوت سبحان الملك الحی الذی لا یموت لا ینام سبوح قدوس ربنا
 و رب الملائکۃ والروحہ اللہو لاجونی من اللہ بالجمہ بالجمہ اور دیگر ایام میں
 جبکہ حافظ قرآن ہے بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتے ہے اور خلفات میں استماع قرآن ہمیشہ
 جاری تھا اور نماز وغیر میں اسطرح قرأت پڑھتے ہے کہ گویا ادا معنی ضمن الفاظ میں فرماتے
 جاتے ہیں اور سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تھا کہ اسرار قرآنی اوس مقرب سبحانی پر
 وارد ہو رہے ہیں بہت سے آدمی جو کہ مرید بھی نہوتے تھے کہتے کہ حضرت قرآن اسطرح سے
 پڑھتے ہیں گویا الفاظ اونکے دل سے نکلتے ہیں اور ہرگز آواز بنا کر نہ پڑھتے تھے اور نماز تراویح
 میں اکثر سامعین کو غنودگی ہو جاتی تھی لیکن حضرت کو کبھی کبھی نہ ہوتی تھی اور اسطرح کہ
 کہتے قرآن سننے ملا بدرالدین سر سندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت سے
 عرض کی کہ کیا باعث ہے کہ آپ کو کبھی غنودگی نہیں ہوتی فرمایا کہ شناساوری دریائے
 اسرار قرآنی فرست نہیں دیتی کہ ملک بھی جبکہ اوان سفر میں منزل پہنچنے تک تلاوت

قرآن فرماتے اور حجت آیت سجدہ آتی فی الفور سوار ہے اور کر زمین پر سجدہ کرتے اور حالت انفراد
 میں نیبیات رکوع و سجود پانچ وسات بلکہ نو دیکھا پڑھتے اور کہی تین ہی مرتبہ پر انقصار فرماتے حسب
 موقع اور حالت امامت میں چار دفعہ کہتے چند مدت بحالت امامت پانچ مرتبہ تسبیح رکوع و سجود میں
 کہتے کہ حضرت حق جل و علی سے منعم ہو گئی اور چار دفعہ کہنا شروع کیا تاکہ مفقود تین مرتبہ بفرمان
 کہین اور حسب طبع اس بات کی احتیاط کرتے کہ سنت میں نقصان نہ ہو اور سطح اس میں بھی احتیاط کرتے
 کہ زیادتی بھی نہ ہو اور سوائے نماز زانیہ و کسوف و خفوف اور کسی نفل کی جماعت نہ کرتے اور ایک
 مکروہ جانتے اور ہر کام نماز استحارہ سے شروع کرتے اور کہی دعا استحارہ ہی پر اکتفا فرماتے اور
 تشہد میں انگشت سبابہ سے اشارت نکالتے کہ مذہب حنفی میں حرام و مکروہ سب ہر خلیفہ کہ بہت
 علماء و مسکین سنیت کے ہی قائل ہیں مگر حکم اذا اذہاکہ میں السنۃ والکفر اہتہ ذلک
 اولیٰ مع ذلک کہی کہی مقتضائے حدیث نوافل میں اشارت بھی کرتے تھے تاکہ یہ عمل متروک
 مطلق نہ ہو اور فاسخ احوال پر ہما کی واسطے بعد نماز جو کہ مرسوم مشایخ زمانہ ہی نہ پڑھتے تھے
 اور مریض کی عیادت کو جاتے اور ادعیہ بانورہ مریض پر پڑھتے اور دم عرض کیواسطے
 توجہ بالمتی فرماتے اور قبر و کی زیارت کو جلتے اور بدعا و استعقار مدد فرماتے اور اموات سے
 استعانت جابر کہتے بلکہ خود بھی کرتے اور باطن سے توجہ رفق مذاب و ترقید رجات کرتے
 دعوت خاص قبول فرماتے اور دعوت عام میں تشریف نہ لیجاتے۔ اور مجلس سر و دو مولود خوانی
 میں حاضر ہوتے (مولود عبارت از قصائد نعت و اشعار غیر نعت خواندن کتب و دو بیتہ شریفہ)
 ذکر جبر کو ترک اولیٰ جانتے خواہش بشر کو خواہش فرشتوں پر فضل دیتے اور نبوت کو ولایت سے
 افضل جانتے اگرچہ ولایت اونسی بھی گی کیونکہ نہ ہو اور علیہ صلوٰۃ و علیہ وسلم پڑھتے دینے اور جو حاکم
 نصیب عوام کا انعام کہتے اور اولیاء عشرت کو جو خدا تعالیٰ کی ولایت میں شغول ہیں اولیاء
 عزلت سے جو کہ خلل و پہاڑ و زمین میں بہتر جانتے اور تمام اصحاب کو تمام اولیاء و بہت
 سے خواہ وہ قطب ہوں یا غوث افضل جانتے اور مشاہیر اصحاب کو اجہاد پر معمول فرماتے

وہی کہتے تھے کہ
 اگرچہ وہی کہتے تھے کہ
 اگرچہ وہی کہتے تھے کہ

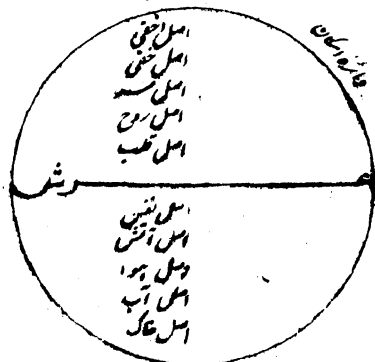
اور پورا نفسانی سے مبرا سمجھتے۔ طرق مشایخ میں طریقہ نقشبندیہ کو افضل سمجھتے اور فرماتے کہ یہ
 طریقہ طریقہ اصحاب اور جو کہ اس طریقہ میں بدعات مثل جبر استغفاری میں اپنے ذوقاً معبودانہ علی الدین ابن العربی
 کو یہ نیکی یاد فرماتے بلکہ اظہار محبت فرماتے معبود یا یہی ارشاد کو کہ اگر ہر چیز پر جو کچھ شیعہ محبت ہرگز مریض علوم
 کشفی میں کوئی پسند نہیں کرتا اور حق کو کج خلاف سمجھتا ہوں مگر خطا کشتی کو درگ خطا اجتہادی بعد از مواخذہ
 ہانتے بعض کتب مثل بیجاوی و بخاری و مشکوٰۃ و ہدایہ و شرح مواقف و بیضاوی حاشیہ عقیوی و
 عوارف کا درس ہی فرماتے تحصیل علوم کو سلوک صوفیہ پر مقدم کرنے اور فرماتے کہ صوفی جاہل
 سحرہ شیطان ہے اور اگر کسی سفر جائیکا اتفاق ہوتا تو وہ غنیمت و غنیمتہ کو شروع کرتے اور اپنی ایام
 کو یہی سفر کے واسطے مباح جانتے کہ ایام ایام اللہ و العباد عباد اللہ اور جب سفر پر توجہ ہوتے
 تو وہ رکعت نماز استحارہ پڑھتے اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل هو اللہ
 احد اور دعا استحارہ بھی پڑھتے اور برآمد ہوتے وقت سورۃ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور چاروں
 تہ پڑھتے اور جو وقت سوار ہوتے تمبیر کہتے اور یہ آیت کریمہ پڑھتے سبحان الذی سبحانہ لایذا
 و لا کالہ مفرین فانالی سرینا منقلبون اور جب شہر یا قریہ میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے
 اللہم سلک خیرا بذی المقام و فیہ من بہ اور جب منزل پر نزول فرماتے تو یہ دعا پڑھتے
 رب انزلنی منزلاً مبارکاً و انت خیر المنزلین اور شمار عبور راہ میں اور ترپڑے آمد میں مرتبہ
 یہ دعا پڑھتے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور دو رکعت نماز بھی پڑھتے اور
 سفر میں ہمراہی میں کو تلاوت سورۃ قریش کی ترفیع دیتے اور اس طرح جس منزل میں پہنچتے
 واسطے غیرت منزل کے دعا استحارہ پڑھتے اور بوقت تہذیب ہوا چلنے کے یہ دعا پڑھتے اللہم
 اجعلہا رباحاً ولا تجعلہا ریحاً انی اسئلک خیرھا و خیرھا ارسلت بہ اعوذ بک من شرھا
 و شرھا ارسلت اور بوقت آواز رعد و طہور یا عقیہ یہ تسبیح پڑھتے سبحان من یسمی الوعد عجلہ
 و الملائکۃ من خیفہ و یرسل الصواعق و اگر کسی کو بلا میں مبتلا دیکھتے تو یہ پڑھتے الحمد للہ
 الذی عافانی ما ابتلا بہ و فضلتنی علی کثیر من خلقھا تقویلاً و جعلنی من المسلمین اور

اگر فرمایا بت پرست کو دیکھتے تو یہی یہی دعا پڑھتے اور کافر کی کبھی تعظیم نہ دیتے حتیٰ کہ ایک مرتبہ
 کی نقل ہے کہ حضرت سلطان کے ہمراہ تھے ایک مرتبہ لشکر سلطانی لنگاہ پر خیمہ زن ہوا حضرت نے
 جمیع تواضعین سے منع کر دیا کہ اس دریا کا کوئی پانی نہ پیے کہ ہندو و نیکو سمجھ رہے وہاں سے دو
 ایک کنواں تہا وہاں سے پانی منگایا اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت کسی جگہ تشریف لگے
 وہاں کنواں پانی عمدہ ملا نہ تھا کسی مخلص نے دیسے جتنا کہ پانی کہ وہاں سے تین چار
 گوس پر تھا حضرت کے استعمال کی واسطے منگایا جب ایک کو معلوم ہوا فرمایا کہ اس پانی کے پیو میں اسکی
 تعظیم پائی جاتی ہے اس سے فقط استجا کریں۔ اور جب آمینہ دیکھتے یہ پڑھتے۔ اللھم کیا
 احسن خلقی فحسن خلقی و حور و جہی علی اللہ اور اگر انفاً بازاریں گذر ہوتا تو کلمہ تجہید پڑھتے
 لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ و یمیت و هو حی لا یموت
 و هو علی کل شیء قدیر ابدًا ابدًا و الجلال و الکرام اور صبر و سجد میں آتے
 اگر وقت کمرہ ہو تو دو رکعت سنجہ السجد پڑھتے اور او میں کبھی فرق نہ آتا اور بوقت داخل ہونے
 نیت اعتکاف فرماتے اور اس طرح نیت کرتے ان اعتکف ما دمت فی هذا المسجد اور جب
 دولت خانہ سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے تو کلت علی اللہ واعتصمت باللہ لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جب ہلال دیکھتے تو پڑھتے اللھم اھلہ علیہا بالامن
 و الامان والسلامۃ والسلام ربی و ربک اللہ اور ہاتھوں کی انگلیوں سے نقش لفظ
 اللہ بناتے اور اگر مریض کی عیارت کو جاتے تو عفاک اللہ کہتے اور جب نیا لباس پہنتے تو
 پڑھتے الحمد للہ الذی کسانیا هذا الثوب بعبود لہ منی و لا قوۃ اور لباس کا نام بھی تعین کرتے
 اگر عامر پہنتے تو هذا العامۃ اور قیس ہوتا تو هذا القیس فرماتے اور اگر کوئی اور پوشاک ہوتی تو فرماتے
 اللیس جدیداً و عش حمیداً و مت شہیداً و غرض کہ ہر ایک امر میں حضرت کمال رعایت سنت
 و مستحب رکھتے تھے اور اس امر کی خاموشی کو بھی نہایت تاکید ہوتی تھی۔ نقل ہے کہ
 ایک روز حضرت نے خادم سے فرمایا کہ فلا فی جگہ نقل کہی ہیں اوں میں سے تہو یہی

لے آؤ خادم نے چہرہ داند لاکر سامنے رکھے آپ نے ترش ہو کر فرمایا کہ ہمارے صوفی کو ابھی اس قدر بھی معلوم نہیں کہ اللہ و بند و عجب الوہیہ پر فرمایا کہ رعایت مستحبات سے ہر سبب کو لوگ کیا سمجھتے ہیں سبب دوست و اہل اللہ تعالیٰ ہے اگر دنیا و آخرت کو ایک ایک سبب کے محل میں دین تو بھی کچھ نہیں فرمایا کہ میں اس قدر رعایت سبب کے تاہون کہ منہ دہوتے وقت خیال رہتا ہے کہ پہلے بانی داسے رخسار پر پڑے کہ بائیں یعنی داسے سے شروع کرنا مستحبات سے بے نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نے ایام سخت میں روزہ رکھنے شروع کئے اور باعث عفو و مغفرت بدن کے دشوار ہوئی کھسی عرض کی حضرت یہ کیا دن روزہ رکھنے کے ہیں فرمایا کہ ایک مرتبہ انہیں ایام میں ماہ رمضان گزر رہا ہے اوسین اکثر دن کو استحباب کا اتفاق ہوا تھا اوسکی قضاء احتیاطی ہے اور اسی تقریب میں اپنی والدہ کا ذکر کیا کہ جہاں تک ممکن ہوتا روزہ و نمین و ملک و مستحباب کرتے اور اگر بغیر وقت اتفاق ہو تو اوسکی قضاء رکھتے سبحان اللہ نعم السلف و نعم الخلف اور جس طرح حضرت رعایت مستحبات کرتے تھے اسی طرح رعایت ادب ابھی بھی نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلنگ پر بیٹھا دفعتاً اوشہ کہہ رہے ہوئے اور فرمایا کہ پھر بولنے کے نیچے کاغذ ہو نکال لو گو یا اس قدر گوارا کیا کہ اسنے خادم کاغذ نکالے آپ بیٹھو رہیں اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک حافظہ فرس پر بیٹھا ہوا قرآن پڑھتا تھا حضرت نے جو خیال کیا تو اپنے نیچے فرس زیادہ پایا جیسا کہ صدر نشین کے ہوتا ہے فی الغرہ فرس زیادہ اپنے نیچے سے نکال دیا اور اوس حافظہ کے ہم فرس ہو گئے۔ خواجہ محمد باشم کشمی نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت پیشاب کرنے تشریف لیگئے جب وہاں بیٹھے تو دیکھا کہ ناخن پر سیاہی کا ٹمکتہ لگا ہے دل میں خیال گزرا کہ یہ ٹمکتہ اسباب کتابت حروف قرآنی سے ہر دم اس کے اسکا بیٹھا خلاف ادب ہے یہ سوچ کر فی الحال باہر نکل آئے اور ماتہ دھو کر پھر استنجہ کو تشریف لیگئے۔

مقام چوتھا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے سلوک کے بیان میں
سلوک مجددی طے لطائف عشرہ و سہ گانہ ولایت و کمالات ثلثہ و حقائق سببہ سے مراد ہے

واضح ہو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے نزدیک انسان ایک مجموعہ اجزاء عشرہ یعنی اربعہ عناصر
 و نفس ناطقہ و قلب و روح و سر و خفی و اخفی ہے اور انہیں کو لطائف عشرہ بھی کہتے ہیں پنجہ ازان
 اربعہ عناصر و نفس ناطقہ عالم خلق سے ہیں اور لطائف خمسہ یعنی قلب و روح و سر و خفی و اخفی
 عالم امر سے جملہ قوائے انسانی انہیں اجزاء سے مرکب ہیں اور یہ اجزاء اربعہ ہیں ایک دوسرے کے
 ضد ہیں جس طرح کہ اربعہ عناصر ایک دوسرے کی ضد ہیں اس طرح پنجگانہ عالم امر میں یہی علیحدہ
 علیحدہ خاصیت ہے نفس ناطقہ خود خواہان خودی ہے یہ کس کی نایب ہی نہیں ہونا چاہتا بلکہ یہ ہی
 چاہتا ہے کہ سب اس کی فرمانبرداریوں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان ضدوں کو ایک
 جگہ جمع کر کے ایک مزاج خاص اور ہیئت وحدانی عطا فرمائی اور اس کو ایک صورت خاص بخشی
 کہ اجزاء استغفر و تصادہ کی حفاظت کرے اور اس مجموعہ کا نام انسان رکھا اور باعتبار جامعیت
 و حصول ہیئت وحدانی بتشریف خلافت شرف فرمایا یہ دولت عظمیٰ سوار حضرت انسان کے اور
 کیسے نصیب نہیں ہوئی اصول ان لطائف عشرہ کے عالم کسب میں ہیں پنجہ لطائف عشرہ اصول
 قلب و روح و سر و خفی و اخفی فوق العرش مکیکولامکانی بھی کہتے ہیں و اصول خاصہ یہ
 و نفس تحت العرش ملاصل ہر طیفہ عالم خلق کی محصل لطیفہ از لطائف عالم امر ہے چنانچہ اصل نفس
 اصل قلب و اصل اداصل روح و اصل آب اصل سرد اصل نار اصل غمی و اصل خاک اصل
 اخفی ہے اور یہ جملہ خلق و امر داخل دائرہ امکان ہے جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے بعد



نمودہ اس سیکل ہسانی میں منسلک عالم امر کو اپنے
 اپنی محل و موقع سے جگہ معارفائے توحید
 ملائق و عوائق مخلوق تعالیٰ انہوں نے اپنی
 اصل کو بالکل فرادش کر دیا جو جہ پیر کامل
 مکمل اپنی اصول سے آگاہ و مبرا ہوئے
 ہیں اور بعد ان پیدا ہوتے اور اس کی جانب

طیران کر کے اوسین داخل ہو کر استہلاک و اضمحلال پیدا کرتے ہیں ابتدا سے سلوک خفیہ قلب
 شروع ہوتا ہے اور اوس کے تین طریقہ مقرر فرمائے ہیں **طریق اول فکر و محاسنات** اوس کا طریقہ یہ ہے
 کہ دل کو جمیع خطرات و حدیث نفس سے خالی کر کے صورت پیر کی باوب تمام حاضر کرے اور زبان کو
 تالو سے لگائے اور بھیج محبت متوجہ قلب صنوبری کہ زیر پستان چپ بغا ملد و انگشت واقع ہے
 ہو اور اسم مبارک اللہ اللہ بلا لحاظ کسی صفت کے زبان دل سے کہے بنیر اسکے کہ صورت دل کا
 تصور کیا جائے یا سانس بند کیا جائے بلکہ سانس بجائے خود آئی جائے اور ذکر بجائے خود کرے
 اور جب پچیس مرتبہ کہلے تو زبان سے کہے کہ اہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری اپنی محبت و
 معرفت مجھ عطا کر یہ لطیفہ رز و رنگ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام ہے جس کی سیکو اس لطیفہ کے
 ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو آدمی الشرب کہتے ہیں بعد از ان بطریق مذکورہ بالا لطیفہ روح
 کہ اوس کا محل زیر پستان رہتا ہے، ذکر ہے یہ لطیفہ برنگ سرخ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جس
 کی سیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو ابراہیمی الشرب کہتے ہیں بعد از ان سر سے
 اسکا رنگ سفید زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے جس کی سیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے
 اوسکو عیسوی الشرب کہتے ہیں زبان بعد تخی سے اسکا رنگ سیاہ زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام
 ہے جس کی سیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو موسوی الشرب کہتے ہیں اسکے بعد
 اخفی سے اسکا رنگ سبز زیر قدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کی سیکو وصول
 اسکے ذریعہ سے ہوتا ہے اوسکو محمدی الشرب کہتے ہیں اوس کے بعد لطیفہ نفس سے کہ اوس کا محل
 پیشانی سے ذکر کرتے ہیں اور اوس کے بعد لطیفہ قالب کہ اوس کی جگہ تمام بدن پہنچتا ہے کہ ہر بن
 سوسے ذکر جاری ہو جائے اور اسکو سلطان الاذکار کہتے ہیں۔ دوسرا طریق ذکر نفی و اثبات
 ہر طریقہ اوس کا یہ ہے کہ دو ذرا نو بیٹھے اور سانس کو ناف کے نیچے بند کرے اور بزبان خیال لا کو ناف کو
 کہیں پکار فرق پر پہنچائے اور پھر وہاں سے آلہ کو پینچ کر اپنے نوزد سے پلاوے اور الا اللہ کو نوزد
 سے قلب پر پہنچائے کہ اس مجموعہ کا نقش لامعکوس (ص) ہو جاتا ہے اور بروقت چھوڑنے

سانس کے محمد رسول اللہ خیال میں کہے اور ذکر کرتے وقت کسی عضو کو جیش نہاد اور برسانس میں
 طاق عدو کہے کہ ایک وقت عدوی کہتے ہیں اور جب پچیس مرتبہ کہلے تو زبان سے کہے کہ الہی
 مقصود میرا تو ہے اور رضائیری اپنی محبت اور معرفت مجھ عطا کر اور بروقت کہنے لالہ خیال کو سے کہ
 نہیں کوئی مقصود اور بروقت لا الہ اللہ کہنے کے مگر اللہ۔

واضح ہو کہ جس نفس مفید حرارت قلب و ذوق و شوق و رقت و نفی خواطر و ترقی محبت و بیشتر
 موجب حصول کشف ہوتا ہے۔ اور ایک طریقہ مراقبہ ہے مراقبہ شوق ہے ترقی سے اور ترقی
 انتظار کو کہتے ہیں پس مراقبہ گویا انتظار فیض الہی ہے چاہئے کہ بروقت بہ نیاز و شکستگی نام
 مستجد لالہ ہو اور کوئی خطرہ دلپیر نہ آنے دے اس صورت میں ذکر کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی۔
 گو اس طریقہ میں مدار کا محبت و رابطہ شیم پر ہے براہ محبت طالب صادق پر ساعت شیم سے
 اخذ فیوض و برکات کرتا ہے اور بوجہ مناسبت باطنی انا فنا پیر کے رنگ میں رنگا جاتا کہ
 ذکر تنہا بے رابطہ شیم اس طریقہ میں موصل نہیں ہے ان صرف رابطہ بار عایت ادب محبت
 و توجہ و التفات پیر بلما ذکر موصل ہے البتہ اور طریقوں میں کہ مدار کا راہ راہ و اذکار و ریاضات
 و ارتقیات پر ہے او نہیں رابطہ کی چندان ضرورت نہیں ہے بخلاف اس طریقہ کے کہ بعینہ طریقہ
 اصحاب کرام ہے و افادہ و استفادہ انکاسی ہے اس میں صرف محبت شیم بار عایت ادب کافی ہے
 بطرح محبت حضرت خیر البشر علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بشرط ایمان و انقیاد کافی تھی اور یہ ہی
 وجہ ہے کہ یہ طریقہ بلا طریق میں اقرب و اسبق و اوفی و اسلم و اعلم و اصدق و اوّل و
 اجل و ارفع و اکمل ہے نظم تشبہ یہ محب قافلہ سالار اندہ کہ برنارندہ نہان بحر مفاہد راہ ازل
 سالک و مافوق محبت شان ہا می برد و سوسہ خلوت و فکر چلے راہ قاصد کو زندانی غافلہ و اطن
 قصور و ماش لند کہ برآرم بزبان این گلہ راہ ہمہ شبران جہان بستہ این سلسلہ اندہ مدو بہ از
 حیلہ چہان بگسلد این سلسلہ راہ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شکر این نعمت عظمیٰ کلام
 زبان سجا آرد کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ ما فخر را بعد از تعظیم عقیدہ بموجب آراء اہل سنت و جماعت

شکر الله تعالی سیم سبک طریقه علیہ نقشبندیه شریف ساخت و از مردمان و منتبان این خانقاه
 بزرگ گردانید نزد فقیر یک گام درین طریقه زدن برابر بزرگ گام طریق دیگر است را به کیکالات
 نبوت بطریق تنبیت و درانست کشاده میشود مخصوص باین طریق عالیت متنهائی طرق دیگر
 تا نهایت کیکالات ولایت است اندانجا را هم کیکالات نبوت کشاده انداز نیجاست که این فقیر
 در کتب رسائل خود نوشته که طریق این بزرگواران طریق محاب کرام است علیهم السلام چنانچه محاب کرام بطریق هدایت
 اگر کالات نبوت خطا گرفته اند منتہیان این طریق نیز از ان کالات طریق تبعیت نمیکند بل میاند و بعد از آن برتو سلطان
 که کمتر از این طریق اند و محبت کامل منتہیان این طریق دارند نیز امید دارند از مدد المانع من احب بشا رتبت
 و در افتادگانرا بعد اتمام لطائف سبعة مراقبات شروع مروتی بین مراقبہ اول مراقبہ حضور
 یہہہ مراقبہ ولایت صغری کہ ہے فیض اسکا لطیفہ قلب پر آتا ہے اسجگہ حضور و جمعیت و غفلت
 باکم خطر کی اقل درجہ جاگیر بری تک ہونا چاہئے اور یہ علامت تمامی قطع دائرہ امکان ہے
 بعد از ان **مراقبہ جمعیت** ہے کہ مفہوم اللہ و ہوسمک اینا کنتم ہے یہ مراقبہ ہی ولایت صغری میں
 اسمین ہی فیض لطیفہ قلب پر آتا ہے یہاں لعل اسما و صفات پن سیر ہوتی ہے نیان
 ماسوا و غلیات نسبت و توحید معلی و تجلی برقی و شہود وحدت در کثرت **(ولایت صغری)**
 و شوق و طیش و سکر و مستی و جذبات و واردات و فنا و بقا و آہ و نقرہ و استغراق و تجلی
 و رقت و دوام حضور و دیگر حالات مثل وحشت و حیرت و انکشاف سرسیت و حصول مقام
 عشرہ سینے توبہ و انابت و زہد و قناعت و درج و شکر و صبر و توکل و تسلیم و رضا اجمالا
 و کشف مقور و کشف قلوب و کشف ارواح اس مقام میں حاصل ہوتی ہیں ذکر اس کمذات و نفی
 اثبات و تحلیل سانی اسجگہ فائدہ بخش ہے بعد از ان ولایت کبری میں کہ ولایت انبیاء
 سیر واقع ہوتی ہے اور اسمین تین دائرہ اور ایک توس ہے دائرہ اولی **مراقبہ قربت** بہم
 اللہ تعالیٰ فیہا لیمین جلال اللہ **(قربت)** اسکا فیض لطیفہ نفس اور لطائف خمسہ پر آتا ہے حضور
 و کفرانی و عروج و نزول و جذبات مانند قلب عکس ہی حاصل ہوتی ہیں لیکن بہ نسبت قلب کے

در کتب رسائل
 خود نوشته
 کہ طریق
 این بزرگواران
 طریق محاب
 کرام است
 علیہم السلام
 چنانچہ محاب
 کرام بطریق
 هدایت

اسجگہ بد مزگی و کم حلاوتی ہے ذکر تہلیل زبان و خیال اسجگہ ترقی بخش ہے بعد از ان مراقبہ محبت
 کہ مفہوم بچیم و بچو نہ ہے یہ مراقبہ بھی ولایت کبریٰ کا ہے اطمینان شورش شرمقاہم جذبات و تہلک
 و انحلال حقیقت فنا و حقیقت اسلام و شرح صدر و دوام شکر و رضا اسجگہ حاصل ہوتی ہے
 اور قضا پر چون و چرا جاتی رہتی ہے قبول تکلیفات شرعیہ میں احتیاج دلیل نہیں رہتی و حق
 انانیت و انتہام نیات و دیدہ تصور و تہذیب اخلاق و تزکیہ رزائل مثل حرص و سخیل
 و حسد و کبر و عجب جاہ و عجب اس مقام میں حاصل ہوتا ہے بعد تمام ہونے ولایت کبریٰ
 کے **ولایت علیا** پیش آتی ہے اسجگہ مورد فیض عنا صر ثلثہ یعنی آب آتش میں بیان **(ولایت علیا)**
 عنا صر ثلثہ کو عروج و نزول ہوتا ہے سلطان الاذکار سے جو متدیون کو صفائی ہوتی ہے
 وہ اور ہی اور یہ تصفیہ عنا صر اور یہاں کے حالات و کیفیات کمال لطافت و نزاکت
 ہیں اور کچھ عجیب و غریب وسعت اطن میں پیدا ہوتی ہے اور ملار اعلیٰ سے سنا سبت
 حاصل ہوتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ ملائکہ کرام سے ملاقات یہی ہو اور اسرار قابل استازا
 یوں ذکر تہلیل مصلوۃ نافلہ اسجگہ مفید ہیں بعد از ان اگر فضل الہی شامل حال ہو تو کمالات
 نبوت میں سر ہوتی ہے کمالات نبوت عبارت دوام تجلی ذاتی ہے پردہ اسرار و صفات
 ہے اسجگہ ایک نقطہ طے کرنا جمیع مقامات ولایت سے افضل بہتر ہے **(کمالات نبوت)**
 یہاں حضور بے جہت ہوتا ہے پچھلی طلب طیش و مینابی و شوق حال و مقام توحید
 و جود و شہودی بسر اصل دور پہنچاتی ہیں اور سجائے او کی بردیقین و نکارت و جہت
 حاصل ہوتی ہے یہاں وصل عریان و صفائی وقت و حقیقت اطمینان و اتباع ہو
 اما جاہدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و کمال رحمت نسبت باطن جے کفی و یاس و حیران نقد وقت ہوتا
 یافت و ادراک اس جگہ خلاست نارسائی ہے مورد فیض بیان صرف لطیفہ خاک ہو اسجگہ
 اور آئندہ کے جہ مقامات میں نماز بطول قنوت و تلاوت قرآن شریف ترقی بخش ہو گزین سجادہ کو کم
 نہیں چکا اگر قرآن شریف یاد نہ ہو تو ایک ہزار مرتبہ سورہ اعلان کی گائی ہو اور اولاد و ناکار و ناکارہ کہانے

دینے و سونے میں معمول کرنا چاہئے غرض کہ جبکہ بقدر اتمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور بقدر ترقی باطنی ہوگی
 بعد ازاں مقام کمالات رسالت ہے جبکہ مورد فیض ہدایت و حرانی ہے کہ بعد
 مقرر تکمیل لطائف عشرہ حاصل ہوتی ہے جس پر کوئی حکیم حافظ متفرق اجزاء کی ترکیب و تزیین
 درست کر کے ایک سمجھن خاص مزاج کی بنا کئے یہاں (کمالات رسالت)
 عروج و نزول و انجذاب تمام بدن کو نصیب ہوتا ہے بعد ازاں مراقبہ کمالات اولوالعزم
 پیش آتا ہے (کمالات اولوالعزم) اس جگہ یہی مورد فیض ہدایت و حرانی ہے یہ مقام
 یعنی کمالات ثلثہ آپس میں فشر و مغز کا فرق رکھتے ہیں مقام فوق مثل مغز نیال
 کرنا چاہئے اور مقام تحت مثل فشر و اخم ہو کہ اسکے آگے ایک دور ابراہیم پیش آتا ہے ایک
 بجانب حقائق انبیاء اور ایک بجانب حقائق الہیہ خاندان مجددیہ مظہریہ سعیدیہ میں بعد کمالات
 حقائق الہیہ کی سیر کر لیتے ہیں اور خاندان مظہریہ ثلثیہ میں بعد کمالات حقائق انبیاء کے
 چونکہ راقم الحروف اللہ ہی ہے اس سبب سے بعد کمالات حقائق انبیاء لکھتا ہوں -
 حقیقت ابراہیمی یہ مقام خلقت از بس شگرف و کثیر البرکت ہے (حقیقت ابراہیمی)
 اس مقام میں انبیاء تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضرت حبیب
 رب العالمین علیہ من الصلوٰۃ والسلام با اتباع ملت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس واسطے آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے برکات مطلوبہ اپنی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صلوٰۃ و برکات سے متناہ کیا ہے کہ
 اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کا صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم ایک
 حمید مجید - اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کا بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
 ایک حمید مجید - فرمایا ہے بس اس سے ہی خیر و برکت اس مقام کی دریافت کرنا چاہیے
 جبکہ سالک انس خاص حضرت حق سبحانہ سے پیدا ہوتا ہے اور تمام خلق سے اس قدر
 بے التفاتی ہو جاتی ہے کہ کسی کو وسط پر راضی نہیں ہوتا گویا کہ واما الہاک فلا حاجتہ لی
 مصداق ہوتا ہے درود مذکورہ بالا تین ہزار مرتبہ پڑھنا جبکہ ترقی بخش بر حقیقت ہو کہ

یہ مقام محبت صرف ذاتیہ حقیقت موسویؑ پر (حقیقت موسوی) علی بنیا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
 بہت سے پیغمبر تاجت حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اس مقام پر پہنچے ہیں اس مقام میں یہ
 عجیب بقوۃ تمام ظاہر ہوتی ہے اور باوجود ظہور محبت ذاتی شان استغنائی و بے نیازی
 بھی ظاہر ہوتی ہے اور یہی ہمید ہے کہ بعض مواضع پر حضرت کلیم اللہ علی بنیا وعلیہ
 الصلوٰۃ والسلام سے کلمات گستاخانہ سرزد ہوئے لکھا قال اللہ سبحانہ کما یتھ عن قولہ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ہی الا فلتنک اور ایک قسم کا اسجگہ شور و شوق پیدا ہوتا ہے
 کہ منشاء رب ادنی النظر الیک ہی لیکن جو شور و شوق قلب میں ہوتا ہے وہ اور ہے اور یہ اویس
 وہ موجب شورش اور یہ باعث کمال الطمان و وسعت و بیروگی باطن و ارادہ طاعت و استقامت
 الطوام و انعام محبوب ہوتا ہے درود شریف اللہم صل علی محمد و آلہ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین
 خصوصاً علی کلیمک سی بقدر منکورہ بالاتر فی بخش ہے حقیقت محمدیؑ یہ مقام محبت و محبوبیت
 متعزج ذاتیہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس مقام میں تابع کو اپنے متبوع سے
 ایسی مشابہت و مناسبت پیدا ہو جاتی ہے کہ گویا تبعیت در بیان سے اوٹھ گئی اور
 امتیاز تابع و متبوع زائل ہو جاتا ہے اور ایسا متوہم ہوتا ہے (حقیقت محمدی) کہ گویا
 تابع و متبوع ہر دو ایک ہی چشمہ سے پانی پینے ہیں وہم آغوش ایک کنارہ و ایک سیر میں
 مگر تابع اپنے تئیں طفیل اپنے متبوع کا جانتا ہے و منی قول امام ربانی مجدد الف ثانی کہ
 خدا را از ان دوست میدارم کہ رب محمد است اسجگہ ظاہر ہوتی ہیں اس مقام میں جمیع
 حرکات و سکنات دینی و دنیوی میں اتباع محبوب رب العالمین سید المرسلین مرغوب ہوتا
 درود اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و صحاب سیدنا محمد افضل صلواتک بعدد معلوٰتک
 و بارک و سلم بعدد مذکورہ بالاتر فی بخش ہے حقیقت محمدیؑ یہ مقام محبت ذاتیہ صرف سزا شای ہے ۔
 (حقیقت محمدی) اور نسبت حقیقت سابق کے حضرت ذات کو ایک مرحلہ نزدیک ہے اور حکم روح کو بھی ہے
 کیونکہ حقیقت سابق حضرت سلم کی حقین جسدی ہے اور یہ تئیں روحی اسجگہ علو نسبت

باشن انوار مہر فرائی ہے اور عجیب و غریب کیفیت حاصل ہوتی ہے امام الطریقہ حضرت
امام ربانی مجدد الف ثانی نے رحمہ اللہ علیہ اس مقام کے ایضاً میں اس طرح
فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسمی بدو اسم است کہ ہر دو
اسم مبارک اور در تر آن مجید مسطور است فرمود محمد رسول اللہ و در حکایت
بشارت روح اللہ اسمہ احمد و ہر کدام این دو اسم مبارک را ولایت علیحدہ است ولایت
محمدی ہر چند ناشی از مقام محبوبیت است علیہ الصلوٰۃ والسلام اما انجا محبوبیت صرف کمال
نیت فرجی از نشاء محبت نیز دارد اگر چہ ان فرج بالا صالت اور انابت نباشد اما مانع
مقام محبوبیت صرف است و ولایت احمدی ناشی از محبوبیت صرف است کہ ثناء محبت
غیر دین ولایت از ولایت سابق پیش قدم است و یک مرحلہ از مطلوب نزدیکتر است
بمحب مرغوب ترجیح محبوب ہر چند در محبوبیت تمام تر بود استغناء بے نیازی اور اکمال
باشد و در نظر محب زیاتر در آید و رعنا تر نماید و بیشتر محبوب را بخود جذب سازد و شیفہ و والائز گردد
۵ نہ تنہا آفت زایل کئے دوست ۶ بلائے من زنا پر وائے دوست ۷ مراد از بلا افزا گشت
است سبحان اللہ احمد عجب اسمی است سامی کہ مرکب از کلمہ مقدسہ احد است و از حلقہ
حرف میم کہ از غوامض اسرار اہمیت جلشانہ در عالم بحیون گنجایش ندارد کہ در عالم جہن
تعبیر از ن سر کنون بغیر از حلقہ میم توان کرد اگر گنجایش میداشت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
بآن تعبیر میفرمود و احدا احد است کہ لا شریک لہ است و حلقہ میم طوق عبودیت است کہ
بندہ را از مولے تمیز گردانیدہ است پس بندہ ہمان حلقہ میم است و لفظ احدا زبر الکر تعظیم
او آمدہ است و انہار و اختصاص او کردہ علیہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ۵ چنانہ نیست
نام آورد چہ باشد ۶ مگر تم تر بود از ہر چہ باشد ۷ بعد از ہر سال کہ آرائش سرے نہادہ اند
در تعبیر امور عظام بمعالم انولایت با نیولایت کشید و ولایت محمدی بولایت احمدی انجا میدہد کہ
از دو طوق عبودیت بیک طوق رسید و بجائے طوق تخمین حرف الف کہ رمزے از نسبت

شکر گشت تا محمد احمد شد علیه علی اکرم الصلوة والسلام بهایش آنست که دو طوق عبودیت
 عبارت از دو حلقه میم است که در اسم مبارک محمد صلی الله تعالی علیه آله و صحبه و سلم و برک
 اندراج یافته است تواند بود که آن دو طوق اشارت بدو تعین او باشد علیه علی اکرم الصلوة
 والسلام که از آن دو تعین جدی بشری است و دوم تعین روحی ملکی و در تعین جمعی
 هر چند بواسطه عرض موت ففور رفته بود و تعین روحی قوت گرفته اما اثر آن تعین باقی مانده بود
 هزار سال با آنست تا آن اثر نیز زایل شود و نشانی از آن تعین نماند چون هزار سال آخر
 آمد و اثری از آن تعین نماند و یک طوق عبودیت از آن دو طوق گسسته شد و زوالی و
 فنا فی بآن طاری گشت و اتم الوسیت که از در رنگ بقائے باشد توان گفت بجائے آن
 نبشت ناچار محمد احمد گشت و ولایت محمدی بولایت احمدی انتقال فرمود پس محمد صلی الله
 تعالی علیه آله و صحبه عبارت از دو تعین آمد و احد کنایت از یک تعین باشد و پس ابن اسم
 بحضرت اطلاق اقرب باشد و از عالم دور تر بود سوال فنا و بقا که مشایخ قرار داده اند و ولایت
 را بآن مربوط ساخته بجهت معنی است و این فنا و بقا که در تعین محمدی گفته شد بکدام معنی جواب
 فنا و بقا که ولایت بآن مربوط است فنا و بقا شبهه است اگر فنا و زوال است باعتبار نظر
 است و اگر بقا و ثبات است هم باعتبار نظر انجا صفات بشری را استقامت نه زوال
 و فنا فی این تعین مجتنب است بلکه انجا صفات بشری را زوال وجودی تحت است و
 اختلاص از جمعی بروحی کائن دور جانب بقا اینجا نیز هر چند بنده حق نشود و از بندگی نه
 برآید اما سخن نزدیک تر افتد و معیت بیشتر پیدا میکند و از خود دور تر گشته احکام بشری
 از وی سلب تر میگردد و باید دانست که این عریج محمدی که مربوط با بقائے صفات
 بشری است هر چند کار و بار او علیه علی اکرم الصلوة والسلام بالاتر بود و در راه علمایانند
 و از کثرت غیر و غیریت فارمانید اما معامله بر امتان او علیه علی اکرم الصلوة والسلام تنگست
 گشت و نور هدایت او که بواسطه مناسبت بشریت بود کمتر شد و قوی که بحال این پس

انہی کاں داشت قلت پیدا کرد و کلیت محبوب خود متوجہ شد و ازینجا است کہ بعد از ہزار سال غفلت
 کفر و بدعت مستولی گشت و نور اسلام و سنت نقصان پیدا کردہ ربنا اتمم لنا نورنا و اغفر لنا
 الذنوب علی کل شے قدیر۔ بعد سے حقیقت احمدی حسب صریح قریش آتا ہے (حسب صریح) علویہ میں
 اس مقام کے سبب قرب ذات مطلق و لاتین بیان نہیں ہو سکتی اول چیز کہ گنجہ مخفی سے
 ظہور پذیر ہو ہے یہی حب ہے اور یہی حب فشاں و بعد خلق ہے اگر یہ حب نہ ہوتی دریا بجا
 نہ بہتا چنانچہ حدیث شریف گنت کنز مغنیاً فاجبت ان اعرف مخلقت الخلق لاعرف اسپر
 نص قاطع ہے۔ یہ مقام خاص جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پچھلے حقایق
 اس مقام کے غل میں سرحدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک اس سے دریافت ہوتا
 دیگر حقائق انبیاء کا اسجگہ کوچنشان نہیں ملتا۔ من بعد لاتعین ہے کہ سیر قدمی کی اسجگہ گنجائش
 نہیں ہے (لاتین) البتہ سیر نظری ہوتی ہے اور یہ سیر نظری ذات بحت و صفات ثنائیہ
 یعنی تکوین و قدرت و سمع و بصر و کلام و علم و حیوۃ و اسکے اصول و اصول اصولین
 ہوتی ہے حقیقت کعبہ (حقیقت کعبہ) یہ مقام سر اوقات عظمت و کبریا ہے ذاتیہ الہیہ ہے
 اسجگہ باطن سالک پر ایک مہیبت وارد ہوتی ہے اور جب اس مقام میں فنا و بقا حاصل ہوتی
 ہے تو سالک تجہ مکنات اپنی جانب پاتا ہے حقیقت قرآن (حقیقت قرآن) عبارت مبدیہ
 بیچن حضرت ذات سے ہر اسجگہ نکات و سر اقلعات و مشاہدات ظاہر ہوتے ہیں اور وقت
 و ذات زبان فارسی حکم شجرہ موسوی کہتی ہے بلکہ بسا اوقات تمام قالب حکم بیان پیدا کرتا ہے
 اور غالباً علامت انگشتان انوار قرآن مجید ایک ثقل باطن عارف پر ہوتا ہے گویا کہ اناسلفی علیک
 قولاً نقیلاً اس سے مراد ہے حقیقت صلوۃ (حقیقت صلوۃ) عبارت کمال و سمت بیچن حضرت
 ذات سے ہر یہ مقام جامع جمیع کمالات ہے اگر حقیقت کعبہ ہے وہ یہی جزو صلوۃ ہے اور اگر
 حقیقت قرآن ہے وہ یہی جزو صلوۃ ہے جس شخص کو اس مقام سے مناسبت تامہ پیدا
 ہو جاتی ہے وہ بروقت نماز کو یا رنثار و نیوی سے خارج اور نثار و اخروی میں شامل ہو جاتا

ہے و مضمون حدیث ان تعبد اللہ کانک تراء بوجہ کمال ظاہر ہوتا ہے اور جو دولت کہ مخصوص
 بآخرت ہے اوس سے حظ وافر حاصل ہوتا ہے رفرار جنی یا بلال و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ اسجگہ
 کہلاتا ہے صاحب فتوحات مکیہ نے لکھا ہے کہ صوم سے کہ ترک اکل و شرب اوسین ہوتا ہے
 صفات صمدیت میں شامل ہوتا ہے اور نماز سے کہ عابد و معبود کا امتیاز کرنا ہے غیر و غیریت ہیں
 آتے ہے امام الطریقہ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ صاحب فتوحات کا یہ کلام ہے بنی
 بر توحید و جودی ہے کہ جب کا منشا رنکر و عدم آگاہی از حقیقت ناز ہیچ لوگ کہ سماع و وجود تو واجب و غیر
 و ر قاصی کے نو گرین اگر شمع یہی حقیقت صلوٰۃ سے آگاہ ہوتے تو ہرگز ہرگز اس طرف خیال نہ کرتے
 مگر کیا کرین چون نذیر ند حقیقت رہا فسانہ ز و ند معبودیت **صرفہ** (مجبوب مرثیہ) یہاں کسیکی
 محال دم زدن نہیں عابدی و معبودی میں گنجائش قدم ہے مگر حسب معاملہ معبودیت
 صرفہ پر پہنچا تو پہر قدم کجا مگر الحمد للہ کہ سیر نظری کو اسجگہ جائزہ لکھا ہے اور بقدر استعداد
 گنجائش رکھی ہے بلا بودی اگر این ہم نبودی - شاید کہ نف یا تمہ اسی کوتاہی قدم سے ناہ
 ہے سیر نظری و سیر قدمی سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہاں نہ ہو و شاید مہے یا قدم رکھنے کی
 گنجائش ہے بلکہ یہ سیر از قبل تشابہات ہیں من لم یذق لم یدر یہ ایک اصول مجہول الکفنیہ ہے
 اگر صورت مثالیہ میں نظر آیا تو اسکو سیر نظری کہا اور اگر وصول قدمی ہوا تو سیر قدمی کہا و گرنہ
 وہاں نظر کجا اور قدم کہاں اسجگہ عبادت صلوٰۃ سے حدت نظر و ترقی بصر کو ترقی ہوتی ہے
 و واضح ہو کہ طے مقامات مجددیہ توجہ و التفات پہر کمال مکمل یہ موقوف ہے اور بلا توجہ یہ کمال
 مکمل پائے سی لانگ ہے اور کمال مکمل جسکی صحبت میں یہ مقامات حاصل ہوں اناد کا بعد و م
 ہیں کاتب الحروف کے علم میں اسوقت حضرت مرشدنا و قبلتنا حضرت مولینا حافظ غلام نبی صاحب
 احمدی تلمیذ مظلومہم العالی کیندست با فر و سعادت میں تو البتہ یہ مقامات بوجہ احسن حاصل ہوتے
 ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو تسلیک مقامات مجددیہ میں ایسی قوت قدسیہ عطا فرمائی ہے کہ جب کا
 نظیر حکم غنائے مغربی رکھتا ہے دیکھنے و کہنے و سننے میں بڑا فرق ہوتا ہے ۵ قدر

میں نے نشانی سجدا مانجی ۛ باوجودیکہ یہاں خصوصاً ہندوستان پر ازکفر و شرک و بدعت و دوہشت
ہے کہ مگر دنیا میں نے حضرت مرشدنا و مولیان کو ایسا سراپا تاثیر بنایا ہے کہ بارہا ایسا اتفاق ہوتا
ہے کہ مجھ و تلقین مقام سالک پر فیوض و برکات اوس مقام کے وارد ہو جائے ہیں اور قوت
تسلیم مقامات اس سے قیاس کرنا چاہئے کہ کسیکو صرف ایک ہندو کے غوصہ میں اور کسیکو
ہر ایک مقام پر صرف سات سات توہمہ فرما کر طے سلوک مجددیہ کروایا ہے اور سالک نے بقدر
اپنی استعداد کے ہر مقام کا بخوبی امتیاز کیا و ہذا من اعجاب العجائب و من اعظم التصرفات اہل حق
ہے حضرت کی خدمت سراپا برکت میں جالیس کے قریب آدمی جملہ مقامات مجددیہ حاصل
کر چکے ہیں اور اجازت صغریٰ و کبریٰ تک تو اس قدر پہونچے کہ شمار نہیں اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر
شریف میں برکت کرے کہ وجود و سعادت ایک آیت آیات الہی و رحمت رحمتی ہے رب اہل الیقین ہے

نہاں نہ ہیچ کس مانند او از نوع انسانی	و اقصائے خطا تا غایت مغرب زمین امرونی
سہاذا اگر سز و با مہر تابان لاف رخسانی	و اقطاب جہان دعوائی ہمتائش نیز سید
بجز احوال نہ بیند کس عین عالم و دانی	و خورشید جالشی نیست جز خفاش بے پرو
نہاں نہ چرخ را با قدر او اسکان مہشانی	و زبید مہر را با فیض او لاف جہا نگیری
و تسویلات نفسانی و تلبیسات شیطانی	و سجان شو بندہ شش اسی اگر بخوابی شدن
و دریا روج شاہ نقش بند و غوث گیلانی	و تنہائے قبولش دارم و دانم کہ نا اہل
و برین سگ بنگر اندوخر کم ز انسان کی میدانی	و سگر از سگ بے کسر تو ظہم الدین گفت جانان

مقام پانچواں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ملفوظات میں

ایک روز شب کے وقت حضرت نے یہ اشعار مولیاناروم کے عشق مشوقان نہایت
و شیر عشق عاشق با دو مدخل و غیرہ لیک عشق عاشقان تن زدہ کند ۛ عشق مشوقان
خوش و غمہ کند کہ کہ بال لطف و کیفیت پر ہے بعد از ان فرمایا کہ مشوقون کے عشق کو مٹا

میں نے نشانی سجدا مانجی
ۛ باوجودیکہ یہاں خصوصاً ہندوستان پر ازکفر و شرک و بدعت و دوہشت
ہے کہ مگر دنیا میں نے حضرت مرشدنا و مولیان کو ایسا سراپا تاثیر بنایا ہے کہ بارہا ایسا اتفاق ہوتا
ہے کہ مجھ و تلقین مقام سالک پر فیوض و برکات اوس مقام کے وارد ہو جائے ہیں اور قوت
تسلیم مقامات اس سے قیاس کرنا چاہئے کہ کسیکو صرف ایک ہندو کے غوصہ میں اور کسیکو
ہر ایک مقام پر صرف سات سات توہمہ فرما کر طے سلوک مجددیہ کروایا ہے اور سالک نے بقدر
اپنی استعداد کے ہر مقام کا بخوبی امتیاز کیا و ہذا من اعجاب العجائب و من اعظم التصرفات اہل حق
ہے حضرت کی خدمت سراپا برکت میں جالیس کے قریب آدمی جملہ مقامات مجددیہ حاصل
کر چکے ہیں اور اجازت صغریٰ و کبریٰ تک تو اس قدر پہونچے کہ شمار نہیں اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر
شریف میں برکت کرے کہ وجود و سعادت ایک آیت آیات الہی و رحمت رحمتی ہے رب اہل الیقین ہے

عشق سے بسبب غلو کچھ مناسب نہیں کیونکہ معشوق کا عشق صرف ذات عاشق کے متعلق ہوتا ہے اور اس میں صفات کا کچھ لگاؤ نہیں بجلان عشق عاشق کو اس میں سراسر مشوق کی صفات ہے صفات کا لحاظ ہے مگر ان اگر عاشق بسبب غلبہ و استیلا سے عشق صفات معشوق سے ذات معشوق پر گزر جائے تب البتہ اس کے عشق کو معشوق کے عشق سے مناسب ہوتا ہے جیسے کہ مجنون عامری کے اور اخر حال کی نقل مشہور ہے والا ابتداء و توسط میں عشق عاشق میں صرف صفات منظور ہوتی ہے جیسے کہ عشق عاشق مجازی میں خال و خط مد نظر ہوتا ہے اور عشق معشوق میں سوا ذات عاشق کے اور کچھ منظور نہیں ہوتا۔ پہر فرمایا صفات کی واسطے بے آرامی و تلوین ضرور ہے اور اسی وجہ سے عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر ہوتا ہے اور عشق معشوق میں تکلیف یہ موجب نزاری عاشق و فرہی معشوق ہے اور یہ چونکہ کہ عشق معشوقان نہایت وسیع و بے محبت ذاتیہ کی طرف اشارہ ہے لان اللہ انفی من الصفات و ادق منها اور یہ حضرت کا فرمایا گویا بیہم و بیخونہ کے معنی کی برعز و اشارہ تعبیر کی ہے۔ ایک روز حضرت چار بائی پر بیٹے ہوئے کہنے کہ ایک دلش خاص نے عرض کی کہ ایک کتاب میں لکھا دیکھا کہ شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ درہر چیز رحمت است الا در محبت کو دروہم رحمت نیست کہ کشند و از کشتہ دیت میخوابند یعنی سب چیز میں رحمت ہے لیکن محبت میں رحمت نہیں کہ قتل کرتے ہیں اور مقتول سرخونہا مانگتے ہیں۔ یہ سنکر حضرت چار بائی سے اتر بیٹھے اور قدرے مراقب رہے بعد ازاں خواجہ محمد باشم کشمی اپنی غلیف کے طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ کلام عارف کے زوال عین و اثر سے خبر دیتا ہے جس نے یہ کلام کیا اس نے گویا اپنا حال کہا ہے ہر حید کہ اس کی حق بین رحمت ہے رحمت ہے لیکن وہ بیچارہ معشوق میں باقی اور محقق ہوئے شوق میں اوس رحمت کو رحمت نہیں جانتا کیونکہ اول جب وہ کشتہ محبت ہوا تھا تو معشوق سے دور تھا اوس وقت اس کو معشوق کی خبر و مسکن کا حال سنا ہی رحمت تھا اور جب یہ مائل

ہو گیا تو رویت کو رحمت سمجھا اور جب یہ بھی حاصل ہو گیا تو قرب کو رحمت جانا اور جب قرب
 یہی ہو گیا تو ہم آغوشی کو رحمت سمجھا اور جب یہ بھی نصیب ہو گئی تو اسکو ہر جمی سمجھا اور عین
 معشوق ہو گیا تو رحمت سمجھا اور جب عین بھی ہو گیا تو پھر اس حدیث کی اور مراجع و مراتب
 میں کہ اونسے شوق میں مراتب حاصل شدہ ہر جمی خیال کرتا ہے اور ناما حاصل شدہ کا حصول
 رحمت سمجھتا ہے اور پھر فرمایا کہ یہہ جو کہا ہے کہ از کشتہ دیت خواند یعنی مقتول سے خونہا
 مانگے ہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ اونسے بدانت خود اپنے تئیں کشتہ تصور کیا اور اوپر
 معاملہ قنا و بقا جو گزارا اسکو دیت یعنی خونہا سمجھا اور جو کچھ کہتا ہے عالم حیرت میں کہتا ہے
 اور یہ معلوم نہیں کہ ہر مرتبہ اسکا قتل کامل نہیں ہوا تھا کوئی رمت باقی نہ گئی تھی بعد قتل ثانی کے
 ازالہ رمت باقی ماندہ تھا جو بنظر قاتل دیکھا تو قاتل کی نظر میں اور رمت باریک نظر آئی اونسے ازالہ
 کیواسطے پھر سہمی کی آنکھ خونہا طلب کرنا قاتل کا مقتول سے یہ ہے کہ مقتول اپنے تئیں سراپا
 سپرد قاتل کرے۔ اسکے بعد اور یہی توجیہ فرمائی کہ بکشد و از کشتہ دیت خواند سے یہ
 بھی مراد ہے کہ باوجود فنا جسکو کہ زوال میں اثر لازم ہے اسے بندگی اور وظائف و تکالیف
 شرمیہ طلب کرتے ہیں۔ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ شیخ علامہ الدولہ سمنانی کی یہ رباعی
 این دہم بود کہ ز تو دے بر خیزد * امکان و حدث براہ و روی بر خیزد * کہ لطف خدا
 در رسد از راہ کرم * شاید کہ دے از تو دے بر خیزد * اونسے زوال عین کی طرف
 اشارہ کرتی ہے ہر چند کہ اونسے نزدیک وہ زوال ایک لمحہ سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ
 زوال عین جو ہوتا ہے وہ تجلی ذاتی سے ہوتا ہے اور تجلی ذاتی اونسے نزدیک لمحہ سے
 زیادہ نہیں ہوتی پس زوال عین بھی ایک لمحہ سے زیادہ نہوا اور صاحب خصوص تو
 بالکل زوال عین کے قائل ہی نہیں کیونکہ اونسے نزدیک عین معلوم ہے پس معلومات
 الہی سے اگر اسکو زوال ہو تو گویا علم الہی منتقل نہ ہوا اور یہ محال اور اس قسم کے عقائد
 گمراہی اور زوال اثر کے یہی یہ بزرگ قائل نہیں کیونکہ جب عین نہ زایل ہوا تو اثر کی طرح

زائل ہو گا اور بعض صوفیہ کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ عین جاتا رہتا ہے اور اثر نہیں جاتا لیکن
 میرے نزدیک عین واثر دونوں جاتے رہتے ہیں جیسے کہ شیخ ابوسعید قدس سرہ کے کلام سے
 اسکی صراحت ہوتی ہے اور جو زوال عین ماننے ہیں اور زوال اثر جابر نہیں رکھتے اس سے
 یہ پایا جاتا کہ اوکار زوال عین کامل نہیں ہوا کیونکہ اثر حکم عرض رکھتا ہے اور عین حکم جو ہر جب
 جو ہر نہ تو ہر عرض کجا جب سر نہ تو در کسر کسر رہ سکتا ہے بعد از آن حضرت نے شیخ
 منہ کی یہ رباعی - چشم نہ شگ گشت و چشم نگر نیست + در عشق تو بے چشم ہے باید زیت +
 از من اثر ہے نماذین عشق از حبیت + چون من بہ معشوق شدم عاشق نکست + پڑھی
 اور چوتھے مصرع کو کر رہ کر فرمایا کہ اسے ہمارا اتفاق نہیں ہے بلکہ اوسے قول چشم نمانی سے
 کہ توئی خیزد و دودی برخیزد + ہاں اتنا فرق ہے کہ چشم نمانی اسکو برقی کہتے ہیں اور میں
 استمراری کیونکہ تجلی ذاتی میرے نزدیک دائمی ہے نہ کہ برقی اور فرمایا کہ زوال عین واثر کو
 رفع دوی لازم نہیں ہے اور نہیں ہو سکتی کیونکہ جو ہستی کہ غل کو ہے اپنی اصل سے تہی اسکو
 وہ اپنے جانتا تھا اور جب اسنے اصل کو دیدے تو توئی برخیزد کا مضمون صادق آیا۔
 کیونکہ توئی اوسمین وہ ہے امانت تہی جو اوسمین مودع تہی اور اوسنے اس کے اہل کے
 حوالہ کی لیکن دوی دور نہیں ہو سکتی کیونکہ غل اصل نہیں ہو سکتا۔ ایک روز بقرب اس
 کلام صاحب فصوص کے کہ فرمایا ہے ان شئت قلت انہی العالم حق وان شئت قلت
 انہ خلق وان شئت قلت حق من وجہ وخلق من وجہ وان شئت قلت بالحقہ لعدم تہنہ
 بینہا - فرمایا موجود مودع من تہنہ کرنا اور بات ہے اور میر ہونا اور کچھ اور اسطرح نفی و انتفاء
 میں نہایت باریک فرق ہے کہ نفی ابتداء اور توسط میں ہوتی ہے اور انتفاء انتہا میں اور
 اسی تقریب میں فرمایا کہ ہمارے خواجگان قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم کے طریقہ میں تعلیم و
 تعلم اسم ذات و نفی اثبات دونوں جاری ہیں لیکن مجھ کو جو آگاہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ
 اسم ذات کو جذبہ سے مناسبت ہے اور نفی اثبات کو سلوک سے گرچہ کہ اس طریقہ میں

ہندو سلوک پر مقدم ہے اسلئے ابتدا میں اسم ذات تعلیم کرتے ہیں اور جب سلوک میں قدم
 رکھتا ہے تو نفی اثبات تعلیم کرتے ہیں ایک روز حضرت خلوت میں تشریف رکھتے تھے چند غلام
 بھی حاضر تھے ایک نے عرض کی کہ اسکا کیا سبب ہے کہ محافل و ہنگاموں میں طہور نسبت زیادہ ہوتا
 اور خلوت اور تنہائی میں کمتر ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ ہی پیدا ایک شخص نے حضرت خواجہ
 احرار سے دریافت کیا تھا اس کے جواب میں فرمایا کہ ہمارے خواجگان کی نسبت
 محبوب ہر اور قاعدہ ہے کہ جب محبوب کو خلوت میں بلائے ہیں تو شرماتا ہے بعد اس کے
 حضرت نے فرمایا کہ حضرت خواجہ کا یہ جواب لطیف و ظریف ہے لیکن حل اس واقعہ کا نہ کیا
 خواجہ محمد ہاشم کشمی نے جو کہ اس وقت موجود ہے عرض کی کہ حل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ
 یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں آپس میں نسبت لغت آشنائی و ہم نشینی ہے جیسے کہ دوستوں اور
 ہم نشینوں میں محبت ہوتی ہے اور سالک کا ہر دو معنی ظاہر و باطن اپنی اپنی کام میں مثلاً باطن بوجہ
 و مراقبہ و حضور و ظاہر دیکر اور حسنہ میں مشغول رہتی ہے اور محافل و ہنگاموں میں نسبت کثرت
 اختلاط خلق ظاہر باطن کی ہم نشینی و مجالست سے رہتا ہے اس وقت باطن اپنے کام میں
 سرگرم اور مشغول ہوتا ہے یہ سبب ہے کہ اس وقت غلبہ حضور و جلالت زیادہ ہوتا ہے۔
 اور جب وقت سالک سکوت میں جاتا ہے اختلاط خلق سے چھوٹ جاتا ہے اور باطن کی طرف
 بوجہ محبت سابقہ صاحب ہو کر فطرت ہو جاتا ہے ناچار باطن کے حضور توجہ میں فرق
 آجاتا ہے۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے عرض کی کہ اکثر ہوتا ہے کہ سالک کو خلوت میں بہ نسبت
 محافل کے زیادہ جلالت ہوتی ہے اسکا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکا باطن مختل
 ہو گیا ہے اور ظاہر پر غالب آ گیا ہے بلکہ اس نے اپنے اسکو بھی اپنے رنگ میں کر لیا ہے اس
 سبب سے آرام زیادہ آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مطہر ذات اس سبب نہ تھا کہ اور کین
 نہیں آتی اس مطہر صفات او تعالیٰ ہی اور اک و مراقبات میں نہیں آتین اور جو کہ مراقبات
 و ادراک میں آتا ہے وہ ظلال صفات ہے اور یہ ہی میرا مختار ہے اور چاہئے کہ سچ

اذکر فی یاد الہی من متفرق رہی تاکہ اللہ تعالیٰ بوجہ اذکر کم تمکون اذکر سے ذکر بغرض حصول احوال
 و مشکافات نکرے اور کوئی مطلب و لین نہ کہے بلکہ بغیر ضابطہ طور پر ذکر و عبودیت مشغول رہے
 اگر قبول کرے اور جو کچھ عطا فرمائے اور موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت ہو اعتماد کرے اور تیرا نہ
 بل من مزید ترس نہ ہو ورنہ اعتبار نہ کرے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجود حصول کمالات
 ذاتیہ و رعایت تشریہ اور بجانہ مراقبات صفات میں کمال خوف و حیرت ہوتی ہے بعض شاہین
 میںے سنا ہے کہ مبتدیوں کو مراقبات سبحانہ فرماتے ہیں اور اواسکو بغیر رنگ محیط تمام عالم
 بتلاتے ہیں اور اون مراقبہ والوں کے بیان سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ اوس نور کو
 بسیط و عریض خیال کرتے ہیں حق سبحانہ ایسے جہانات سے منزہ ہے اور تعالیٰ بسیط حقیقی
 کہ او بیکجا طول و عرض کو گنجائش نہیں ہے۔ ایک روز حضرت فرمایا کہ اگرچہ صوفیہ علیہ
 سے دین محمدی کو بڑا فائدہ پہونچا اور صد ہزار آدمی اونکی برکت سے چاہ گرا ہی
 نکل کر کمالات کو پہونچی اور بہت سے اسرار غامضہ کتاب و سنت کی اونکے کشف سے
 ظاہر ہوئے لیکن بعض ارباب سکر اس طایقہ سے ضرر پہی دین متین کو پہونچا کہ حالت
 مستی میں جو اونسے کلمات سرزد ہوئے اونکو ناقصون نے اپنا نکیہ کلام اور سذبالی لیکن
 اللہ تعالیٰ کو اونسے ان کلمات کی ظاہر کرانے میں حکمت ہوگی اور اونسے یہ کلمات بحکم
 ستخلفوا بخلق اللہ موافق سنت الہی سرزد ہوئے کیونکہ قرآن مجید میں یہی مشابہات مثل
 بد و استوی علی العرش وغیرہ واقع ہیں کہ جس سے بعض فرقون نے اللہ تعالیٰ کا جسم ثابت کیا
 اور گمراہ ہوئے حالانکہ اللہ تعالیٰ کوئی گمراہی سے واقف تھا بلکہ ان کلمات کے سرزد ہونے
 میں متابعت سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہی بائی جاتی ہے کیونکہ حضرت عاتقہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہی فرمایا صبحک اللہ وان اللہ خلق آدم علی صورۃ وراثت ربی فی سکن المدینۃ
 علی صورۃ امرد شاب و وضع اللہ یدہ علی کتفی فوجدت برودہا سالکۃ انیاء خصوص
 جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کمال محو میں تھے پس اگر صوفیہ سے اس قسم کے کلمات صادر ہوئے تو کوئی

جگہ من مطن کے نہیں ہے یہ فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں ہمہ تن سیر و شریعت کو دیا ہے میری زبان
 قلم سے ہی بعض کلمات سکرانیز سرزد ہوئے ہیں دیکھئے غاہرین اوس سے کیا مطلب نکالتے
 ہیں فرمایا معلوم و معارف میں کہ ترجمان ہوا جید و حال میں اگر کوئی تناقص و تراغ واقع ہو تو
 اوسکو اختلاف احوال و اوضاع پر حمل کرنا چاہئے کیونکہ ہر وقت کے احوال علیحدہ اور ہر مقام
 کے معارف جدا ہوتے ہیں اور اختلاف اوقات و اوضاع پر غور کر نیے تناقص و تراغ
 مرتفع ہو جاتے ہیں فرمایا کہ سرگرمی حضرت خواجہ جب تک تھو کہ جب تک میرا معاملہ انتہا کو پہنچا
 تھا اور جب میرا معاملہ انتہا کو پہنچا تو وہ سرگرمی جاتی رہی فرمایا کہ حضرت خواجہ فرمایا کرتے
 تھے کہ سمرقند اور بخارا سے شخم لایا اور ہند میں بویا فرمایا کہ حصول برکت و طور عظمیٰ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
 باعتبار درجات اوسکے قائل کی ہے جقدر پرہیزنے والا بزرگ ہوگا اوسقدر برکت و عظمت
 زیادہ ہوگی اور ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ شاید اس سے زیادہ کوئی آرزو نہ ہوگی کہ ایک گوشہ
 میں بیٹھ کر ازلہ طیبہ کرے مگر کیا کچھ تمام آرزو میر نہیں ہوتیں ایک روز فرمایا ہر چند کہین
 کیا اور میرے عمل کیا ہیں اور جو کچھ مجھ کو عطا فرمایا ہے محض کرم و فضل سے عطا فرمایا لیکن
 اگر کچھ بہانہ ہو یہی ہو سکتا ہے تو یہ ہی ہو سکتا ہے کہ جو کچھ مجھ کو عطا کیا ہے باعث متابت
 سرور دین و دنیا عطا کیا ہے اور جو کچھ نہیں بخشا ہے وہ باعث قصور اتباع نہیں بخشا اور
 اسی تقریب میں فرمایا کہ ایک روز بھول کر پاخانہ میں مینے داہنا پیر پہلے رکھا اوس روز
 بندش احوال رہی آخر کار جب کمال ندامت کی تو احوال نے رجوع کیا ہمیشہ حضرت
 اپنے اصحاب کو کثرت ذکر و دوام حضور اور مراقبہ کیواسطے تاکید کرتے تھے اور فرمایا
 کہ یہ داردار عمل ہی اور فرزند کشت کار چاہئے کہ حضور باطن کو برعایت آداب اعمال
 غاہری جمع کر کے مشغول رہو فرمایا کہ بہت سے آدمی حضرت خواجگان کے رسائل کو
 یہ سمجھتے ہیں کہ اس طریقہ میں کثرت عمل کے کچھ ضرورت نہیں ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ
 طریقہ خواجگان اتباع الطوارنبوی میں اوفق و اوفق ہے ان اسقدر ہے کہ اس طریقہ

میں چونکہ ابتداء و توسط میں سکر و استعراق بہت ہوتا ہے اس واسطے مبتدے و متوسط
 صرف فرائض و سنن موکدہ پر اکتفا کرتے ہیں معہذا رعایت غنیمت کو اہم مہام سے
 سمجھتے ہیں اور پھر جب بغایت ربانی توہین سے تکلیف پر پہنچتے ہیں ناچار کثرت طاعت
 و عبادت مشغول ہوتے ہیں اور اس وقت مدار کثرت ترقیات کثرت اعمال پر پہنچ جاتے ہیں
 کہ لوگ جانتے ہیں کہ ریاضت بیوک اور روزہ رکھنے پر منحصر ہے اور یہ نہیں جانتے کہ
 توسط احوال کہانا اور پیٹنے میں دوام صیام سے افضل ہے مثلاً کسی شخص کے سامنے
 طعام لذیذ رکھا ہے اور اس نے آدھی بیوک کہانا کہا کر اٹھ بیٹھا یا یہ سخت ریاضت
 اوس کے کسی نے طعام نادیدہ امساک کیا ہو فرمایا کہ لوگ جو صوم یا صفت و مجاہدات رکھتے
 ہیں حالانکہ کوئی ریاضت برابر ادب شریعت نہیں خصوصاً آدھے نماز جسطرح کہ فرمایا ہے
 نہایت دشوار ہے حق سبحانہ فرماتا ہے وانه الکبرۃ الاعلیٰ الخاشعین فرمایا کہ احوال تابع
 شریعت ہے نہ شریعت تابع احوال کیونکہ شریعت وحی سے قطعی ثابت ہو چکی اور احوال
 فطنی یکشف والہام سے ثابت ہوتا ہے فرمایا کہ بعض درویشان غامخ نامہ پر ترجیح دیتے
 کہ اپنے کشف پر اعتماد کر کے مخالفت و انکار شریعت عزا بیضا کرتے ہیں حالانکہ اگر موسیٰ کلیم
 جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوتے تو ان کو یہی بلا متابعت عزا اور کچھ چارہ نہ تھا تو اب
 یہ ان کو بلطون کو کیا کہنا چاہئے فرمایا کہ حضرت خواجگان نے فرمایا ہے کہ نسبت ہماری
 سب نسبتوں سے فوق ہے و جہاں وہاں کی نسبت یہ ہے کہ متابعت نسبت سنیہ و رعایت غنیمت میں وہ
 سب سے پیش قدم ہیں اس سبب اس کی نسبت ہی سب طریقوں سے فوق ہوئی فرمایا کہ
 شرم آتی ہے کہ در صورت انفراد و استطاعت و قوت رکوع و سجود میں تہود می تسبیحات پر اکتفا
 کیجائے فرمایا کہ کرامات وہی سبغات پیغمبرین جیسے کہ معجزوں سے ترویج وہی مراد ہی اسطرح
 کہ ان مشن سے بھی وہی مقصد ہے اس سے علاوہ اولیاء و کما مطلب ظہار و خارق سے کچھ
 حصول جاہ و ہنر غائی و شہرت نہیں ہے اور باوجود اس نیت کے اکثر اولیاء و ظہار

حو خوارق سے اخیر وقت میں ناوم ہوئی اور بعضوں کا قول ہے عقوبۃ الابیہا حبس الوحی
 و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکلمات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات اور بقدر
 قرب تیاست ہوتا جاتا ہے اوسقدر دین ضعیف ہونا جاتا ہے چنانچہ احادیث کثیرہ سے
 یہ امر ثابت ہے لاجرم خوارق بھی کہ تقویت دین کی واسطے تہنیں تکلیل پذیر ہوتی جاتی ہیں
 خصوصاً جبکہ غیر البشر معلم کو ہزار سال گذر چکے اور اس مدت کو تغیر دین میں ناثر عظیم ہے اولیا
 عشرت مثل اولیا رغلت غالباً اظہار کرامت سے منع کر دیے گئے ہیں کہ ظہور خوارق مقصیات
 اسم الہادی سے ہی کہ رشد ہدایت سے تعلق رکھتا ہے و زمانہ اخیر مقتضی ظہور اسم المضل ہے
 کہ واسطہ بدعت و ضلاب ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے الحدیث ان بین
 یدی الساعة ذنبا لکظم اللیل المظلم یصم الرجل فیہا مومنا و یبسی کا فخر و عیسی مومنا
 و یصم کا فخر الحدیث اور فرمایا کہ کرامت کا رباب ارشاد کو ضروری ہی یہ ہے کہ مریدان شید
 کی تبدیل اطلاق کرائیں اور ایک حال سے دوسرے حال پر پہنچائیں اور مرید سعادتمند ہر روز اپنے
 مرشدوں سے کرامتیں مطالعہ کرتا ہے اور اپنے میں آثار تصرف پیرا پاتا ہے اور مریدوں کی علما
 اور ذکو کرامات دکھانا اولیاؤن کو کچھ ضرور نہیں کہ معاملہ ولایت پوشیدہ بہتر ہے۔ اولیا عی تحت
 قبائے لایعرفہم غیر ہی اس دعا پر گواہ صادق ہے اور ایک جگہ تحریر بھی فرمایا ہے کہ خوارق
 نہ آزار کان ولایت انست و نہ از شر الطآن بخلاف معجزہ نبی کا از شر الطماقم دعوت است
 لیکن ظہور خوارق از اولیاء اللہ شائع است تحلف کم کذا ما کثرت ظہور خوارق بر افضلیت ثلاث
 مذکور و تفاضل استجابا باعتبار قرب الہی است جل شانہ تو اندو کہ زول اقرب ظہور خوارق اقل شانہ
 ہذا بعد اکثر خوارق کہ از بعض اولیا ین است بظہور آمدہ از اصحاب کرام رضی اللہ عنہم عشرہ
 آن نیامدہ تا آنکہ افضل اولیا بر تہ ادنی اصحابی نزد ظہور ظہور خوارق از کوثر نظریست و
 ولایت بر قصور استعداد تقلیدے نمایان قبول فیض نبوت و ولایت جامع اند کہ استعداد
 تقلیدی در ایشان غالب است بر قوۃ نظری ایشان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان قوت اصلاً محتاج بلغم نشئت و لہذا اسبق سابقان این است آمد و ابو جیل لعین بواسطہ قصور
 بعین ہستعداد باوجود ظہور چندین آیات باہرہ و ہجرات قاہرہ بدولت تصدیق نبوت مشرف نشدہ
 اور فرمایا کہ خوارق دو قسم کے ہوتے ہیں قسم اول ظہور علوم و معارف الہی ہے کہ ذات و صفات
 و افعال اجبی سے علائقہ کرتی ہے اور وراہ طور عقل و نظر سے اور یہ قسم خاص ارباب حق
 اہل معرفت کو نصیب ہے قسم ثانی کہ معاملات کوئے سے تعلق رکھتی ہے اسمین محق و مبطل سب
 شریک ہیں قسم اول اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہے کہ اولیاء خاص بلا شرکت غیرہ اوس
 مشرف ہیں قسم ثانی عوام میں معتبر و محترم ہے بلکہ اگر اس قسم کی اہل استدراج سے صادر
 ہو تو کچھ عجیب نہیں کہ لوگ اوسکو پرستش کرنے لگیں اور برخلاف اوسکے قسم اول کو عوام
 لوگ خوارق سے نہیں جانتے کوئی خیال کرے کہ جو علم مخلوقات سے تعلق رکھتا ہوا وہیں
 کیا رکھا ہے بلکہ یہ علم تو اس قابل ہے کہ انسانیا کر دیا جائے تاکہ مخلوقات اور اس کے
 حالات سب سہو ہو جاوین معرفت الہی احترام و اعزاز کے شایان ہے لیکن اس موقع پر
 برسی نہ غفہ رخ و دیودر کرشمہ و ناز بہوشت عقل زحیرت کہ این بواجبی است و اور ہی وجہ
 کہ متقدمین میں مثل شیخ جنید بغدادی سے کہ سید طائفہ ہے شاید کہ دس کواستین نقل کین میں
 اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے حال سے خبر دی ہے و لقد آتینا موسیٰ سبعی آیات بلیات
 کرامات و خوارق دلیل الفضل نہیں ہے اور نہ قلت علامت نقص اور نہ ظہور خوارق داخل
 ماہیت ولایت بلکہ اوسکے لوازم سے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ولی سے کرامت ظاہر
 ہو جاوے اور اوسکو خبر نہ ہو فرمایا کہ ابتدا تعلیم میں عموماً دیکھا ذکر ہو جانا اور جذب پیدا
 ہونا ہمارے حضرت خواجہ کے انعامات و برکات سے ہے ہر چند کہ پہلے ہی یہ معمول تھا مگر
 ابتدا تعلیم میں اس قدر عموماً نہ ہوتا تھا فرمایا کہ ایک روز میں نے حضرت خواجہ سے دریافت کی
 کیا تھا تو اوپر انہوں نے فرمایا تھا چونکہ اب غلب کی ہمت بہ نسبت سابق کے بہت کم
 ہو گئی ہے اس سبب سے یہ بات اختیار کی تاکہ بلا مجاہدہ و مشقت اونکو یہ بات حاصل ہو جاوے

کہ او کی بروقت سہل بکرات ہو جاوے جزا اللہ عزا بخیر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کمال عبادت
 کہ کوئی کوچہ چہائے فقر سے نہیں رکھا کہ او میں نچیکو عبور نہوا و طالب حسب استعداد خود ہر طریق
 میں سلوک کرتا ہے او سکو تکمیل میں پہنچا دیتا ہوں۔

مقام چہٹا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات میں

بچوں طالبین پیش شیخے بیاد باید کہ شیخ اور اول استخارہ فرماید از سہ استخارہ تا ہفت استخارہ
 مکرر نماید بعد از استخارہ اگر تذبذبے در طالب پیدا نشد شروع در کار او نماز را فائدہ اقبال
 قلب شیخ کامل مکمل بھی قائم مقام استخارہ ہے اور اگر استخارہ کرے تو نور طے نور ہے (اول
 اور طریق توبہ تعلیم بدو در حصول توبہ بقدر اجمال اکتفا نماید و تفصیل آنرا بر وریام حوالہ کند
 کہ ہم درین ایام بسیار قاصر اند اگر اول تکلیف تحصیل تفصیل توبہ کردہ شود ناچار حصول آن
 دینے طلبد و شاید درین مدت فتورے در طلب اور دواز مطلب باز ماند بلکہ توبہ بر ہم
 سر انجام نہ بد بعد از ان طریقے کہ مناسب استعدا و طالب است تعلیم نماید و ذکرے کہ
 ملائم قابلیت اوست تلقین فرماید و توجیہ بکار او در کار واد و التفاتے سماں او مرعی نماید
 و آداب و شرائط راہ را با و بیان سازد و در متابعت کتاب سنت و آثار سلف صالحین ترغیب
 فرماید و وصول مطلوب را بے متابعت این محال داناند و اعلام نماید کہ کثرت و وقایع
 کہ سر موئے مخالفت بکتاب و سنت داشته باشد اعتبار نکند مستغفر باشد و تصحیح عقائد بقیقتاً
 ارائے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و بتعلیم احکام فقیہ ضروریہ و عملیہ وجوب
 آن تاکید فرماید کہ طیران درین راہ بے این دو جناح اعتقادے و علیہ میسر نیست و تاکید نماید کہ
 لقمہ محرم و مشتبہ را احتیاطاً نیک مرعی دارد و ہر جہہ باید بخورد و از ہر جا کہ باید تناول نہ نماید
 تا تنہی شریعت غرادران باب راست نکند بالعموم و جمیع امور کہ میماند تا تکامل الرسول فخذ و
 و ما تھا کہ عہدہ فائز و انصب صین خود سازد۔ حال طالبان از دوام خالی نیست

یا از اہل کشف و معرفت اندیاز از باب جہل و حیرت انا بعد طے منازل و رنح محب ہر دو طالعہ
 واصل اند در نفس موصول فرستے نیست یکے را بر دیگر چنانکہ دو شخص بعد از طے منازل بمید
 کعبہ میرسد یکے منازل راہ را تماشا کردہ رفت و بتفصیل ہر کدام از منازل را بقدر استعداد
 خود دانستہ رسید و دیگرے از منازل راہ چشم پوشتہ رفت و بتفصیل اطلاع نیا یافتہ کعبہ رسید
 ہر دو شخص در نفس وصول کعبہ مساوی اند ہر کلام را زیادتی نیست درین موصول ہر دو یکے
 باید دانست کہ بطور تازہ علامت نقصان استعداد نیست گروہے باشند تا م الاستعداد کو بیان
 بلا مبتلا گردند **الضیاء** (نصیحت بہ پیران) محافطت کنند کہ امرے صادر نشود کہ باعث نفرت
 خلایق گردد کہ وبال عظیم است نفرت خلق مناسب حال ملاستہ است کہ شیخے و دعوت کا
 نثارند بلکہ مقام ملاست تقیض مقام شیخی است مبادا این دو مقام غلط نمایند و در عین
 شیخے آرزوے ملاست کنند کہ ظلم عظیم است و در نظر مردان خود را تحمل دارند و در اختلاف و
 مساوت با ستر شدن افراط نمایند کہ باعث استخفاف است کہ منافی افادہ و استفادہ
 و در محافطت حدود شرعیہ نیک رعایت نمانند ہما کن عمل بر خست تجویز کنند کہ ہم منافی
 این طریقہ علیہ است و ہم مناقض دعوائے متابعت سنت سنیہ عزیزی فرمودہ است۔
 سرباء العادین بخیر من اخلاص المریدین چہ ریائے عارفان از برائے انجذاب قلوب
 طلب است بجناب قدس خداوندے جلسہ طمانہ پس ناچار از اخلاص مریدان بہتر باشد
 و ایضاً اعمال عارفان اسباب تقلید است مرطالبا نزد ادراتیان اعمال اگر عارفان عمل کنند
 طالبان محروم مانند پس عارفان را برابرائے آن کنند تا طالبان بان اقتدا نمایند
 این ریاعین اخلاص است بلکہ بہتر از اخلاص کہ از برائے نفع خود باشد از نیجا کے گمان
 کنند کہ عمل عارفان محض از برائے تقلید طالبان است و عارفان را بعمل اصیل نیست۔
 عیاذ باللہ سبحانہ این عین الحاد و زندہ است بلکہ عارفان و راتبان اعمال سائر
 طالبان برابر اند و از اتباع افعال سچکسرا ہتغنا نیست فائت مافی الباب در اعمال

نصیحت بہ پیران

عارفان گاه هست که نفع عالمان که مربوط بتقلید است نیز ملحوظ است و بآن اعتبار آنرا یایمی نامند
 بالجمود قول و فعل نیک محافظت نمایند که اکثر خلائق درین اوان هنگام طلب اندکار سه بوقوع
 نیاید که سنانی این مقام باشد و جهال را بطعن اکابر رساند از حضرت حق سبحانه تعالی استقامت
 طلبند **ایضا** مدار این طریق بر دو اصل است استقامت بر شریعت بعد که بر ترک اودائے ادا
 آن را منی نیاید شد و در سوخ و شبانست بر محبت و اخلاص شیخ طریقت بر نبی که اصحاب و مومنان
 اعتراض نمایند بلکه میم حرکات و سکانات اود زیاد و محبوب در نظر میدواید عباداً باشد سجانه
 در اودی از امور که باین دو اصل متعلق است غلطه واقع شود و اگر بنسایت الله سجانه این دو
 اصل مستقیم است سعادت دنیا و آخرت نقد وقت است **ایضا** بدائے که منامات و
 واقعات شایان اعتماد و اعتبار نیست اگر کسی خود را در خواب بادشاه دید یا قطب قوت
 یافت فی الحقیقت نه چنین است بیرون خواب و واقعاً اگر بادشاه شود یا قطب گردد و حکم
 پس از احوال و مواجید هر چه در بیداری و واقف ظاهر شود گنجایش اعتماد دارد و الا فلا
 بدانکه سالکان این راه ازد و حال خالی نمیشوند مریدان یا مراد اگر مراد اند طوبی لهم راه آنجذاب
 و محبت ایشان را ایشان گشتان خوابند بر دو مطلب اصلی خوابند رسید هر دو بی که در کار
 شود بتوسط یا بے توسط تعلیمشان خوابند شد و اگر نلتی واقع شود و زود متنبه خوابند فرمود و بر آن
 سوا خذ خوابند کرد و اگر به پیر ظاهر را احتیاج به دهشته باشد بے سنی ایشان بآن دولت دلالت
 خوابند فرمود بالجمود عنایت ازلی جلستانه متکفل حال این بزرگواران است بسبب یابی بسبب
 کار ایشان را خوابند کرد و الله یجبت من یشاء و اگر مریدان کار ایشان بے توسط پیر کامل شکل شود
 است پیری باید که بدولت جذب و سلوک مشرف شده باشد و سعادت فنا و بقا مستعد گشته
 و سیر الی الله و سیر فی الله و سیر عن الله باشد و سیر فی الاشیاء باشد را با انصرام رسانیده
 و اگر جذب بر بد سلوک او مقدم است و بر تربیت مراد ان مربی شده که بریت احمر است کلام
 او دو است و نظر او شفا احوال و لهام مرده بتوجه شریف او منوط است و تازگی جاهاست

نسرده بالتفات لطیف او مربوط و اگر اینک صاحب دولت پیدا نشود مالک مجذوب مهم نمیشود
 و تربیت ناقصان از دین سر آید و بتوسط او بدولت فنا و بقا میرسد **۵** آسمان نسبت به شمس
 آمد فرود و در نه بس عالیت پیش خاک تود و اگر نبات خداوندی بطلسطانه طالبی را باین طور
 پیر کامل مکمل دلالت فرموده باشد که وجود شریف او را مغتنم داند و خود را تمام با دو سپار و وسعت
 خود را در مرغیات او داند و شقاوت خود را در خلاف مرغیات او شناسد بالجمعه بواسطه خود
 را تابع رعنائ او سازد و در خبر نبویست علیه علی الله الصلوٰۃ و التسلیات انبیا و اکمها لن یومرن
 احدکم حتی یکون بهواه تبعاً لما حبست به بدانند که رعانت او اب صحبت و مراعات شرائط از ضرورتها
 این راه است تا راه افاده و استقاده منتوج گردد و بدو نهالک انتیجۃ للصبحه و کاشمۃ للجلال
 بعضی از اداب و شرائط ضروری در معرض بیان آورده میشود بگوشش هوشش باید شنید به آنکه
 طالب را باید که رسد دل خود را از جمیع جهات گردانیده متوجه پیر خود سازد و با وجود پیر
 بپای اذن او بنوافل و ادکار نیرد و در حضور او بغیر او التفات ننماید و بکلی خود متوجه او نشیند
 حتی که بذکر هم مشغول نشود مگر آنکه او امر کند و غیر از نماز فرض و سنت در حضور او ادانگند نقل
 کرده اند از سلطان اینوقت که وزیرش پیش او ستاده بود اتفاقیادیرین اشارت آن وزیر التفات
 سبحان باب جامه خود کرده بند آنرا بدست خود راست میساخت درین حال نظر سلطان بآن وزیر
 افتاد دید که بغیر او متوجه است بزبان قصاب گفت که این را بضم نیتوانم کرد که تو وزیر من باشی
 و در حضور من به بند جامه التفات نمانی بآنندیشد که بگوشش و نیار اداب و قیقه در کار است و سائل وصول
 الله ابرو چه بدترم و اکمل رعایت این اداب لازم خواهد بود و بها اکن در جائے نه میتد که سائیه
 او بر جامه یا بر سایه او افتد و بر مصلای او پانهند و در متوضای او طهارت کند و بظروف
 خاصه او استعمال نکند و در حضور آب نخورد و طعام تناول ننماید و یکسے سخن نکند بلکه متوجه احدی
 نگردد و در رعیت پیر در جائے که او است پا دراز نکند و براق و دین باسجابت نیندازد و هر چه از
 پیر صادر شود آنرا صوابانداگرچه بظاهر صواب نماید او هر چه میکند انا لهما می کند و باذن کار میکند

برین تقدیر اعتراض را گنهایش نباشد و اگر چه در بعضی موارد را الهامش خطا راه یابد چه خطا که
 الهامی در رنگ خطای اجتهادی است ملامت و اعتراض بران مجوز نیست و ایضا چون
 این خطا پیدا شده است در نظر محب هر چه از محبوب صادر شود محبوب میناید پس
 در محال باشد و در کلی و جزئی اقتدا به پیر کند چه در خوردن و پوشیدن و چه در خفتن
 و طاعت کردن نماز را بطرز او باید ادا کرد و فقه را از عمل او باید آموخت و در سر است
 نگار نیست فایده است از بلغ و بوستان و تماشائی لاله زار و کوسج اعتراض را در حق
 و سکنات او محال ندید اگر چه آن اعتراض مقدار جبهه خرد که باشد زیرا که اعتراض اغیار از حرام
 نیقوبت و بے سعادت ترین جمیع خلایق محیب بین این طائفه علیهم السلام سبحان
 عن هذا البلاء العظیم و طلب خوارق و کرامات از پیر خود نگند اگر چه آن طلب بطریق خواطر و
 وسوس باشد چه شنیده که موسی از پیغمبری معجزه طلب کرده باشد معجزه طلبان کفار اند
 اهل الحرام معجزات از پیر تهر دشمن است و بوسه جنسیت بے دل بودن است و حبیب
 ایمان نباشد معجزات و بوسه جنسیت کند جذب صفات و اگر شبهه پیدا شود در خاطر آنرا
 بے توقف عرض نماید اگر محل نشود تقصیر بر خود نهد و هیچ منفعت را بجناب پیر مباد نسازد و واقعه
 که رود بدان پیر نینان ندارد و نبیر و قانع از او طلب کند و تعبیر بکبر بطلب تکشف شود نیز عرض نماید
 و صواب خطا را از وجود و برکشون خود زنها اعتماد نهند که حق با باطل درین دار مترجست و بواب
 با خطا مختلط و بے ضرورت بے اذن از خود انشود که خیر و ابرو بے گزیدن منافی لایست
 و او از خود را بر آواز او بلند کند و سخن بلند یا او بگوید که سوداوست و هر نیضی و فتو می که برسد
 آنرا بسو سطه پیر تصور نماید و اگر در واقع بیند که نیضی از مشایخ دیگر رسیده است آنرا نیز از پیر
 داند و بداند که چون پیر جامع کالات و فیوض است فیض خاص از پیر مناسب استعداد
 خاص مرید لایتم کمال شیخ از شیخ که صورت اخلاص از او ظاهر شده است و بر پیر رسیده
 و لطیف از لطائف که پیر مناسب آن فیض دارد و بصورت آن شیخ ظاهر شده است بواسطه

ابتلا امریان لطیف را شیخ دیگر خیال کرده است و فیض ازان دانسته این منقطه عظیم است
 حق سبحانه از غزلت قدم نگاه دارد و بر اعتقاد و محبت پیر مستقیم دارد و بجز مست سید البشر علیه
 و علی آله الصلوٰه و السلام و التسلیمات با جملة الطریق کلا ادب مثل شهر است بهیم بے ادبی بخدا
 نرسد و اگر مدبر رعایت بعضی از آداب خود را مقصر داند و در او اسے کما ینفی نرسد و اگر
 بسیعی هم ننواند معفو است اما از اعتراف نقصان چار است و اگر عباد ابا باشد سبحانه رعایت
 آداب نکند و خود را مقصر هم نداند از برکات این بزرگواران محروم است **۵** هر که او بری به پیوسته است
 دین روگنی سودمند است و اری مریدی که برکت تو جبهه پیر بر ترقا و تقارب در راه الهام طریق فرست بر تو ظاهر
 شود پیر آنرا مسلم دارد و کمال او گواهی دهد آن مرید را میرسد که در بعضی امور الهامی به پیر خلاف کند و مقتضای
 الهام شود عمل کند اگر چه نزد پیر خلاف آن متحقق بود چه آن مرید در وقت از وقت تقلید برآمده است و تقلید
 در حق و سخط است نه بینی که اصحاب پیغمبر صلی الله علیه و علیه السلام و التسلیمات
 و التسلیمات در امور اجتهاد و در احکام غیر متزلزل با آن سرور خلاف کرده اند و در بعضی اوقات
 صواب کاتب میباشند ما بر شده است کما لا یخفی علی ارباب العلم پس معلوم شد که خلاف پیر مدبر ابعاد
 رسیدن بر مرتبه کمال مجوز است و از سوء ادب مبرا است بلکه اینجا بنی ادب است و اگر از اصحاب پیغمبر علیه
 و علیهم الصلوٰه و التسلیمات که کمال ادب مودب بوده اند غیر از تقلید امر دیگر نیکو داند ابو یوسف را
 بعد از رسیدن بر مرتبه اجتهاد تقلید ابی حنیفه رضی الله تعالی عنه خطا است صواب در متابعت است
 خود است نه رائے ابی حنیفه قول شهر است از امام ابو یوسف که ناعت ابا حنیفه فی مسئله ملحق
 القرآن سسته اشهره شنیده باشی که تکمیل صناعت بتلاحق افکار است اگر بیک فکر اندی زیادت
 پیدا نکروی سخوی که در زمان سیویه بوده است امروز باختلاف آراء و تلاحق انظار صد زیادت
 کمال پیدا کرده است اما چون بنار او نهاده است فضل امر است الفضل للتقدمین لیکن کمال انهم
 مثل امتی مثل المظربا بدرے اولهم خبر لهم آخرهم ام حدیث نبویست علیه علی آله الصلوٰه و السلام
 تذیل لرغم شیه بعض المریدین بدانکه گفته اند انیم کجی و میست احیا و امانت از لوازم مقام نبوی است

مراد از احیاء احیاء روحی است نه جسمی و همچنین مراد از امات امات روحی است نه جسمی و مراد
 از حیوة و موت فنا و بقا است که مقام ولایت و کمال میرساند و شیخ مقتدا باذن الله سبحانه
 متکفل این دو امر است پس شیخ را ازین احیاء و امات چاره نباشد مگر جسمی و نیست بقی و
 و یعنی احیاء امات جسمی البتة شیخی کار نیست شیخ مقتدا حکم کرده را دارد و هر کس را که با شیخ
 است در رنگ خشن و خاشاک در عقب او میدود و نصیب خود را از حق استغنا مینماید و خوارق و کرامات
 از برای جذب مریدان نیست مریدان بنا سبب معنوی به مجذب میگردد و آنکه باین بزرگواران بنا
 ندارد از دولت کمالات ایشان محروم است اگر چه هزار معجزه خوارق و کرامات بنید ابو جیل و
 ابولهب را شاید این معنی باید گرفت قال الله سبحانه فی حق الکفار دون یر و اکل اینه لا یومنون
 بهما حتی اذا جاءک یجادونک یقول الذین کفر الان هذا الا اساطیر لاولین و السلاطین **نص**
 باید دانست که حقوق پیر فوق سایر حقوق ارباب حقوق است بلکه نسبت ندارد حقوق پیر بر حقوق
 دیگران بعد از انعام حضرت حق سبحانه و احسانات رسول او صلے الله تعالی علیه و سلم ولادت
 صوری هر چند از والدین است اما ولادت معنوی به پیر مخصوص است و ولادت صوری را حیات
 چند روزه است ولادت معنوی را حیات ابدیت نجاسات معنوی مرید را پیر است که قلب
 و روح خود کنایه مینماید و تطهره اشکینه و سیف نماید و توجهات که نسبت به بعضی مسترشدان واقع
 میشود محسوس میگردد که در تطهره نجاسات بالهذه الاشیان تلونی بعضا حسب توجه نیز سید و تادیر
 زمانه مگر رسیدار پیر است که بتوسل او بخدا میرسد و غرض از کل که فوق جمیع سعادت و دنوبه و
 آخریه است پیر است که بر سید او نفس اماره که بالذات نجیث است مزل و مطهر میگردد
 و از نادانگی باطمینان میرسد و از کفر جلیب اسلام حقیقی می آید - گر گویم شرح این پیچیده شود پس
 سعادت خود را در قبول پیر باید دانست و شفاعت خود را در روایت نمود با الله سبحانه من ملک
 رخصت حق سبحانه و پس بدو رخصت پیر مانده اند تا مرید در مرضی پیر خود را کم از دیگر
 حق سبحانه نرسد آفت مرید را از پیر است هر چه که بعد از آن باشد تدارک آن ممکن است

نص

اما اگر بر سر این مقام نتوان نمود از آن بر سر خود شفا و تسکین مرمر در عیاضا باشد بجا نرسد و آنکه ظلم
در مقتضای انصاف نیست و متوسل در این احکام شرعی از تناسخ و تفرات نیست از احوال و امور
بجای آن تعلق دارد خود چه گوید و اگر احوال اگر با وجود آن بر پایانی اندک استدرج باید نمود که آخر
سخن را با یکشید و غیر از ضرر نیت خواهد بود و دولت کلام علی بن ائمه الهی **الیه** قباب اولیا و الله
بشریت ایشانست بهر چه سائر مردم محتاج اند این بندگان نیز تعلق اند ولایت ایشان را
از احتیاج نمی برابر و غضب ایشان نیز در رنگ غضب سائر مردم است هر گاه سید انبیاء علیه
وعلیه الصلوات و التسلیمات فرماید غضب کما یغضب البشر اولیا چه رسد و همچنین این بزرگوار
در اکل و شرب معاشرت بابل و عیال و مواسست بایشان با سائر ناس شریک اند تعلقات
شستی که از لوازم بشریت است از خواص و عوام زایل نمیکرد و حق سبحانه تعالی در شان
انبیاء علیه الصلوات و التسلیمات میفرماید و اجعلنا هم عبداً الا یا کلون الطعام و کفار ظاهرین
نفتقد ما لهذا الرسول یا اکل الطعام و میثقی فی کالسوق پس هر که نظر و بظاهر اهل الله افتاد
محمود گشت و خسران دنیا و آخرت نقد و وقت او آمد همین ظاهر بینی ابو جهل و ابولهب را
از دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت سعادتمندانست که نظر او از
ظاهر بینی اهل الله کوتاه گشت و حدت نظر او بصفت باطنه این بندگان گواران نفوذ کرد و در
ظاهر مقصور گشت فهم کنیل المصر بالمحبوبین و مار بالمحبوبین عجب کاریت صفات بشریت آفتد
که در اهل الله ظاهر میگردد بر سائر مردم ظاهر نیست و چنانست که غفلت و کدورت و محمل
هموار و صفا اگر چه اندک باشد بیشتر هویدا میگردد از آنچه در محمل نامهور و غیر صفا اگر چه بیشتر باشد
لیکن غفلت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت میکند و در قالب قلب و روح محدود
در خواص این غفلت مقصور بر قالب و نفس است در اخص خواص نفس نیز از این غفلت سبقت
مقصور بر قالب است و پس و ایضا این غفلت در عوام موجب نقصان و خسارت است
و در خواص موجب کمال و نصارت همین غفلت خواص است که غفلت عوام را زایل میکند

قلبهای ایشان را تصفیه میخشد و نفس را از ترکیه میدهد اگر این خلقت نمیشد خواص باعوام
 هیچ نسبت نیکشود و راه افاده و استفاده سد و مینمود و این خلقت در خواص آفرینش است
 که گذر سازد بلکه ندامت و استغفار که در قفسه آن دست میدهند چندین خلقت و کمالات
 و دیگر اهرام نیز دارند و ترقیات میفرمایند همین خلقت است که در ملائکه معنود است و بسبب آن راه
 ترقی سد و اسم خلقت بر دس از قبیل مدح باریش بالذم است عوام کالانعام صفات
 بشریت اهل الله را در رنگ صفات بشریت خود میداند و محروم و مخزول میمانند قیاس
 غایب بر شاخه فاسد است هر مقام را خصوصیات علیوه است و هر محل را لوازم حداد
 السلام علی التبع الهدی و آخر من تابعه الصلوة علیه و علی اله الصلوات و التسلیات ایضا
 الی حیثیت این که اولیا خود را که باطن زلال خضر است که هر که قطره از آن چشیده حیات
 ابدی یافت و ظاهر ایشان ستم قاتل هر که بآن نگرست بخت ابدی گرفتار آمد ایشانند که باطن
 شان رحمت است و ظاهر شان رحمت باطن بین ایشان از ایشان است و ظاهر بین
 ایشان از بد کیشان بصورت جو غلند و بحقیقت گندم بخش ظاهر از عوام بشر اند باطن از خواص
 ملک بصورت بر زمین اند و یعنی بر فلک علیس ایشان از شقاوت رسته است و انیس ایشان
 به سعادت پیوسته اولئك ضرب الله الامثال ضرب الله هم المفلحون و صلی الله تعالی
 علی سیدنا محمد و آله و سلم ایضا حضرت حق سبحانه و تعالی اولیاء الله را بر پنج دستور
 ساخته است که ظاهر ایشان از کمالات باطن ایشان خبر ندارد و تکلیف باعدائے باطن ایشان
 را نسبت به مرتبه یحیی و یحییونگی حاصل گشته است نیز همچون است و باطن ایشان چون از عالم
 امر است نیز نصیبی از یحییونی دارد و ظاهر که بر سر هر جوان است حقیقت آنرا چه دریا بد بلکه دریا
 از نفس حصول آن نسبت انکار نماید لغایت الجهل و عدم المناسبة تواند بود که نفس حصول
 نسبت را و اندامانند که متعلق آن گیسست بلکه با است که نفی متعلق حقیقی او نماید و کل فلک
 علو ملک النسبه و دنو الظاهر و باطن خود مغلوب آن نسبت است و از دید و دانش

رفته است چه داند که چه دارد و بگوید پس ناچار غیر از عجز از معرفت بمعرفت راه نباشد لهذا صدیق
اکبر رضی الله تعالی عنه فرمود العجز عن حرك الاكلا هلك نفس اوراک عبارت از نسبت خواست
که عجز از اوراک آن لازم است لان صاحب الادراک مغلوب لا یعلم اوراک و غیره لا یعلم حال که امر
ایضا شخصی بود در لباس صوفیان که به بدعت اعتقاد می مبتلا بود این فقیر در حق او تردد داشت
اتفاق می بینم که انبیا صلوات الله تعالی و تسلیما نه علیهم با جمیع جمیع اند و همه بزبان واحد
میفرمایند در حق آن شخص که پس منادیرین اثنا بخاطر رسید که از شخص دیگر که فقیر در حق او تردد
بود استفسار نماید درباره او فرمودند کان سنا نفوذ باشد سبانه من سودا اعتقاد من طعن الانبیا
الامجاد ایضا انچه برافقران لازم است دوام دل است و اقتصار و انکسار و تضرع و
التجاوار و وظائف عبودیت و محافظت حدود شرعی و متابعت سنت سینه علی صاحبها
الصلوٰة والسلام و التحیه و تعظیم نیت در تحصیل خیرات و تخلیص بوابطن و تسلیم ظواهر و رویت
عیوب و مشاهد استیلا ذنوب و خوف انتقام علام الغیوب و قلیل بند اشتغال حیات خود
را اگر چه بسیار باشد و کثیر انگاشتن سیات خود را اگر چه اندک باشند و ترسان و لرزان بودن
از مشهرت و قبول خلق قال علیه الصلوٰة والسلام محب امر من انشرا نیشا رایه بالا صابغ فی
دین او دنیا الا من عصمه الله و متهم داشتن افعال و نیات خود را اگر چه مثل خلق بعضی باشد و
عدم اعتنا باحوال و مواجید خود اگر چه کسیم و مطابق باشند اعتماد نباید کرد و سخن نباید شنید
مجدد تا یدین و تقویت ملت را و ترویج شریعت و دعوت خلق را بحق جل و علا چاین قسم
تا سیدگاه هست که از کافرو فاجر هم آید قال علیه الصلوٰة والسلام ان الله لیؤدب الذین باطل
الفاجر مریدیکه یطلب آیم و اراده مشغول نماید آنها در رنگ ببر و شیر باید دانست و باید ترسید
سبا و ازین راه خرابی او خواهند واسد رایج او نمایند و اگر فرضا در قدم مرید در خود فرجی و سحر
یابند از کفر و شرک داند و تدارک آن به ند است و استغفار چندان نمایند که انکه از آن
سرور نمایند بلکه سبائے آن فرج خزن و خوف نشین و نیک تاکید نمایند که طمع در حال مرید

و توقع در نافع دنیوی او پیدا شود که مانع رشد مرید است و باعث خرابی پیر و آفتاب همه دین فایده
 می طلبد که لا اله الا الله خالص شرک را در این حضرت پیچ و خم گنجایش نیست و بداند که هر
 خلعتی و کدو و کس که بر دل طاری گردد از اله آن توبه و استغفار و نذر است و آفتاب با سهل و جود
 میسر است مگر خلعتی و کدو و کس که از راه محبت دنیائی و فی بر دل طاری شود منتظر گردد و
 مستعین میاز و از اله آن تضرع تمام است و تعدد بر کمال صدق رسول الله علیه و آله و سلم
 علیه و آله و سلم حب الدنیا را سبب کل فطیئه سخنانند سبحانه و یا یکم من محبت الدنیا و حجت ابناها
 و اربابها و الا خلاط بهم و المصاحبت معهم فانها سم قاتل و مرض هالك و بلاء
 عظیم و اداء عظیم - ایضا و دنیا بطن شیرین است و بصورت طراوت دارد و فی الحقیقت -
 سخی است قاتل و ساقط است باطل و گرفتار نیست لاطاعل مقبول او مخدول است مفتون او مؤثر
 حکم او حکم سخاسته است نذر اندوده و مثل او مثل زهر است فکر آلوده عاقل آنست که با چنین متاع
 که سرفرغی نشود و چنین کالائی فاسد گرفتار نگردد و گفته اند اگر شخصی وصیت کرد که مال مرا
 به ماعقل زمانه بدیند بزماید داد که از نیل به رقت است و آن به رفعتی از کمال فطانت
 اوست ایضا نفس اماره انسانی مجبول است بر حب و ریاست و بگی همت او ترغیب برافراشت
 و بالذات خواهانست که طاعت همه بوسه محتاج باشد و مقادیر او امر و نواهی و گردن او هیچ کس
 محتاج نباشد و محکوم احدی نبود این دعوی الوهیت است از وسه و شرکت است بخدا
 به بتا جل سبحانه بلکه آن به سادات بشر است هم را منی نیست بخوابد که حکم او باشد و بسبب محکوم
 او باشد فقط در حدیث قدسی آمده است عباد نفسک فانها انتصب بمعادانی یعنی دشمنان
 نفس در ازیر که بدستی آن نفس ایستاده است بدشمن من پس تربست نفس نمودن به تحصیل
 مرادات و از جاه و ریاست و ترغیب و تکبر ترنی الحقیقه امر او گردنست دشمن خدا سبب عزوجل
 رفعت نمودنست مراد شامت این امر را بیک باید دریافت در حدیث قدسی دارد است
 الکبر یاسر و ای والعظما اذا رمی من نازعنی فی شیء منها ادخلته فی النار و الا سب

دنیای دینی که موعود و موعود حق است که حصول دنیا و موعود حاصل مرادات نفس است
 پس هر که بدین برود نماید ناچار بعفت راستاید و فقر و فقر محمدی گشت علیه علی که الصلوات و تسلیما
 زیرا که در فقر نامرادی نفس است و حصول عجز آن مقصود از بعثت انبیا علیه الصلوات و تسلیما
 و حکمت در تکلیفات شرعیه بجز و تحریب همین نفس اماره است شرع برائے نفع هوا نفسانی
 وارد شده اند هر قدر که بمقتضای شریعت بعمل در آید همان قدر هوای نفسانی موزون آید
 لهذا اتیان یک حکم از احکام شرعیه مساواله هوای نفسانی بهتر است از ریاضات و مجاهدات
 هزار ساله که از نزد خود کرده شود بلکه این ریاضات و مجاهدات که بمقتضای شریعت غرض واقع
 نشده اند موید و تقوی هوای نفسانی اند بر همان وجوگان در ریاضات مجاهدات تقصیر
 نکرده اند اما هیچ ازینها سودمند نگشته و غیر از تقوی نفس تربیت آن نموده مثلاً یک ام در
 ادای زکوة که شریعت بآن امر فرموده است در تحریب نفس سودمندتر است از آنکه هزار
 دنیا را ز پیش خود صرف کند و طعام خوردن در میدان فقر حکم شریعت نافع تر است در نفع هزار آنکه
 از نزد خود سالها صایم باشد و در رکعت نماز بباد بجاعت ادا کردن که سنتی از سنن سبحا
 آوردن بجز بتب بهتر است از آنکه تمام شب بصلوة نافله قیام نماید و نماز بباد در ایست جماعت
 ادا کند با جملة نفس مرکب نشود و از خبث مایعولیا بهتر است یک نکر و نجات محالست فکر از
 این مرض ضروری آیتا بموت ابدی نرساند کلمه طیبه لا اله الا الله که موضوع است از برائے نفی اله
 اناقی و انفسی در تزکیه نفس و تطهیر آن النفع و انسب است اکابر طریقت قدس الله تعالی اسرارهم
 از برائے تزکیه نفس همین کلمه طیبه را اختیار فرموده اند تا بسجارب و لایزولی راه و نرسید
 بعد سر است لا اله الا الله هرگاه نفس در مقام سرگشتی آید و نقص عید نماید بنگر این کلمه تجدی ایمان
 باینکه و قال علیه الصلوة والسلام جدا و ایمان که بقول لا اله الا الله بلکه همه وقت
 اندک را باین کلمه تیاره بود زیرا که نفس اماره همواره در مقام خبث است و در حدیث آمده است
 در فضائل این کلمه که اگر آسمانها و زمینها در پله به نهند و این کلمه را در پله و دیگر هر آئینه این پله را در جم

اکتینید و بگوید السلام علی من اتبع الهدی و الترمذی و الترمذی متابعت المصطفی علیه و علی آله الصلوٰۃ و التسلیمات
 فیصلت سبانه انفسان بے سرو بگ را بدولت ابتلاع سید اولین و آخرین که بغلیل و دسی او
 کلمات اسلئے وصفاتی خود را و عرصه ظهور آورد و او را بهترین جمیع کائنات خلق کرد و علیه
 من الصلوٰۃ افضلها من التسلیمات اکملها شرف گرداناد و بر آن استقامت بنجناد که
 ذره این متابعت مرضی از جمیع لذذات دنیا و می و نعمات اخروی برابر است بهتر است نصیحت
 منوط متابعت سنت اوست و مزیت مربوط با تیان شریعت او علیه و علی آله الصلوٰۃ و السلام
 و التسمیة مثلا خواب نیمروزی که از روزه این متابعت واقع شود از روزه و روزه جاریالی که
 نه از متابعت است ادلی و افضل است و همچنین افطار یوم فطر که شریعت مصطفوی بآن
 فرموده است از صیام ابد الابد که نه ما خود از شریعت اند بهتر است اعطاء حیثی بامر شایع
 اتفاق کوه ز که از نزد خود باشد فاضلتر است امیر المومنین عمر رضی الله عنه روزه نماز بابر
 بجماعت ادا کرده در اصحاب نگاه کرد یک کس را حاضر نیافت پرسید اصحاب عرض کردند
 آنکس تمام شب نده میدارد شاید در وقت خوابش برده باشد امیر المومنین فرمود که اگر او تمام
 خواب کردی و نماز بامداد را بجماعت گزاردی بهتر بودی اهل عدالت را باصناف مجاہدان
 بسیار کرده اند اما چون موافق شریعت حقه نیستند بے اعتبار و خوار اند اگر چه بے ادان اعمال
 شاد تر نباشد هم مقصود بعضی منافع دنیویست تمام دنیا چسبیت تا بعضی منافع ابدی
 اعتبار نبند مثل ایشان مثل کتابی است که در یا فخر از همه پیش است و اجر مثل از همه کمتر مثل
 اما بان شریعت مثل آنجماعت است که در جوامع خود بالذات لطیفه کار میکنند عمل اینها در دنیا
 قلت است و اجر ایشان در فایت رفعت عمل کیاست تواند بود که با جرم صدر بر برابر بود
 سر آنست که عمل که موافق شریعت واقع شود مرضی حق است سبحانه و خلاف آن نافرمانی
 اوست تعالی پس نامرضی چه جائے ثواب بلکه متوقع عقاب است اینمخی را در عالم مجاز
 شاید و اضم است بلذک الثقات بظهور آید بیست هر چه گیرد دلتی علت شود

دست من
 دست من

کفر گیر و کالمی ملت شود پس سرایه یحیی سعادت متابعت سنت است و میولایه یحیی فساد
 خلاف شریعت شیخ الاسلام و ایما که علی متابعت سید المرسلین علیه علی الصلاة والسلام
 و السلام - **ایضا** از ترهات موفیه چه سیکشاید وانه احوال ایشان چه می افزاید انجاد و جد و حال
 و اما بمیزان شرع نمجذب به نیم جتیل نمیزند و کثوف و الهیات را تا بر تمک کتاب و سنت نزنند
 به نیم جوی نمی پندند مقصود از سلوک طریق موفیه حصول انوار یقین است بمعقولات شرعی که
 حقیقت ایمان است و نیز حصول یسیر است و ادا احکام فقهیه امری دیگر و راسی آن
 چه رویت موعود بآخرت است و در دنیا البته واقع نیست مشاهدات و تجلیاتیکه موفیه بآن
 خرمند آرام بجلال است و تسلی بشبه و مثال او تعلی و در الوریست عجایب کار و بار
 اگر حقیقت مشاهدات و تجلیات ایشانرا کما به گفته شود خوف آن دارد که فوراً در طلب
 سبیلان این راه پیدا شود و قصور در شوق ایشان افتد و از ان نیز می رسد که اگر گوید
 با وجود علم تجویز النباس باطل سخن کرده باشد یا دلیل التوجیه و لینی بجز مرتبه من جمله رحمة العلماء
 علیه علی الصلاة والسلام **ایضا** پیش از ظهور غلبه حال عدم امتیاز میان اسلام و کفر
 نزد اهل شریعت کفر است نزد اهل حقیقت نیز کفر است و مذموم اگر اختلافی هست میان اهل
 ندبیت و حقیقت در صورت غلبه حال است در رنگ تصور علاج که مغلوب حال بوده است اهل
 شریعت بکفر او حکم کرده اند نه اهل حقیقت اما نزد اهل حقیقت هم منقصت و انگیزه است و کمالاً
 نمی شمردند و از مسلمانان حقیقی نمی انگارند این شعر منصور باین معنی شاید است - کفرت بدین اند
 و الکفر واجب + لدی و عند المسلمین قبیح + پس پیش از ظهور غلبه حال تعلید را باب احوال نمود
 و تمیز نکردن از بی تمیزیت و الحاد و در زنده و کفر شریعت و حقیقت است اما ذوات الله سبحانه
 و جمع المسلمین من انشال هذا التعلیقات شایان تعلید علوم شرعی است نجات ابدی منوط
 تعلید حقیقی و شافی است اقوال جنید و شبلی از براسی و مصلحت بکار می آید پیش از ظهور
 احوال استماع این اقوال طالبان را تشویق بآن احوال می بخشد و جذبی پیدا می آید و بعد

از ظهور احوال همین اقوال را مصداق و محک احوال خود میسازند و بغیر این دو مصطلحات اقوال ایشان را
 و انستق و غود کردن در آن ممنوع است احتمال ضرر غالب است عاقلان در محله که توهم ضرر باشد
 اقدام نمی نمایند فکلیف که فطن غالب باشد **ایضا** قطب ابدال واسطه وصول فیوض است که بخوبی
 عالم و بکار آن تعلق دارد و قطب ارشاد واسطه وصول فیوض است که بارشاد و هدایت عالم تعلقی
 دارد پس تکلیف و ترزین و انزاله لمیات و دفع امراض و حصول عافیت و صحت منوط بفیوض
 مخصوصه قطب ابدال است و ایمان و هدایت و توفیق حسنات و امانت از سدایات نیز بفیوض
 قطب ارشاد و قطب ابدال در همه وقت در کار است و خلوه عالم از تصور نیست که نظام عالم با
 مربوط است اگر یکی از افراد این قطب میرود دیگر بر جای و سبب نصب میشود اما قطب ارشاد
 لازم نیست که در همه وقت کاین بود و سبب باشد که عالم از ایمان و هدایت باطل غالی باشد و عقاید
 سبب حال کمال در افراد این اقطاب بسیار است بعد از و وصولی درجه الوالد و فرد
 اکمل از قطب ارشاد و بر قدم خاتم الرسل است علیه و علیهم من الصلوة افضلها و من التسلیات
 الکلمات و کمال ذلك الفرح مطابق بحکامه صلی الله تعالی علیه و آله و سلم و انما الفرق بینهم
 بالاصالة و بالتعبیه لا غیر و قد کان صلوات الله علیه و علی آله و سلم فی وقته قطب الارشاد
 و کان قطب الابدال فی ذلك الوقت علیه السلام او پس قوتی رضی الله عنه و طریق حصول
 فیض از قطب بعالم آنست که قطب بواسطه جامعیه یکسبب با تصویر است مریدان فیاض را
 که اطل است مراوراد عالم کلیه خود تفصیل است مرآن قطب جامع را پس فیض از حقیقت بصورت
 سبب تخلف می آید و از صورت جامع بعالم که کالتفصیل است مراوراد سبب تخلفی میرسد پس فیاض مطلق
 اوست نقالی و واسطه را در وصول فیض صغی نیست بلکه بسیار است که واسطه را از ان فیض
 آگاهی نباشد از او غایبانه ساخته اند اگر کسی گوید که ایمان و هدایت نسبت به همه غلایین نیست
 پس فیوض قطب ارشاد عام نباشد بلکه مخصوص باشد باهل ایمان و هدایت و حضرت ریشا
 خاتمه علیه الصلوة و التسلیات رحمت عالمیاند و قطب ارشاد منی آن چه باشد جواب گویم

سبب تخلف
 سبب تخلف
 سبب تخلف

ہر چیز از سبب دار فائض قابض میشود و تقضل میاید ہمہ خیر و برکت و ایمان و ہدایت است شر نقص
 ساداران موطن گنجایش نیست خواہ آن فیض بابل سعادت برسد بابل شقاوت لیکن ہمان
 ہدایت و ارشاد بواسطہ جنت محال و در اہل فساد مبینہ ضلالت و شرارت پیدا میکند و در رنگ خدا
 صالحہ کہ بواسطہ فساد محل در مریض مادہ اخلاط روئیہ و امراض مہلکہ میگرد و پس در اہل فساد ہمان
 ہدایت بواسطہ امراض قلبیہ ایشان معنی ضلالت پیدا میکند کثیل مصرا للعبوبین و بلا للعبجین فی الحقیقت
 آنست کہ قبلی آنرا خون مے باید و آن یافتن او آنرا خون بواسطہ جنت خود است نہ فساد آب صفرائی
 کہ شیرینی نزد او تمام است بواسطہ فساد مزاج اوست در ذات شیرینی ہیچ تمعی حادث نشدہ است
 بواسطہ فساد محل معنی تنم در آن محل پیدا کردہ است کہ امر مفصل الیس محقق باشد کہ آنرا سچا بجا
 حق میرسد تقالے و تقدس ہمہ خیر و برکت است و مصلح در شد ہمان خیریت و بطل فساد
 معنی فساد پیدا میکند پس محقق شد کہ ما ظہرہم اللہ و لکن کانوا انفسہم یظنون۔

مقام ساتوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پر اعتراضات کے جواب میں

بعض بعض آدمی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر حسب فہم ناقص و چند اعتراض یہی
 بنائے ہیں اول یہ ہے کہ حضرت نے لکھا ہے کہ میرا مرتبہ حضرت صدیق اکبر سے زیادہ ہے اور ثانی
 اس اعتراض کا مکتوب یا زود ہم جلد اول ہے جو کہ حضرت نے اپنے پیروں کو لکھا وہ مکتوب
 جس قدر کہ اس اعتراض کے متعلق ہے بجز نہ اس جگہ نقل کیا جاتا ہے وہ ہذا۔ عرضداشت تیر
 بندگان احمدانگہ مقامیکہ سابقہ خود را دران دیدہ بود چون حسب الامر العالی باز ملاحظہ
 نمود عبور حلقہ ثلثہ رضوان اللہ تقالے علیہم در ان مقام در نظر آمد اما چون مقام و استقرار
 و راسخا شدت در دفعہ اولے بنظر نہ درآمد چنانکہ از ائمہ الہیت غیر از امامین و امام زین العابدین
 رضی اللہ علیہم اجمعین در ان مقام استقرار و ثبات ندارد لیکن عبور سے دران واقعہ شدہ
 بدقت نظر میتوان یافت و انگہ اول خود را در ان مقام نامناسب میدہد بے سناست

در نوع است یکے الگ بواسطہ عدم غیور طریقے از طرق خارے میشود چون ہے با نمودن آن
 بے نسبتے بر طرف میشود دیگر میتا سببے مطلق است کہ ہیچ وجهہ قابل زوال نیست و راہها
 کہ موصول آن مقام اندوہاند کہ ثالث ندانند یعنی در نظر و راستے آن دو طریق طرق دیگر غایب شود
 یکے دیدن تصرف تصور است و نیات خود را تہم و اشتن است در خیرات با قوت جذب دیگر محبت شیخ
 کلمے مجذوبے سلوک تمام کردہ حق سبحانہ تعالیٰ البغیض عنایت حضرت ایشان طریق اول را بقدر
 استعداد عنایت فرمودہ است ہیچ عملے از اعمال خیرہ وقوعے آید اگر اندک خود را در آن عمل متہم
 میازد بلکہ از آنکہ کہ بوجہ تہمت نہند بقیرا و بے آرام میباشند نزد خود چنان میداند کہ ہیچ عملے
 اندوے صادر نمیشود کہ قابل کثابت ملائکہ عین باشد و میداند کہ صحیفہ عین از اعمال خیرہ عالی است
 و کہ آن مطلق و بیگارند خود ثایان آنحضرت جل و علایکے بودہ باشد و ہر کہ در عالم است
 حقے کہ کافر رنگ و ملحد ذوق از خود بوجہ بہتر میداند و بدترین ہمہ اینہا خودے الگ و ثانیہ
 معروض الگ در اثناے ملاحظہ آن مقام مرہ ثانیہ مقامات دیگر بعضہا خوف بعض ظاہر شدہ بعد از
 توجہ بہ بنیاد شکستگی چون بمقام فوق آن مقام سابق رسیدہ شد معلوم شد کہ این مقام
 حضرت ذی النورین است و خلفا دیگر را ہم در آن مقام عبورے واقعہ شدہ است و بمقام
 دومی مقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است و ہمچنین دو مقام فوق ہم کہ اکنون مذکور میشوند و بالائے
 آن مقام مقام دیگر در نظرے آید چون بآن مقام رسیدہ شد معلوم گشت کہ آن مقام حضرت فاضل
 و خلفاے دیگر را ہم در آنجا عبورے واقعہ شدہ است و فوق آن مقام مقام حضرت صدیق
 اکبر ظاہر شد رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین بآن مقام نیر رسیدہ است و از ایشان حضرت خواجہ
 نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقامے با خود ہمراہ مییافت و خلفاے دیگر را ہم در ہر
 مقام عبورے واقعہ شدہ است تفاوت نیست الا در عبور مقام و مرد و ثبات و بالائے آن مقام
 ہیچ مقامے مفہوم نمیشود الا مقام حضرت رسالت خانم علیہ من الصلوٰۃ التہامیہ من نبیات
 اکملہا و محادی مقام حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقامے دیگر نورائے ہر شگرت

ہرگز مثل آن در نظر نیامده بود و ظاہر شد و اندکے از ان مقام مقام محبوبیت است و آن مقام
 ارتقاء داشت چنانکہ صفحہ از رو سے زمین بلند سے سازند و معلوم شد کہ مقام مقام محبوبیت
 است و آن مقام رنگین و منقش بود خود را ہم با نقکاس آن مقام رنگین و منقش یافت بعد از آن
 بہان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہوا با قطعہ بود و راق منقش بود و بعضی اطراف را
 و اگر ت و حضرت خواجہ بزرگ در مقام صدیق اندر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود را در مقام مجاز
 آن سے باید کیفیت معروض داشت۔ اس مکتوب کی اس عبارت مجازی مقام حضرت صدیق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام دیگر نورانی بس شرف نام کی کیفیت معروض داشت۔ پرستش عرض اعتراض
 کرتے ہیں کہ حضرت نے اپنا مقام حضرت صدیق اکبر سے بالاتر لایا اور اپنے تئیں افضل ٹھہرایا
 اگر مسترض کے فسادات قلبی کے ہی کچھ انتہا نہیں کہ اسی مکتوب کے اس عبارت کہ ہر کدر عالم است
 حتی کہ کافر و کلمہ و محمد و نبی از خود بوجہ بہتر میدانند و برترین ہمہا یہاں خود می انگار دے چشم پوشی کے
 فرماتے کہ جو شخص اپنے تئیں کافر و کلمہ سے برتر جانتا ہو وہ کس طرح حضرت ابو بکر صدیق سے کہ
 بالا جماع افضل ہیں اپنے تئیں بہتر جانتے گا۔ اعتراض حضرت کی حین حیات مشہور ہو گیا تھا
 چنانچہ اس کے جواب میں حضرت نے ایک شخص کو اس طرح تحریر فرمایا۔ شخصے کہ خود را از حضرت
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل و اندام از دو حال خالی فیت زندیق محض است با جاہل
 صرف این فقیر پیش ازین بہند سال مکتوب کی بجناب شما نوشتہ بود در بیان فرقہ ناجیہ کہ اہل
 سنت و جماعت اند عجیب است کہ بعد از مطالعہ آن انقیس سخنان را عجیز مینانید کسیکہ حضرت
 امیر افضل از حضرت صدیق گوید از خبر کہ اہل سنت سے بڑا کہ کیف کہ خود را افضل داند و
 مقرر این طایفہ است اگر سائلے خود را از سنگ گرگین بہتر داند از کلمات این بزرگواران محرم
 است اجماع سلف برا فضلیت حضرت صدیق برجستہ بشہ بعد از انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
 مستقدار شدہ است احقی باشد کہ تو ہم خستے این اجماع نماید این فقیر در کتب و رسائل
 خود نوشتہ است کہ وحفی قاتل حضرت عمرہ کہ یک مرتبہ بعجبت خیر البشر علیہ علی آرا الصلوٰۃ

والسلام رسیدہ از ویس قرنی کہ خیر التابین است بہتر است پس در حق اینطور شخصے آفسرم سخنان
 تحیل نمودن از عقل و در اندیش و در دست عبارتیکہ مردم این توہم را از آنجا پیدا کردہ اند باید دید و
 بحقیقت معاملہ دارید مجبور تقلید را باب حمد نمودن چہ مناسب است بآنکہ مشایخ و در غلبہ یک چیز را
 نامناسب گفتہ اند شیخ نظام سیگودیلو اے ارفع من لواے محمد از پے با فضیلت نتوان برد
 کہ معین زندقہ است و در عبارت فقیر عاشا رکاکا کہ این قسم چیزے مذکور شدہ باشد و انکاکا کہ اگر انکاکہ
 یہ اعتراض ناواقفی معاملات و اصطلاحات صوفیہ سے ہے اس مکتوب میں حضرت نے اپنے
 عروج کا حال لکھا ہے کہ فلان فلان مقام تک پہنچا ہے اکثر اولیاءن کو ایسا ہوتا ہے کہ
 جب وہ اپنے اسماء مبادی تعینات تک عروج کر جاتے ہیں اور ولایت متحق ہو جاتی ہے
 تو بفضل از دی او کو انہیں اسماء کے اصول و اصول اصول الی ماشاء اللہ تعالیٰ میں
 سیر واقعہ ہوتی ہے اور اس سیر میں اکثر اون اولیاءن کے مقامات سے بلند بھی عروج پہنچا
 ہے جو کہ فی الواقع و باجماع علما اس سے افضل ہیں حتے کہ کبھی کبھی انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے مقام سے بھی کہ قطعاً بہترین غلائق ہیں بالاتر عروج ہوتا ہے اور اسی یہ لازم نہیں آتا
 کہ وہ ولی اون اہل مقامات سے افضل ہے کیونکہ اصل مقام اسکا وہ ہے بلکہ ہے جہاں سے
 کہ اسکو ثانیاً سیر شروع ہوئے اور یہ سیر اسکی عارضی ہے کہ پہر نزول کر کے اسکو اہل
 جاتاہے اور اصلی مقام اون اولیاء و انبیاء کا علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ ہے جہاں تک سالک کا
 عارضی عروج میں گذر ہوا ہے اور پہر واپس آگیا ہے انکے انتہا عروج کا حال
 خدا جانتا ہے کہ کہاں تک گیا ہوگا جبکہ اسکا عارضی عروج انکے طبعی مقام تک پہنچا ہے
 اور دراصل اعتبار مقامات طبعی کا ہے اور اس میں یہ سالک بیچارہ ہر اہل سینچے پڑا ہے تو اب
 افضلیت کجا و مساوات کو اور یہی سیر تہی حسین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
 کہ جب مجھکو صفات انبیاء میں سیر واقعہ ہوئے رفتہ رفتہ بارگاہ محمدی صلعم پر پہنچا جاتا
 تھا کہ وہاں ہی سیر کروں کہ میری پیٹانی پساتہ رہے کہ دیا میںے روک دیا اسلیم حضرت

خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب سیر کرنا کرتا میں بارگاہ محمدی صلعم پر پہنچا اگر
یہ سہنے کے لئے میںے نسل بازیگ تانخی کی بلکہ تواضع سیر نیاز استان عالیہ پر رکھا مرے حال
پر مہربانی فرمائے اور اس مقام کے سیر کر ائے تو اب ضرور ہے کہ یہ بزرگوار تمام اولیاء و انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات ملے کر کے وہاں پہنچے ہونگے تو بقول معترض انہوں نے اپنے
ستین اون اولیاء و انبیاء دن سے افضل ٹھہرایا اور یہ بالکل خلاف اسطرح حضرت کو بھی ابتدا
میں سیر ہوئی اور اسکو حضرت خواجہ کے پاس لکھہ بھیجا کیونکہ اس گروہ میں یہ قاعدہ ہے کہ
اپنے تمام واقعات و واردات اپنے سیر کی خدمت میں بیان کرتے ہیں تاکہ اسکی صحت
سقم سے آگاہی ہو اور حضور صایہ سیر تو حضرت کے بخوابش حضرت خواجہ ہوئے جیسے کہ مولا
کتوب سے پایا جاتا ہے اور یہ اس سے ہرگز نہیں سمجھا جاتا ہے کہ حضرت اپنے تئیں
افضل از صدیق اکبر سمجھتے ہوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ دوسرا اعتراض حضرت
پر انکار مسئلہ وحدت الوجود کا ہے اور بعض صوفیہ یہ جانتے ہیں کہ حضرت اس مسئلہ کے
بالکل مخالف ہیں حالانکہ یہ محض خلاف واقعہ ہے راقم الحروف کا یہ عقیدہ ہے کہ مسئلہ
وحدت الوجود میں حسب قدر حضرت کو خط وافر تھا دوسرے کو نہ ہوگا البتہ حضرت کو اس مقام
سے ترقی ہوئی اور غالباً اسی ترقی کو کم فہم انکار سمجھتے ہیں یہ اعتراض ہی مثل پہلے اعتراض
کے حضرت کی زندگی میں مشہور ہو گیا تھا چنانچہ حضرت نے اسکے جواب میں ایک شخص کو
اسطرح لکھا ہے مخدوم! اگر مامقصد فقیر از خوردی مشرب اہل توحید بود والد فقیر قریب سر
بغا ہر سیرین مشرب بودہ اندر بر پیل دوام بہین طریق اشتغال داشتہ اند باوجود حصول
گرائی تمام دباطن کہ بجانب مرتبے کنفی داشتہ اند و حکم ابن الفقیہ نصف الفقیہ فقیر
ازین مشرب خط وافر بود لذت عظیم داشت تا آنکہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے محض کرم و بخشش
بخدمت ارشاد دینا ہی حقایق و معارف آگاہی مؤید الدین الرضی شینا
مولانا قبلنا محمد الباقی قدسنا اللہ تعالیٰ سرہ رسانید و ایشان بہ فقیر طریقہ علیہ تعالیٰ

تعلیم فرمودند و توجه بلع بحال این سکین مرعی داشتند بعد از نماز است. بظرفه علیه رانک مدت
توحید وجودی منکشف گشت و غلبه در نیکش پیدایش علوم و معارف انمقام فراوان ظاهر
گشتند و گم و قیقه از دقایق انیمرتبه مانده باشند که آنرا منکشف نگردانیدند و قاین معارف شیخ مولی
این العربی را که مینعی لایح ساختند و تجلی ذاتی که صاحب فصوص آنرا بیان فرموده است و منها
عروج جز آنرا نمی داند و در شان آن تجلی میگوید و با بعد از الالعدم المحض بآن تجلی ذاتی شرف
گشت و علوم و معارف آن تجلی را که شیخ مخصوص سجا تم الولاية میداند نیز بتفصیل معلوم شد
و سر وقت و غلبه حال درین توحید مجدی رسید که در بعضی از بعضیها که بحضرت خواجه نوشته بود
این دو بیت را که سر اسر سکر است نوشته بود رباعی است درینا کین شریعت ملت است
است ملت ما کافر است و ملت ترسانی است کفر و ایمان زلف و روی آن بری نیایی است
کفر و ایمان هر دو اندر راه مایکتا است و اینحال تا مدت مدید کشید و از شهر بسین نجف
ناگاه عنایت بیغایت حضرت جل سلطان از در سجده غیب در عرصه ظهور آمد و پرده رویش
بیچونی و بیچگونگی را بر انداخت علوم سابق که مبنی از اتحاد و وحدت وجود بوده اند و برآل
آورند و احاطه و سر بیان و قرب و معیت ذاتیه که در انمقام منکشف شده بود و سر گشتند
و یقین یقین معلوم گشت که صانع را جل شان با عالم ازین نسبتهاست مذکور هیچ ثابت
نیست احاطه و قرب او تعالی علمی است چنانچه مقرر اهل حق است شکر الله تعالی بسبب
و او بجهان با هیچ چیز متحد نیست او است تعالی و تقدس و عالم او بجهان بیچون و بیچگونه است
و عالم سر اسر بداعی و بیچونی و بیچونی متهم بیچون را عین چون نتوان گفت واجب تعالی را
نمین ممکن نتوان خواند قدیم هرگز عین حادث نشود متعین عدم عین جابر عدم نگردد و انکلاب
حقائق محالست عقلا و شرعا و محتمل کیکی بر دیگر است متنوع است در اشیا عجب است که شیخ
محمی الدین و تابان اوزد است واجب تعالی را بجهول مطلق میگویند و محکوم علیه نمی خوانند
معذک احاطه ذاتی و قرب معیت ذاتیه اثبات مینمایند و ما بوالا حکم علی الذات تعالی و

و تقدس فاصوب ما قال بعد ارسن اہل سنتہ من القریۃ العلمیۃ الاحاطہ العلمیۃ و در زمان حصول علم و
 معارف سنانی مشرب توحید و جودی این فقیر را اضطراب تمام بود کہ در این توحید امر دیگر عالی
 نمیدانست و بتضرع و زاری دعا میکرد کہ این معرفت زائل نگردد تا آنکہ حجب تمام از روی
 کار زائل گشتند و حقیقت کما نبینی منکشف شد معلوم شد کہ عالم ہر چند مرا بے کالات صفا
 است و مجالے ظہورات اسمائے امام مظہر عین ظاہر نیست و ظل عین اصل نہ چنانکہ مذکور
 اہل توحید و جودی است۔ اور اسطرح مکتوب صد و نو دم جلد اول میں اپنا ابتدائے احوال
 لکھتے لکھتے تحریر فرماتے ہیں۔ اسے عزیز اگر قلم را در تفصیل احوال و تبیین معارف جبار سانیہ
 بہ تطویل انجامد و بہ الطنباب کشد علی الخصوص معارف توحید و جود و علوم خللیت اشیاء اگر
 در بیان آئین جامعہ کہ عمر ہا در توحید و جود گذرانیدہ اند معلوم نمایند کہ قطرہ از ان دریا بحر ہے
 نہایت حاصل نکرده اند عجیب آنست کہ ہمان جماعت این درویش را باب توحید و جود دینی
 انکارند و از علما و مسکین توحید شمارند و از کوتہ نظر سے پیدا شستہ اند کہ اصرار بر معارف
 توحید از زائل است و ترقی از ان مقام از نقص ۵ خبر دی چند ز خود بخبر عیب پسند
 بزعم ہنر متشہد این جامعہ در این امر اقوال مشایخ ناقصم است کہ در توحید و جود سے
 واقع شدہ اند حضرت سبحانہ و تعالیٰ ایشانرا انصاف و ہماز کجا دانستہ اند کہ آن مشایخ
 را از ان مقام ترقی واقعہ نشدہ است و محسوس ان مقام ماندہ اند سخن در نفس حصول معارف
 توحید سے نیست کہ آن البتہ واقعہ است بلکہ سخن در ترقی از ان مقام است اگر صاحب ترقی
 در مسکرتوحید گویند و بر آن اصطلاح شد ندبہ مناقشہ شد۔ اگر ارباب توحید و جود خیال
 کرین اور انصاف کو یہی کام فرمائین تو حضرت کے احسان سے نا قیام قیامت بلکہ
 نہیں ہو سکتے کہ حضرت نے اس مسئلہ کو جس پر کہ ہمیشہ سے علماء و علما ہر فنوی کفر دیتے تھے
 مطابق شریعت غرایب ثابت کیلے کہ جائے دم زدن باقی نہیں ہے چنانچہ مکتوب
 ہشتاد و نہم جلد ثالث اسپر دال ہے و ہونہا۔ بقاضی اسماعیل فرید آبادی در فخر سخن

شیخ روزبهان بعلی با بعضی دلائل توحید وجودی قال شیخ الولی روزبهان البعلی قدس سره فی تفسیر
غلطات التصوفه و غیر غلط آنست که گویند همه اوست و اینهمه جزئیات متفرقه حادث یک ذات خود
و بر مگر یک گیرا گویند که ما خود اویم پس آن کافر از احد بنظر خدا باشد و خداوند عالم تعالی و تقدس
از جمیع و تفرقه محذورات منزه است و احد است که جزو را بر و راه نیست حلول پذیرد و متلون
نشود برین قول کافر اند نه خود را و اند نه خدا را که اگر کسی حق بودی که فاشندی قوس را غلط
و روح و اینها را در جسم است قائلیم الله سبحانه منتهی پوشیده نماز که عبارت همه اوست هر چند
در قدما و صوفیه قدس الله تعالی اسرار هم متعارف نبوده است اما مثل انا الحق و سبحانی و لیس
فی جنتی سوائی و امثال آنها بوده بسیار است که مودی این عبارت و آن عبارات یکے است
آب از سر جوگزشته است بچو یک نیزه چه صد مثل موزن مشهور است که در متاخران صوفیه این عبارت
شائع و ذائع است و بے تکلف همه اوست میگویند و بر آن قول اسرار دارند که قلیله از اینها که درین
عبارت و امثال این عبارت تردد دارند بلکه صورت انکار آنها را می نمایند و اینجا این فقیر از اطلاق
ایشان سنی همه اوست میفهمد آنست که این همه جزئیات متفرق حادث ظهور یک فیات اند تعالی تقدس
در رنگ که صورت زید مثلا در مرا بایستعدده منکس گسرد و ظهور آنجا پیدا کند گویند همه اوست یعنی
این همه صور که در مرا بایستعدده نموده پیدا کرده است ظهور یک ذات زید است اینجا که ارم
جبریت و اتحاد است و کدام حلول و تملون ذات زید با وجود این همه صور بر صرافت و حالت
اصلی خود است و این صور در روست نه هیچ افزوده است و نه هیچ کاسته آنجا که ذات زید است
این صور را آنجا نامی و نشانے نیست تا با و سبب از نسبت جبریت و اتحاد و حلول در میان
پیدا کند سرالان کما کان را اینجا باید جست چه در مرتبه که اوست تملای اینجا چه علم را پیش از ظهور
آنجا گنجایش نبود بعد از ظهور هم آنجا هیچ گنجایش نباشد فلا جرم میگویند الان کما کان محجوب
کار و بار است بسیار از کار متقدمین صوفیه ازین عبارت توحید امیر منسے حلول و اتحاد
منه بعد و تغیر و تضلیل قائلان ان عبارت می نمایند و بعضی از اینها توجیهات آن عبارت را بر نیجه

مینماید که بمذاق قائلان هیچ نسبت و مناسبت ندارد صاحب عوارف میفرماید که قول انا الحق انحصار
و قول سبحانی از باریزید سلطانی بر طریق حکایت بوده است یعنی از حق جل و علی سلطان و اگر بطریق
حکایت نباشد بیکر شائبه حلول و اتحاد در میان بود قائلان این اقوال را رویه نام چنانچه نصیحت
را رویه بکنیم که بجای و اتحاد قائل اند و از تحقیق سابق و انهم گشت که درین عبارات شطح نما هیچ معلول و
استحاضه نیست اگر محل است باعتبار ظهور است نه باعتبار وجود چنانچه فهمیده اند و بجلول و اتحاد برده
مانا که این مسئله توحید در متقدمان صوفیه نیک محروم و منحصر شده بود هر کسی که از اینها مغلوب
حال نیگشت گوید در توحید که اتحاد نما باشد از وسع صادر میشد و از غلبه سکر به سر آن در معرفت
و طاهر آن عبارت را از شائبه حلول و اتحاد مصروف نمیاخت و چون از بیت بشیم بزرگوار
محمی الدین بن العربی قدس سره رسید از کمال معرفت این مسئله دقیقه را شرح ساخت
و منسوب و مفصل گردانیده در رنگ صرف و نحو و تدوین در آورد و هم ذلک جمیع ازین طالع مراد
و اورا فهمید و تحلیلی نمود و معطون و ملازم ساخت و درین سلسله اکثر تحقیقات شیخ محی است و طالعان و دراز صوب بزرگ
و غیره از شیخ را از تحقیق این مسئله بایز یافت و در طعن بایزدون این مسئله جزیه میزد و بتلاحق افکار متلاحق از شیخ و غیره میگردید
و از شبها میسوزان اتحاد و ترقی افتد و نحو یک الحال متلاحق افکار متلاحق از شیخ و غیره میگردید و غیره گشته است
در زمان سیبویه و انفس آن تنقیح و توضیح نداشت که تکمیل صناعت متلاحق افکار است امام
اعظم و امام ابی یوسف رضی الله تعالی عنهما تا ششماه در سلسله خلق قرآن بایکدیگر مناقشه
داشتند و در و بدل میکرد و مذ بعد از ششماه ششماه شخص شد کسیکه قرآن را مخلوق گوید کافر گردد
این طول منازعت بواسطه عدم تنقیح این مسئله بوده است درین وقت و الحال که متلاحق
افکار منقسم شده است گوئیم که محل نزاع اگر حروف و کلمات اند که دوال اند بر کلام نفسی شک
نیست که حادث اند و مخلوق و اگر دلالات مراد باشد تقدیم و غیر مخلوق است این نتیجه از برکات
متلاحق افکار است بر سر اصل سخن برویم و گوئیم که سنی و دیگر هم این عبارت را هست
که از حلول و اتحاد بعید است یعنی بجهت نیستند موجود است تعالی ذالیکه اینها همه است

هستند و باید متعقد قائل این را خود اهل بی گوید از بزرگان چگونه تصور نشود و چون در غلبه محبت
 ما سوسه محبوب از نظر این بزرگواران مستور میگردد و غیر او در مشهود و نشان نماند میگویند همه
 دوست یعنی این همه که ثابت مینمود متوهم و متخیل نموده است موجود دوست شتاب برین تقدیریم
 نه شائبه جزئیت و اتحاد است و نه سلطنت حلول و کمون مع ذلک این فقره امثال این عبارات
 را نمی پسند و هر چند ازین مقاصد مبرا است زیرا که شایان مرتبه تقدس و تنزیه خداوندی نیست
 جل سلطان اینها چه باشد که مظاهر او بوند تعالی مع در کلام آئینه در آید او و ایشان را یارای
 آن کجا است که باعتبار ظهور هم بروی تعالی محمول گردند اگر منظر اندر سطر از ظلال کمالات آنرا
 منظر اند و آن خلل که آنها منظر اویند خداوند جل سلطان که او را اینچنین هزار ظلال با ذات تعالی
 در میان بوده باشد ان الله صمدین الف حجاب من نور و ظلمته شینده باشند پس بے ستجاشی
 منظر ظلی از ظلال کمال او را سبحانه بروی محمول داشتن و دوست گفتن سوادوب است و
 کمال جرات اما چون در غلبه مکر حال است آنقدر مذموم نیست و همچنین بر توجیه ثانی مشهود و خود
 را همین حق دانستن و باعتبار آن محمول ساختن تیسر سوادوب است بلکه خلاف واقع آن مشهوریم
 ظلمه از کمالات دوست سبحانه و او ثلثه و را را الورا است ثم و را الورا نیز هر چه مشهود است شایان
 نفی است پس حق نبود جل و علما خواجہ نقشبند میفرمایند قدس سره هر چه دیده شد و شنیده شد و
 دانسته شد آنهمه غیر حق است سبحانه بحقیقت که لایقی آن باید کرد و آنچه محار این معیر است دین
 مسکله و مناسب شان تقدس و تنزیه است عبارت همراز دوست نه بآن معنی که علما اهلوا هر آن
 اقتضای نمایند و گویند صدور و خلق همراز دست این خود صاوق است مع ذلک اینجا علما خود را
 همیم است که علما را بآن همت گشته اند و صوفیه بر یافت آن ممتاز گشته و آن ارتباط اصالت خلقت
 است یعنی اگر وجود ممکن است ناشی از وجود واجب است قائل و پر تو وجود دوست سبحانه و
 همچنین اگر حیات است ناشی از صفت حیوة دوست سبحانه و پر تو آن حیوة مقدسه است علی انفاک
 العلم و القدره و الاراده و غیره پس بطور صوفیه عالم هم صادر از دست سبحانه و هم خلل کمالات

او و ناشی از ان کمالات شمره او تا تم تعالیٰ مثلاً وجودی که ممکن داده اند نه امری است که بسبب خود
 باشد و استقلال او را حاصل بود بلکه آن وجود بر توکل وجود واجب است تعالیٰ و همچنین حیوة
 و علم و غیره ها که ممکن بخشیده اند نه امورے اند که استقلال ثبوت از صانع تعالیٰ پیدا کرده اند بلکه وجود
 معدوم از صانع تعالیٰ اینها ظلال کمالات وے اند سمانه و صور اشکال کمالات همین ارتباط اصالت
 و غلیت هست و صوفیه بآن مبتدئ گشته اند معامله صوفیه را با عللے علیین برده است نه بغضا و تقبا
 رسانیده بولایت خاصه متحقق ساخته و چون علماء خواجہ ابرارین دید میسر نشده است از فنا
 بقا بهر زرسیده بولایت خاصه متحقق نشده و صوفیه کمالات خود را ظلال کمالات واجب تعالیٰ
 یافته اند و وجود سائر توابع وجود را عکس آن کمالات دانسته ناچار خود را پیش از امانت و
 از کمالات او نمیده اند و غیر از امریایے آن کمالات نیافته و چون حکم آن الله یا مگر گمان
 توحید الاضافات الی اهلها این امانت را بابل امانت بسپارند و این کمالات را باصل بدینند
 و خود را معدوم بایند و سیت دانند چه وجود حیوة چون باصل نفت معدوم و سیت ماند و فنا متحقق
 گشت **للملوی** چون بدانستی بود و از نخت + سوئے آنحضرت نسب کردی درست +
 و آنکه دانستی که فل کیستی + فارغی اگر مرده و اگر زستی + بعد از فنا اگر او را سابقا شرف سازند مرده
 ثانیه وجود و توابع وجود از صفات کامله او را عطا خواهند نمود و بولایت ثانیه متحقق خواهند ساخت
 من لم یلمکوت السموت من لم یولد مرتین **ه** هیئت کلا سه باب نعیم نعیمها + بار خدایا از تنگی عبارات
 انفا ظیکه شرع باطلاق آن وارد نشده است در رنگ غلیت و غیر با اطلاق مینایم و میگویم و چه
 ممکن فعل وجود واجب است تعالیٰ و صفات او ظلال صفات کامله او تعالیٰ ازین اضافات
 ترسان و لرزان ام و چون او لیا رتوبانین اضافات سبقت نموده اند امید و ارفعیم ربنا
 لا تخذنا ان شینا او لخطانا باید دانست ازین تحقیق که سابق نموده آمد و انهم گشت که صوفیه
 که قائم بکلام مبراوست عالم را با حق جل و علا متحد نمیدانند و طول و سران ثابت نمیکند و محلی
 که مینایند باعتبار ظهور غلیت است نه باعتبار وجود و متحقق و هر چند از ظاهر عبارت شان اتحاد

وجودی متوہم شود اما حاشاکہ مرادشان آن بود کہ کفر و الہاد است و چون محل
یکے بر دیگرے با متباین ہو گشت نہ باعتبار وجود معنی ہمہ اوست ہمہ ازوست
کہ در محل شے نامشے از ان شئی است و ہر چند در غلبہ احوال ہمہ اوست
گویند اما فی الحقیقت مرادشان از اعتبار ہمہ ازوست باشد فلا مجال فی الاطلاق کلامہ
والحکم بتفصیل قائلیم و تکفہم بہ اگر کل شے عبارت از ظہورشی است در مرتبہ ثانیہ یا ثالث یا
رابع مثلاً صورت زیر کہ در مراتب متماثل گشتہ است خل نہ است و ظہور نہ است در مرتبہ ثانیہ و نہ
فی حد ذاتہ در مرتبہ وجود اصلی خداست کہ بطل خود را در مراتب ظاہر ساختہ است بے آنکہ در ذات و
صفات تلویحی و تغیری رود چنانچہ گشت ربنا اتم لنا نورا و اغفر لنا الک علی کل شیء قدیر
والآلام علی من اتبع الهدی - اب اس مکتوب سے ناظرین انصاف پسند معلوم کر سکتے ہیں
کہ حضرت نے کیسے کیسے براہین ساطع و دلائل قاطع سے اس سکہ کو شرع شریف سے تعبیر و تفسیر
با وجود اینہم بہر ہی اگر کوئی حضرت کو منکر وحدت الوجود کیے تو یا وہ حضرت کے حالات و مذاق
سے واقف نہیں یا آنکہ وہ متعصب و متعسف محض ہے مگر اسکا کیا علاج بقول شخصے گرنہ بنید
بروز شہر چشتم + چشمہ آفتاب را چہ گناہ +

مقام آہوان حضرت امام ربانی مجد الف ثانی کی مکاشفہ و کرامات کے بیان میں +

حضرت نے فرمایا کہ ایک روز بعد نماز فجر میں مراقب بیٹھا تھا اور حافظ قرآن پڑھتا تھا اسی اثنا میں
میں نے اپنے اوپر ایک غامت عالی نورانی پایا ایسا معلوم ہوا کہ یہ غلمت قیومیت تمام ممکنات ہے
کہ اللہ تعالیٰ پیغمبر اولی العزم کو عنایت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ بوارثت و تمیت خاتم الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم تلو عطا ہوا اور جمیع مخلوقات کا قیام تہاری ذات پر مقرر ہوا کہ اتے میں حضرت
سید المرسلین تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے میرے سر پر دستار باندھی اور

سبار کباد منصب قیامت دی فرمایا کہ ایک روز بعد نماز عشا میں دعا مانگتا تھا کیا دیکھتا ہوں
 کہ میرا تمام بدن مثل شمع کے روشن ہے اور آفتاب کی طرح ایسا چمکتا ہے کہ آنکھ سانسے نہیں
 کیجاتی اسی اشارہ میں الیام ہوا کہ یہ روشنی اس واسطے ہی کہ تیرا بدن بقیہ طہیت حضرت خاتم المرسلین
 صلی اللہ علیہ وسلم ہے حضرت بارہا فرمایا کرتے تھے کہ جو کچھ بقیہ طہیت حضرت خاتم النبیین تھا
 بطور الوش ایک کزواست کو پہنچا ہے اور اس سے کچھ بچاؤ کی ایک شنب کو ملا ہے
 نسبت حضرت خواجہ محمد مصوم حضرت کے فرزند ثالث مراد ہیں حضرت کا تمام بدن بقیہ
 مصلحی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنا تھا مگر سیر مبارک نہ تھے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ میرا مال مثل ملاؤں
 ہے کہ اپنے بدن کی زیبائی و رعنائی دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور ناچتا ہے لیکن جب
 بیرون پر نظر پڑتی ہے تو پڑمردہ ہو جاتا ہے اس طرح میں ہی جسا بنا بدن دیکھتا ہوں تو خوش
 ہو جاتا ہوں اور جب پیر دیکھتا ہوں تو منقبض ہو جاتا ہوں۔ ایک روز فرمایا کہ کیا دیکھتا ہوں
 کہ ایک صفہ بلند پر جمیع انبیاء موجود ہیں اور حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام و علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سیر مجلس میں چنانچہ میں بھی او بھگ گیا مگر بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کہ اتنے میں حضرت خلیل اللہ نے سبکی
 طرف متوجہ ہو کر فرمایا یا ایہا الذین آمنوا افسحوا فی المجالس کہ سب سے تھوڑی تھوڑی
 حرکت کی اور میرے بیٹھنے کی بفرغت جگہ نکل آئی اور میں او بھگ بیٹھ گیا۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ آج خواب میں دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں کہ حضرت خاتیت نے ایک اجازت نامہ عیسیٰ
 کہ مشایخ اپنے خلفاء کو لکھ کر دیتے ہیں بھگو دیا ہے لیکن بعد معلوم ہوا کہ اس اجازت نامہ
 میں ابھی کچھ گسر ہے کہ اتنے میں ایک شخص اگر مجھے وہ اجازت نامہ بحضور رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم لیکر دے اور پیر او سپر لکھو اور حضرت محبوب رب العالمین کی مہر سے فرزن کر اس کے
 بھگو کر دے اس کے متن میں الطاف عظیمہ کہ اس دنیا کے متعلق ہیں لکھی ہیں اور اس کی
 پشت پر لکھا ہے کہ تمکو اجازت نامہ آخرت عطا ہوا ہے اور مقام شفاعت مرحمت فرمایا

اور کاغذ اجازت نامہ بہت طر لانی ہے اور اوپر بہت سی سطرین لکھیں ہیں فرمایا میں نے
 صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح مہیا ہوں جیسے کہ بیٹا باپ کے پاس مہیا ہو کہ اتنے میں وہ
 اجازت نامہ لپٹا ہوا ہاتھ میں لئے ہوئے حرم شریف میں حضرت صلعم کے ساتھ داخل ہوا
 حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سمجھو آنسو در صلے اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے لگے کہ میں تیرے
 استغفار میں ہستے اور تویہ کام کر اور یہ کام کر اور یہ حضور ہی حضرت خاتیت صلعم اور حضرت
 خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جھک کر کو غیر غیر نہیں معلوم ہوتی۔ **نقل ہے** کہ حضرت کو زیارت
 بیت اللہ کا کمال شوق تھا اور ایک روز اسی بیقاری میں بہتے کیا دیکھتے ہیں کہ تمام عالم
 بن والنس و ملائک وغیرہ نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ حضرت کی جانب کرتے ہیں حضرت
 اس بات سے نہایت متحیر ہوئے اور متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے معلوم ہوا کہ کعبہ
 منقولہ آپ کی ملاقات کیواسطے آیا ہے اور آپ کا احاطہ کیا ہے اس سبب سے کعبہ کو سجدہ کرتا
 وہ آپ کی طرف معلوم ہوتا ہے چنانچہ اسی اشار میں الہام ہوا کہ تو ہمیشہ زیارت کی کشتان
 تھا اسواسطے مجھے کو کبیری زیارت کیواسطے بھیجا ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت نے
 واقعہ میں دیکھا کہ گویا ہزاروں ہزار فرشتے ایسے حسین و جمیل کہ نشان نور سے نگاہ کام
 نہیں کرتی جو حاضر ہیں او کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہکو حکم دیا ہے کہ آپ کی اطاعت میں حاضر
 کو خزانہ رحمت آپ کو عطا ہو چنانچہ اشارت متعلقہ رباعی مولفہ حضرت مندرجہ کتب تین سو گیارہ
 جلد اول مصداق اسکی ہے۔ ہائے دو چشمی است مری ما + ہجو الف
 رب صیب خدا + لام مری خلیل اللہ است + میم ز تہدیر کلیم اللہ است +
نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر کشف کیا ہے کہ حقیقت مہ گنجینہ رحمت رحمن ہے جل جلالہ
 اور کوئی رحمت خواہ دنیوی ہو خواہ اخروی اس گنجینہ سے باہر نہیں جہد رحمت کا آخرت
 میں ذخیرہ ہے ایک چشم کی ہے اور دوسری چشم کی رحمت دنیا میں پہیلی ہوئی ہے۔
نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے خواب میں جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گویا

آپ فرماتے ہیں کہ تو مجھ پر علم کلام ہے حضرت نے فرمایا کہ جب سے میری علیحدہ رائے سے
 لیکن اکثر موافق ابو حنیفہ ہے فرمایا کہ جب اجتہاد ابو حنیفہ اور شافعی کی سیر کرتا ہوں معلوم ہوتا
 کہ دو حصہ حق بجانب ابو حنیفہ ہے اور ایک حصہ بطرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اور ان دو بزرگوار
 سے حق باہر نہیں فرمایا کہ ایک روز بیٹھا تھا کیا معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ مع لشکر گردان
 آئے ہیں اور ہر ایک کا نور مجہد میں آیا اور اس نور میں مجھ کو فنا و بقا حاصل ہوئی اس کے
 کئی روز کے بعد کیا دیکھا کہ اوسیطح امام شافعی مع تلامذہ تشریف لائے اور جو معاملہ
 امام ابو حنیفہ سے گذرا تھا وہ ہی اون سے پیش آیا۔ **نقل ہے** کہ حضرت نے فرمایا کہ
 بلا شبہ تکلف و تعصب کیا جاتا ہے کہ نورانیت مذہب حنفی نظر کشنی میں مثل دیا و عظیم کے
 معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذہب مثل حوض کے۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت
 حلقہ میں مع یاران مراقب بیٹھتے کہ حضرت شاہ سکندر بن سیر شاہ کمال کیتلی آئے اور
 ایک خرقہ آپ کے دوش مبارک پر ڈال دیا حضرت نے آنکھیں جو کھول تو دیکھا کہ شاہ سکندر بن
 جلدی سے اٹھئے اور بتواضع معافہ کیا حضرت شاہ سکندر نے کہا کہ میرے جدا محمد نے اپنی
 وصال کے نزدیک یہ جتہ جو کہ حضرت غوث الاعظم سے پشت بہ پشت چلا آتا ہے میرے
 سپرد کیا تھا اور کہا تھا کہ اسکو امانتا اپنے پاس رکھہ جسکو میں کہوں گا اوسکے حوالہ کرنا اب چن
 مرتبہ مجھے حضرت جدا محمد نے تہا رے حوالہ کرنے کے واسطے واقعہ میں کہا لیکن مجھ پر اس
 تبرک کا علیحدہ کرنا سخت شاق تھا مگر چونکہ اب تاکید بہ تہدید کی چار و ناچار لے آیا حضرت
 وہ جتہ پہنکر خلوت میں تشریف لیکئے فرمایا کہ اوسوقت میرے دل میں یہ خطرہ گذرا کہ
 مشایخ کی بھی عجب معمول ہیں کہ جسکو جامہ پہنا دیا وہ ہی خلیفہ ٹھہرا ورنہ یہہ چاہئے
 پہلے خلعت معنوی پہنائیں بعد ازاں اپنا خلیفہ بنائیں لہذا اس خطہ لے حضرت
 غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ مع تمامی خلفاء و تاح حضرت کمال کیتلی تشریف
 لائے اور اپنے خاصہ نسبت کے انوار و اسرار سے مالا مال کر دیا اوسوقت میری دل میں

خیال آیا کہ میں نقشبند دین کا پرورش یافتہ ہوں اور یہاں یہ معاملہ گزر کہ اتنے ہی میں
 حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی سے لیکر تا حضرت خواجہ باقی باللہ سب تشریف
 لائے اور حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ حضرت غوث الاعظم کے برابر بیٹھے اکابر نقشبندیہ
 فرمایا کہ شیخ احمد ہماری تربیت سے کمال و تکمیل کو پہنچے ہیں آپ کو اودھنے کیا علاقہ ہے
 اکابر قادریہ نے کہا کہ اول چاشنی ہمارے خوان سے کہانی ہے لا در یہ اوس قصہ کی طرف
 اشارہ ہے کہ شاہ کمال کیتلی حضرت کے ایام شیرخوارگی میں تشریف لائے تھے اور
 حضرت بیمار تھے اور شاہ صاحب اپنی زبان مبارک حضرت کے دہن میں دی تھی تو
 آپ نے اوسکو خوب چوسا تھی (اور اب خرقہ ہی ہمارا ہی پہنا ہے اسی بحث میں حضرت
 چشتیہ و کبرویہ و سہروردیہ ہی تشریف لائے اور کہا کہ انکے ہم ہی دعویٰ دہن میں رکھیں گے
 ان خاندان کی خلافت حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے قبل سلطنت حضرت خواجہ
 باقی باللہ علیہ الرحمۃ ملی تھی) مولانا بدر الدین سرخندی حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ نے
 حضرات القدس میں لکھا ہے کہ اوسوقت اسقدر ارواح اولیا جمع ہوئیں کہ تمام
 مکان و گلی و کوچہ و دشت و صحرا بھر گیا اور مناظرہ میں صبح سے ظہر کا وقت ہو گیا کہ
 اس اثناء میں جناب سید المرسلین رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما
 ہوئے اور کمال کرم و نوازش کی تسلی و دلاسا فرما کر ارشاد فرمایا کہ چونکہ کمال و تکمیل
 شیخ احمد کے طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے اسکی ترویج کریں اور باقی سلاسل
 کی نسبت بھی انکار کریں کہ انکا حق یہی ثابت ہے اور اسی بات پر فاسخ پڑ گیا اور
 سب رخصت ہو گئے فرمایا کہ طریقہ قادریہ میں بعد شیخ بہر القادر جیلانی شیخ کمال کیتلی کے
 مانند اور کوئی نظر نہیں آتا فرمایا کہ آفتاب کی جانب بغیر اغت و دیکھہ سکتے ہیں مگر شاہ کیتلی
 کے قلب کی طرف بوجہ شمشان نور نگاہ نہیں کیجاتی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے
 واقعہ میں دیکھا کہ گویا حضرت علی تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تجھ کو علم سلوک ملتا ہے

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ دائرہ غضب
 الہی ظاہر ہوا اور میں جو سیر کی تو طرح طرح کے غضب ذاتی و صفاتی و انتقامات اور سزا دہن
 کئے اور یہ سیر دیر تک رہی بعد ازاں دیکھا کہ اوس دائرہ سے ٹھکرا فوق کے مقام پر یہ سیر
 معلوم ہوا کہ یہ دائرہ استغاثی ہے وہاں رنگ رنگ کی استغاثی ذاتی و صفاتی اللہ تعالیٰ
 کی نظر سے گزرتی ہیں بعد ازاں اوس مقام سے مقام بالا کی سیر ہوئی معلوم ہوا کہ یہ مقام
 رحمت ہے اس مقام میں صرف جمال ہی جمال کا ظہور ہے جلال و استغاثی کی نور
 بھی نہیں ہے بعد ازاں سیر فوق الفوق الی ما شاء اللہ واقع ہوئی۔

نقل ہے کہ ایک روز مسجد و گھر و خانقاہ کی طرف اشارہ کیے فرمایا کہ کیا دیکھتا ہوں
 کہ شریعت اسجدا و تری ہے جیسے کہ کاروان اگر ٹہرتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اگر روز حافط حلقہ میں قرآن پڑھتا تھا کہ دفعتاً بعض وساوس و باب قرآن
 میرے دل میں آنے لگے خیال آیا کہ نفس مطمئن ہو گیا ولایت متحقق قنود بقا حاصل ہر پر خطر
 کباب سے چنانچہ اس راز کے کشف کی واسطے متوجہ بہ بعد توجہ بہ بسیار و التجا بہ شمار کیا دیکھتا
 ہوں کہ ایک مرغ عظیم الخلق میری سینہ سے ٹھکرا باہر گیا غور کیا تو معلوم ہوا کہ سینہ
 میں یہ ہی خناس تھا جو کہ دوسوہ ڈالنا تھا حضرت پیغمبر علیہ السلام کو اسی خناس کے شر سے
 بچنے کی واسطے حکم ہوا تھا جس جگہ کہ فرمایا ہے قل اعوذ برب الناس ملائک الناس لہ الناس من شہ
 الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس اور پھر الہام ہوا کہ اصل دین میں
 جو خطرہ گزرتا ہے منشا و اسکا یہ ہی خناس ہے کہ سینہ میں اشیاء نہ لگتا ہے اور ہر وقت
 بیش زنی کرتا رہتا ہے اور پھر الہام ہوا کہ اسکی اشیاء کو ترے سینہ سے دور کر دیا الحق کہ بعد
 خروج اوس خناس کے عجیب شرح صدر حاصل ہوا فرمایا کہ مجھے کشتوف ہوا ہے کہ بند و ستان
 میں ہی انبیا گزرتے ہیں لیکن کسیکا ایک تابع ہوا اور کسیکے دو غرض کہ تین سے زیادہ کسیکی نہیں
 باقی جاتی اور اگر چاہوں تو انکا مکان و جگہ بشت یہی بتا سکتا ہوں بلکہ انکی ہر چیز کو انکا

نظر آتی ہیں فرمایا کہ ایک روز ایک اپنے فرزند متونی کی روح پر ثواب رسانیکی نیت سے
 کچھ طعام فقیروں اور درویشوں کے کہلانیکے واسطے تیار کرایا اسی اثنائین میری
 زبان سے نکلا کہ یہ صدقہ کس طرح قبول ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یقبل اللہ من المتقین
 اسی خیال میں تھا کہ آواز آئی کہ انت من المتقین فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ پر یہ تصور اعمال
 اس قدر غالب تھا کہ جس وقت نماز میں فاسخہ پڑھتا تھا اور لفظ ایاک نعبد و ایاک نستعین
 پڑھتا تھا حیران ہو جاتا تھا کہ کیا کروں اگر پڑھتا ہوں تو کرمیہ لہو تقولون ملا تعلقون کا صدق
 پڑھتا ہوں اور اگر نہیں پڑھتا تو ترک واجب ہو جاتا ہے کہ اسے میں آواز آئی کہ شرک کو تری
 عبادت سے دور کیا اور مخلوق الا اللہ الدین خالص کا ظہور ہوا فرمایا کہ جو کوئی میرے
 طریقہ میں بسوا سطلہ یا بسوا سطلہ خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت تک داخل ہوا سکے میرے
 پیش نظر کیا اگر چاہوں تو ہر ایک کا نام و مقام بتا دوں فرمایا کہ سوائے نبوت جو کمالات
 کہ نوع بشر میں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا فرمائے فرمایا ایک روز حلقہ یاران میں بیٹھا
 تھا کہ اپنی خرابیوں پر نظر پڑی اور یہ دید غالب ہوئی کہ اسی اثنائین حکم من توضع شجرہ
 یہ آواز آئی غفرت لک لمن تو سل بک الی بسوا سطلہ اور بغیر واسطہ الی یوم القیامت - فرمایا
 کہ مجھ پر غلام کرے کہ جو معاملات و کمالات خدا تعالیٰ نے مجھ پر فائدہ فرمائے ہیں تا ظہور
 امام مہدی اور کسی پر نہ ہونگے فرمایا کہ مجھ پر کشوف ہو اسے کہ مہدی معبود رضی اللہ عنہ
 اسی نسبت (یعنی نسبت مجددیہ) پر ہونگے فرمایا کہ مجھ پر غابر ہو اسے کہ حقایق و معانی
 جو میں نے کچھ ہیں حضرت مہدی معبود کی نظر سے گزریں گے اور ان کے مقبول ہونگے -
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بشارت دی ہے کہ تری دنیا کو آخرت کو دی
 یعنی بہت سے کمالات جو اور ان کے واسطے آخرت پر موقوف ہیں حضرت کو اس کے عطا ہوئے
 نقل ہے کہ ایک روز حضرت قضا حاجت کو پا جانے تشریف لیگئے وہاں دیکھا کہ مٹی کا پال
 گندگی میں پڑا ہے اور اس پر اللہ کا نام لکھا ہے حضرت اس پالہ کو لیکر فی الفور باہر نکلے

خادم سے فرمایا کہ لوہے میں پانی لے آوہ لے آیا اوس سے پیالہ کو اپنے ہاتھ سے دہو یا چہ
 خادم نے عرض کی کہ آپ تکلیف نہ کریں میں دہو دوں گا لیکن حضرت نے نہ مانا اور خوب پاک
 کر کے ایک کپڑے میں لپیٹ کر اونچا طاق میں رکھ دیا اور جب ضرورت ہوتی اوس میں پانی
 پیا کرتے اس اثنائے میں آواز آئی کہ جیسے تو نے میرا نام بزرگ کہا اس طرح میں نے تیرا نام دیا
 و آخرت میں بزرگ کیا فرمایا کہ اگر توبہ پس یا صفت و مجاہدہ کرتا تو یہی اس قدر فیوض و برکات
 نازل نہوتے جیسے کہ اس محل سے ہو فرمایا کہ قضا و قدر پر مجھ کو اطلاع بخشی ہے اور اس طرح
 منکشف کیا ہے کہ کیونکہ یہ سے شریعت غرا کے مخالف نہیں ہے **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ
 ایک امیر شخص نے کسی رشتہ دار قریبی کی روح پر ثواب پہونچانے کے ارادہ سے کہنا تیار کیا
 اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہی تشریف لیں چنانکہ دعوت عام تھی
 حضرت نے منظور فرمایا اوس نے کمال عاجزی و انکسار کیا۔ اسی اثنائے میں الہام ہوا کہ اگر
 تو اپنی ہنگام حرمت اختیار کرے تو اوس میت کو روزِ شراستہ اس قدر نور بخشن کہ اہل محشر
 اوس سے منور ہو جائیں حضرت تردد ہوئے کہ ہنگام حرمت کیا معنی معلوم ہوا کہ اس
 قسم کی مجلس میں جانا ہنگام حرمت ہے پس حضرت نے اجابت دعوت کی اور اوس کے مکان پر
 تشریف لیگے **فرمایا** کہ مجھ کو شہادت ہوئی ہے کہ جس جنازہ پر تو نماز پڑھے اوس میت کو نبی
فرمایا کہ ایک روز بعد اذان نماز دعا پڑھتا تھا لیکن ہاتھ نہ اون پر رکھے ہوئے تھے خیال آیا
 کہ اس طرح سے دعا مانگنا بعید از ادب ہے ہاتھ اون پر رکھ کر دعا شروع کی آواز آئی کہ اس ادب
 کی عوض تجھ کو کہی اور کچھ عذاب نہوگا **ایک** روز بتقریب تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 فرمایا کہ بمقابلہ اس کلمہ طیبہ کے کاش تمام عالم حکمِ قطرہ بدریائے محیط رہتا فرمایا کہ یہ کلمہ مقدسہ
 جامع کمالات نبوت و ولایت ہے لوگ انھیں کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھنے سے کس طرح
 جنت مل سکتی ہے اور دوزخ سے خلاصی ہو سکتی ہے جو کچھ مجھ کو معلوم و محسوس ہوا ہے
 یہ ہے کہ اگر تمام عالم کو بعوض ایک دفعہ پڑھنے کے خلاصی دین تو گنجائش کہتا ہے

اور اگر رکبات اس گویہ کے تمام عالم کو قسمت کرین تو بدلا باد تک سمود و ساری رہین فرمایا کہ
شیخ ابن العربی یا انہیہ سلم مقبول حسین سے نظر آتے ہیں اور اولیاء زمین معلوم ہوئے ہیں باگرین
کار و دشواریست حج ہے گاہے بسلامی برنجند و گاہے بدشنامی بخند و گاہے شہم خطرین ہے
و نیز قبول کنندہ جملہ رکبات شیخ بھی خطرین سے فرمایا کہ ایک روز زمین متوجہ یاران تھا معلوم ہوا
کہ شیخ غاہر لاہور کیا نام دفتر سعدان سے خارج کر کے دفتر اشتیاقین داخل کر دیا چنانچہ اسی وقت
متوجہ دفع شقاوت شیخ مذکور ہوا عین التباد و تصریح میں معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ میں قضا و طلق
نہیں ہے اور شرط کسی شرط کی نہیں ہے اس وقت کمال یاس اور نا امید ہوئی مگر منا قول حضرت
سید محی الدین عبدالقادر جیلانی یاد آیا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ قضا بہرہ میں کیونکہ محال تبدیل
نہیں ہے لیکن مجھ کو اگر چاہوں تو وہاں ہی نصرت کروں بہرہ از سر نو ملتی و مستصرع ہوا اور عرض
کی کہ بار خدایا تو نے اپنے ایک بندہ کو اس نوازش سے سرفراز فرمایا ہے تیری کمال کرم
سے بید نہین جو اس عاجز کو یہی ممتاز فرمائیے اس وقت معلوم ہوا کہ ایک قسم کی تقاضا ہے کہ وہ
لوح محفوظ میں مبرم ہوتی ہے اور عند اللہ معلق ہوتی ہے اور او زمین اخلاص خواص کو دست
تصرف ہوتا ہے اور یہ معاملہ بھی اسی قسم آخرت سے ہے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ حضرت کے نصرت
شیخ غاہر کو اس بلا سے نجات ہو گئی سچ ہے اولیاء راہست قدرت ازالہ تیر حبتہ باز کردا
نہ ماہ + نقل ہے کہ ابتدا میں ایک روز حضرت ایک قبرستان میں تشریف لیکے وہاں
ایک عورت کی قبر تھی وہ حضرت کی اہل حق اور قرأتوں میں سے تھی حضرت اس عورت
کے قبر کی محاذی میں تادیر کھڑے رہے پہلے آثار خضوع و خشوع چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئی
بعد و پر علامت خوشی و غور می باقی گئی جب حضرت مکان تشریف لیکے تو حرمان اسرار
ور یافت گیا کہ حضرت کیا باعث تھا کہ آپ تادیر اس عورت کی قبر پر کھڑے رہے اور اولاً
چہرہ مبارک سے آثار انگار ظاہر ہوئے اور دیر کے بعد خوشی معلوم ہوئی حضرت نے
فرمایا کہ جس وقت میں اس کی قبر پر پہنچا اس کا غضب دیکھ کر متوجہ دفع خدایا ہوا مگر خدا

دور نہوا کہ میں متوجہ ارواح اپنے آگاہ اجداد کا ہوا چنانچہ اونکی ارواح پاک حاضر ہوئیں مگر دفع
 عذاب نہوا بعد ازاں متوجہ ارواح عالیات حضرات خواجہاں ہوا کہ وہ یہی فی الفور تشریف فرما
 ہوئیں لیکن عذاب اوسطرح قائم رہا آخر کار بعد عجز متوجہ بارگاہ محمدی علیہ علی الصلوٰۃ
 والسلام ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت علیہ السلام سخت نبوت پر سوار تشریف لائے میں
 او بچہ درود سخت محمدی وہ عذاب دور ہو گیا اور اوس غنیغہ نے مجھ کو دعا دی کہ جسطرح تونے
 نیچے راحت پہونچائی اوسطرح اللہ تعالیٰ نتیجہ ہی راحت پہونچائے اوسوقت آثار خوشی کے
 مجسمہ ظاہر ہوئے۔ **نقل ہے** کہ ایک روز ایک قبرستان میں تشریف لیکے دین گزرا
 کہ حدیث شریف آیا ہے کہ اگر عالم کسی مقبرہ پر گزرے تو چالیس دن تک اوس مقبرہ کا عذاب
 موقوف ہو جاتا ہے مجھ کو اس خطرہ کے الہام ہوا کہ میرے گزرنے کے وجہ سے ان اہل قبور کا تاقیات
 عذاب موقوف کیا۔ **نقل ہے** کہ ایک روز ایک خادم نے حاضر ہو کر عرض کی کہ ستر ہزار
 کھون کا ثواب آپ کے نظر کیا مجھ کو اس کہنے کے حضرت نے فی الفور ہاتھ اوٹھا کر فاسخ پڑھا دوسرے
 روز اوسی خادم سے فرمایا کہ جسوقت میں نے دعا کی واسطے ہاتھ اوٹھائے فرشتہ ثواب
 لیکر اس کثرت سے اترے کہ زمین پر پیر رکھنے کی جگہ نہ رہی پھر فرمایا کہ اس بات سے تم مغرور
 نہونا اپنا مقصد سنانا ہوں کہ ہر شب نماز بعد تہجد پانچ سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر محمد عیسیٰؑ محمد فرخ و ام
 کلثوم رضیہ حضرت کی اولاد متوفی کے نام میں (کی روح پر بخشہ) ہوں ابتداء میں ایسا ہوا
 تھا کہ محمد عیسیٰ کی روح اگر مجھ کو جگا دیا کرتی تھی کہ ختم کلمہ طیبہ کروں اور پھر اپنے بھائی اور بہن
 کی روح کو بلانے جایا کرتی تھی کہ چلو باو اجاں بیدار ہوئے اور جب تک میں وضو کرتا اور نماز
 پڑھتا اور ختم کلمہ طیبہ کرنا اسطرح گرد پیش پہر کرتے جیسے روٹی بکاتے میں چھوٹے بچہ اپنی
 مان کے آس پاس بہر کرتے ہیں اور جب انکو ثواب بخش دینا تو چلے جاتے اب کثرت ثواب
 ایسی سیر ہو گئی ہیں کہ کبھی نہیں آتی۔ **نقل ہے** کہ مولینا محمد یوسف ایک علماء عصر تھے
 اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے کہ اتنا دسلوک میں اونکی اجل آگئی قریب فوت

حضرت اونکے پاس گئے اور توجہ اتمام سلوک ہوئے اور اوسکو اس امر سے اطلاع ہی
فرمانی اور اوس سے حال ہی دریافت کرتے جاتے اور وہ عرض کرنے جاتے حتیٰ کہ
اوسوقت اوسکا تمام سلوک طے کرادیا مجود اتمام اوسنے جان بحق تسلیم کی۔ باریان کارا
و شرافت **نقل ہے** کہ ایک شخص حضرت کرناقب سکر قدسوس کیواسطے خدمت
شریف میں روانہ ہوا بہرات گئی حضرت سرمدین پہونچا ایک مسجد کے قریب مکانین
تہر گیا صاحب خانے کمال مہربانی کی اسنے اوس سے کچھ حضرت کا حال دریافت کیا اوسنے
کچھ طعن و تعرض کرتے شروع کر دیے یہ بیچارہ نہایت حیران ہوا کہ نگاہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک
شخص شہر پر بند آیا اور اوس طاعن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے یہ بیچارہ یہ اجرا دیکھ کر بیت گہرا
اور اوس شخص کے پیچہ دور اگر مطلق تہ نہ لگا صبح کو حضرت کی خدمت حاضر ہوا حضرت
اوس شخص سے بغلگیر ہوئے اور بتسم ہو کر فرمایا ماضی باللیل لودین کر بالنیہاد بعد از ان
اوس محل میں گیا وہاں رونائینا پڑا تھا کہ فلانے کو کوئی شخص ات مار گیا۔ **نقل ہے**
کہ ایک درویش خانقاہ شریف میں حضرت کے رہا کرتا تھا اوسپر واردات کثیر وارد ہوتی تھی
پناہ لے لیا اوقات ایسا اتفاق ہوتا کہ جب سجدہ جاتا تو حالات زمین و آسمان اوسپر ظاہر
ہو جاتے اسی اثنا میں اوسکے ایک شخص کثیر الحمد شہ سے صحبت ہو گئی اوسکے دلمین خطرہ
گزرنا کہ باوجود حضرت کے اسقدر علم و عرفان کے خرق عادت نہیں ہوتی اور اوس خطرہ
لے اوسپر غلبہ کیا حتیٰ کہ اوسکو اپنے حال میں بستگی پائی گئی لاچار ہوا اور اپنے گلے میں گڑھی
ڈال کر حضرت کے قدموں پر اگر گر پڑا لیکن اظہار خطرہ کیا حضرت فرمایا کہ یہ طالب کرامات ہوئے
میں اور یہ فلان شخص کی صحبت کا اثر ہے بعد از ان حضرت نے سبلی طرف توجہ ہو کر فرمایا
کہ جو شخص کرامات چاہتا ہو اوسکو چاہئے کہ اپنا دوسرا شیخ تلاش کرے اور جو کوئی متابعت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اقتباس انوار فنا و بقا و دیگر کمالات معرفت ذات و صفات
چاہتا ہو وہ اسجگہ ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت کو علالت عارض ہوئی دس

گیارہ دانہ نمونہ کے متبادل فرمائے کو طلب فرمائے چنانچہ خادمہ نے دانہ حاضر کئے حضرت
 متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے آیا یہ دانہ نافع ہوئے یا نہیں جب سرساک اوٹھا یا تو فرمایا
 کہ عجیب معاملہ گزرا کہ بیویز کے دانہ بارگاہ الہی میں ملتی ہوئے کہ اسے بار خدا یا تیرے دوست
 بلکہ متبادل کر نیکی واسطے منگا یا ہے ہے اسکو شفا عطا فرما اور جو کوئی ہے جس مرض کے
 واسطے جو دانہ کبابے صحت حاصل ہو جائے اور معلوم ہو کہ یہ دعا ادھی قبول ہو گئی اور
 حضرت نے چند دانہ اوہین کے متبادل فرمائے چنانچہ فی الفور آرام ہو گیا اور بعد ازان
 جس مرض کے لئے جس بیمار کو ایک دانہ دیانی الفور شفا کلی ہوئی حضرت بحسرت فرمایا کرتے
 تھے کہ کاش یہ دانہ زیادہ ہوئے ہوئے کہ جمع کثیر اس سے صحت یاب ہوتے۔

نقل ہے کہ ایک شخص کو حضرت نے کسی کام کو بھیجا اور بوقت رخصت کہہ دیا کہ رستہ میں
 سورۃ المطفف بکثرت پڑھنا اور جہاں کہیں کچھ مشکل ہو مجھ کو یاد کرنا چنانچہ وہ شخص دانہ ہوا چلتے
 چلتے ایک جگہ پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ شیر حلا آتا ہے اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا دیکھتے ہی -
 کاشیے لگا اور اوس وقت حضرت کو یاد کیا یاد کرتے ہی دیکھا کہ حضرت عصالے ہوئے
 تشریف لا اور عصالہ اس شیر کے منہ میں دیدیا اس شخص کے جب حواس بجا ہوئے دیکھا
 نہ شیر تہا نہ حضرت تھے۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے حضرت کی زبانی سنا تھا کہ جب قدر
 کفار کی توہین کرے عند اللہ اجر عظیم و ثواب غازیان فی سبیل اللہ ہوگا ایک روز اس شخص کا
 ایک بت خانہ میں گزرا وہاں اسکو حضرت کا فرمانا یاد آگیا اور فی السویم رفتار بت شکنی
 میں مشغول ہو گیا کہ ناگاہ کاؤن کی جانب سے لوگ لائی سوٹالے ہوئے آتے دکھائی دیئے دیکھتے
 ہی ہوش اڑ گئے اوس وقت حضرت کو یاد کیا کہ حضرت آپ کی نصیحت پر عمل کیا ہے وقت
 مدو ہے آواز آئی کہ تری مدد کو شکر اسلام پہنچا ہوں میں نے رفیقون سے کہا کہ حضرت
 کی آواز آئی ہے کہ لڑکے پہنچتا ہوں مگر یہاں دشمن آپہونچے ایک تیر کے فاصلہ پر کفار
 رہ گئے ہو گئے کہ ایک بلندی پر سے تیس چالیس آدمی گھوڑے اوڑھائے آتے ہوئے

نمایان ہوئے اور آتے ہی کفار و کفر ایک ڈانٹ بکلائی اور مجھ کو اپنی حمایت میں لیکر چلے گئے۔ جب کفار نظر سے غائب ہو گئے، ہکو رخصت کر دیا و کہا تو شکر بجا نا آدمی تھی صرف حضرت کا تصرف ہی تصرف تھا۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت سیدہ رشتہ کیواسطے میری بھانجی تشریف لی گئیں ایک روز ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاتے ہوئے راستہ میں آٹا کی حرارت وغبار راہ سے رفیقوں کو خصوصاً جو کہ پیدل تھے از بس پریشانی و بیاس ہوئی لیکن خلیفہ عیسیٰ کچھ عرض نہ کر سکے حضرت نے خود اشراف خواطر سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ گرمی آفتاب و تراکم غبار سے رفیقوں کو تکلیف ہے مولانا محمد یوسف مہر نے عرض کی کہ حضور کو خود معلوم ہے عرض کی کچھ حاجت نہیں یہ سنا کہ حضرت نے قسم فرمایا اور گوشہ چشم حق بین جانب آسمان کر کے کچھ زیر لب فرمایا تو ہڑی ہی دور چلے بیٹھے کہ ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور اوپر آکر اسقدر برس گیا کہ بہین غبار مٹھ جاوے اور کچھ نہ ہوا اور باد شمال سدیل چلنے لگی کہ تمام راہ کی کوفت و حرارت بہول گئے۔ **نقل ہے** کہ ایک امیر کو سلطان وقت نے بغضب تمام لاہور سے طلب کیا چونکہ اس سے نقصیہ ظہیر سرزد ہوئی تھی لوگ گمان کرتے کہ مجبور دیہوتیہ کے اسکو اتنی کسمپرسی سے بند ہوا کہ بادشاہ مرواڈ الیگا دہلی جاتے وقت جب وہ شخص سر ہند میں پہنچا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور التماس حمایت کی حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ خطرہ نہیں خاطر جمع رکھو اسنے کمال اضطراب سے کہا کہ جو کچھ حضرت زبانی فرماتے ہیں اسکو قلم سے لکھ کر میرے حوالہ فرمائیں حضرت نے مسکرا کر یہ لکھ دیا کہ چون فلان از خوف غضب سلطان کی نمونہ غضب لکھی است بفقرا رجوع نمودہ فقر اور ضمن خود گرفتہ ازین مہلکہ نہایت اور سکے رخصت ہوئے کہ جب پیغام جب گزرے تو کسی نے آکر کہا کہ اس امیر کو بادشاہ نے قید کر دیا حضرت مسکرفرمانے لگے کہ یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی کہ فقر کو سلطان کی شفقت اسنے حق میں شل و زر و شن معلوم ہوئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ

جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا بادشاہ اسکو دیکھ کر تبسم ہوا اور چند کلمات نصیحت آمیز کہہ کر غلط
 دیالوڑ اسکو اسکی جگہ پہنچا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص ساہا سال سے بیمار چلا آتا تھا نہ کوئی
 دوا فائدہ کرتی تھی اور نہ دعا حضرت کی شہرت سنا کر ایک عرصہ خدمت شریف میں روانہ کیا
 اور جابہ تبرک بھی طلب کیا حضرت نے اسکے مال پر رحم فرما کر یہ عنایت ناسمجہ جابہ تبرک
 بھیجا۔ مخدوم اتا چند چون مادر مہربان برخورد باید لرزید و تاسکے بر خود از غصہ و غم باید پیچید خود را
 و مہمہ امر دہ باید انکاشت و مجاہدی چند بے حس و حرکت باید نداشت۔ انکس میت و انعم
 مینون نص قاطع است فکر از امر عرض قلبی درین فرصت سیر نیز کر گزیر از اہم مہام است و
 علاج علت معنوی درین مہلت قلیل باید رب جلیل از اعظم مقاصد دلی اگر گرفتار غیرست از
 چہ توقع خیر است روحی کہ مائل بہ ترست نفس امارہ از بہتر است اینجا بجا سلامتی قلبی طلبند
 و علامی روح می جویند و اکوۃ اندیشان ہمہ در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیہ منہیات
 چہ توان کرد ما ظلمہ اللہ و لکن کانوا انفسہم بظلمون دیگر از ضعف ظاہر اندیشہ کنند انشاء اللہ
 تقالے بصحت و عافیت تبدیل خواب یافت خاطر اینجا بن ازین۔ بگذر جمع ہست جابہ فقر
 کہ طلب داشتہ بودند پیراہن فرستادہ شاید پوشند و ستر صد تاج و ثمرات آن باشند کہ شیر الہیہ کا
 است۔ ہر کسی افسانہ خواند افسانہ است + و انکہ دیدش نقد خود مراد است + والسلام
 علی من اتبع الهدی والذین متابعتہ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ والسلام۔ نبوت
 کہ اسنے اوس پیراہن شریف کو پہنا امراض سے۔ فانی بانی اور حاضر حضور پر کریم ہوا بلکہ
 غالباً حضرت نے اسکو اجانت تعلیم طریقہ بھی عطا فرمائی۔ **نقل ہے** کہ عبدالرحیم خان غازی
 صوبہ فار پوچہ غازی چند فتنہ انگیزہ مور و عتاب سلطانی ہوا اور معزول کر کے اسلطن
 میں طلب کیا گیا اور نوبت بہ اینجا رسید کہ اسکو اپنی جان کا اندیشہ ہو گیا سخت پریشان ہوا
 اور حضرت کے خلیفہ جلیل القدر میر محمد نعمان سے طلب دعا کی میر موصوف نے عرصہ لکھکر
 حضرت سے خانخانان کی سفارش کی اور جواب نیاز طلب کیا حضرت نے بعد ملاحظہ فرمایا

سیرنخان قلعہ ان طلب کو کے جواب لکھا کہ وقت مطالعہ کتاب شاہا خانمان در نظر رفیع القدر و کرام
 خاطر شریف از محالہ و جمع باشد میر صاحب نے وہ خط مجنبہ خانمان کے پاس بھیج دیا اسکے چند ہی دن
 کے بعد بادشاہ خانمان سے راہنہی ہو گیا اور خلعت خاصہ عطا فرما کر اسکو پھر محال کر دیا۔
نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور عرض کی کہ میرا بیٹا بیمار ہے اور ایک پوپہ ہی نذر کیا حضرت
 نے وہ پوپہ قبول نہ فرمایا پھر چند دن سے الحاح کی لیکن منظور نہ ہوئی حالانکہ عادت شریف رود قوت
 کی نہ تھی سبکو یقین ہو گیا کہ اسکا لڑکا سچا نظر نہیں آتا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شام کو وہ مر گیا۔
نقل ہے کہ ایک حضرت کا خادم سفر اصفہان سے واپس آتا تھا راستہ میں کسمکے خوبی
 کر پڑی اور سکی تلاش میں ادھر ادھر دوڑنے لگا اسنے میں فافلی ہی نظر سے غائب ہو گیا اور
 پریشانی بالائے پریشانی ہوئی روتا دھوتا پہاڑوں میں مگرین مارتا حیران پھرتا تھا کوثرین
 قافلہ کا سراغ نہ لگتا تھا اور ایسا مایوس ہو گیا کہ اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھا یاچار ایک
 طرف جاکر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور حضرت کی طرف متوجہ ہو گیا دیکھتا ہے کہ حضرت
 ایک گھوڑے پر سوار چلے آئے ہین اور اس کے پاس آئے اور اپنے نیچے گھوڑے پر بٹھا کر
 گھوڑا دوڑا لیا جب قافلہ قریب آگیا اسکو گھوڑے سے اتار دیا آپ نگاہ سے غائب ہو گئے
نقل ہے کہ ایک مرتبہ شاہجہان عالم شہزادگی میں اپنے باپ سے مخالف ہو گیا اور بقبالہ
 و مقاتلہ پیش آیا بعض اشخاص سنے حضرت کو لکھا کہ مشایخ دربی نے اپنے مکشوفات سے نصرت
 و فتح شاہزادہ کے معلوم کی ہے آپ کیا فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مجھکو معاملہ بالعکس معلوم
 ہوتا ہے لیکن آخر کار مدعا شاہزادہ کر سی نشین ہوتا معلوم ہوتا ہے چنانچہ بعد شکست شاہزادہ
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض مدعا سلطنت کی حضرت نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ
 سے دعا مانگی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں سلطنت جہانگیر کی رہے لیکن بعد از ان انشاء اللہ
 تعالیٰ بادشاہ تو ہو گا خاطر جمع رکھنا شاہزادہ اس بشارت سے نہایت خوش ہوا اور واقعہ بھی
 ایسا ہی ہوا کہ بعد جہانگیر شاہجہان تخت نشین ہوا۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ فوجدار سرحد

کو ہستاینوں پر فوج کشی کی اور بعض بعض گوشہ نشین سے جو دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اس مہم میں تیری فتح ہے اور بظہر تصدیق مزید حضرت سے یہی خطبہ سیکر دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ اس مہم میں فوجدار کی شکست فاش معلوم ہوتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چار پانچ روز میں فوجدار صاحب فکدہ و فارہ چہنو اکروٹ آئے۔ **نقل ہے** کہ مولیٰ امر قرضی کے والد نے وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو نش کو حضرت کی خدمت میں لیجانا اور عرض کرنا کہ داخل طریق کرین اور حضرت کا طریقہ تھا کہ اسوات کو یہی عطار نسبت فرمایا کرتے تھے بعد و فاش کر لیا اپنے والد کی نش کو حضرت کی خدمت میں لائے اور اپنے والد کی وصیت سے آگاہ کیا حضرت نے فرمایا کہ کل کو حال معلوم ہو جا گا دوسرے دن مولیٰ نے حلقہ میں کیا کیا کہا کہ اونگی والد حضرت سے ایک آدمی کے فاصلہ پر بیٹھے ہیں اور سر گرم ذکر میں۔ **نقل ہے** کہ ایک درویش کبہ شریف کو جاتا تھا راستہ میں جب سر سبز دین پہنچا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا سو وقت حضرت نماز سے فارغ ہو کر گوشہ میں تشریف لے جاتے تھے یہ درویش جا کر قدموں پر گر پڑا حضرت نے خادم سے کہا کہ اگر کوئی روٹی کا ٹکڑا ہو تو گھر میں سے منگا لو خادم گیا اور ایک روٹی کا ٹکڑا لے آیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے وہ ٹکڑا اوسکی گود میں ڈال دیا اور فرمایا کہ اب وقت تنگ ہو گیا اور یہ ٹکڑا تیرا مرشد ہے اوس درویش کی زبانی ہے کہ اوس ٹکڑے کی شے ہی جھکو اس قدر حاصل ہوا اور ایسی آنا فنا ترقی ہوئی کہ تیس برس ریاضت کی تھی اوسکی بوجہ نہ پائی تھی۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص حضرت کے خونیون میں تھا اوسکی بیٹا زندہ نہ رہا کرتا تھا اور بچو کر پیدا ہوتا وہ مر جاتا ایک دفعہ اوسکے گھر میں پیدا ہوا اوسکو لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت میرے نیاز کی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو آپکی غلامی میں دوں گا حضرت نے بعد توجہ فرمایا کہ اس لڑکے کا نام عبدالحق رکھنا انشاء اللہ زندہ رہے گا لیکن سب مہینہ پانچ بھلوئی حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے نیاز دیا کہ اپنا سانچہ سب کت نفس نفیس وہ لڑکا زندہ رہا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص جان محمد جانیر

حضرت کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اسکو حضرت نے قادریہ طریق میں داخل کیا تھا کوئی شخص کیونکر
 حضرت کے مہمان آئے اور انہوں نے حضرت سے دریافت کیا کہ اس شخص کو آپسے کس طرح
 میں داخل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ قادریہ میں اس مہمان نے کہا کہ اس شخص کا باپ میرا
 بھی آشنا تھا میں بھی اسکی سفارش کرتا ہوں کہ آپ اسکو حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ بلقیاد
 جیلانی سے ملا دیجئے اسی اثنا میں حضرت اور شیخ باہر تشریف لائے اور اس سے فرمایا کہ جان
 قطب تارہ کو پہچانتے ہو یہ ہے اور فرمایا کہ غوث دیکھہ جان محمد نے جو خوب غور سے دیکھا تو
 او میں سے ایک قنص سیاہ مکمل پہنے باہر نکلا اور تیر کی طرح او گھلا اگیا حضرت نے فرمایا کہ انکی
 قدمبوسی کر یہ غوث الثقلین ہیں چنانچہ جان محمد فی الفور قدمبوس ہوا بعد ازاں حضرت
 غوث الثقلین رخصت ہو کر اوپر اسی ستارہ کی جانب تو جہہ ہو کر اور او میں غائب ہو گئے جب
 حضرت وضو وغیرہ سے فارغ ہوئے اور مسجد میں تشریف لائے تو اس مہمان نے پوچھا کہ
 حضرت غوث الثقلین کو دیکھا جان محمد نے کہا کہ دیکھا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص سے حضرت نے
 فرمایا کہ تیری اور ظانی کی ولایت ابراہیمی ہے اس شخص نے دین خیال کیا ہر چند کہ فرمودہ
 حضرت کافی ہے لیکن اگر محکم کو یہی معلوم ہو جانا تو خوب سلی ہوتی اور سیر و زشکو حضرت خلیل الرحمن
 علی نبینا وعلی الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ حضرت ہی موجود ہیں اور وہ
 دونوں شخص ہی کہڑے ہیں حضرت نے اون دونوں شخصوں کے ہاتھ پکڑ کر حضرت ابراہیم
 کے قدمبوس فرمادیا چنانچہ اون شخصوں نے حضرت خلیل کی قدمبوسی کی اور پھر اپنی جگہ پر
 ہو گئے صبح کو جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہی واقعہ نہیں سنایا تھا کہ
 حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کہہ دیا ہے او میں تردد کی گنجائش نہیں ہے تھکو کیا معلوم ہے کہ
 جملہ سالکان راہ کو آپسے مشرب و استقرا و کا علم پورا پورا نہیں دیتی بلکہ اس قسم کا علم شافو نامہ
 کسی زمانہ میں کسی شخص کو ہوتا ہے شیخ نجم الدین کبریٰ کی نقل ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے قطب تارہ
 یہ معلوم نہ تھا کہ میری کونسی ولایت ہے چنانچہ اس بات کی تحقیق کیواسطے ایک اپنی مہاجر

ایک اور بزرگ کی خدمت میں جو کہ علم احوال رکھتے تھے یہجا اوس بزرگ نے دیکھتے ہی کہہ دیا کہ تیرا یہودی کیا کرتا ہے مریدانزدہ خاطر ہوا اور واپس ہو کر اپنے پیر کی خدمت میں آیا اور سارا قصہ کہہ سنایا شیخ بہت خوش ہوئے اور کہا یہ انہوں نے میری موسوی المشرّب ہونکی بشارت دی ہے حضرت کے صاحبزادہ کلان محمد صادق کی ولایت ابراہیمی تھی حضرت نے اپنی تصرف سے اوگو ولایت محمدی پر پہنچایا اور یہ تصرف رہم الحروف کے نزدیک اعظم کرامات سے ہی ہرولی کا تو کیا ذکر ہے اگر ہزار ملکہ دس ہزار اولیاء میں ایک میں یہی یہ طاقت ہو تو آفرین بردست و برابر زوے او۔

مقام نوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے محبوبوں کے بیان میں

جب حضرت مجدد الف ثانی کا سن شریف پچاس سے متجاوز ہوا تو آپ فرمایا کہ لے کر ترین برس کی عمر میں قضا و سئلن ہے دیکھئے کیا پیش آتا ہے اور گاہ گاہ یہی فرماتے کہ ابھی تک میری پرورش جمالی طور سے ہوئی اب منظور رب العالمین جلالی طور سے کرنے کی ہے خیر چنانکہ پرورشیم میدنید میردیم اب اسکے ظہور کی یہ شکل ہوئی کہ قبل ازین عہد اکبری میں اسلام کا اسقدر ضعف اور کفر کا زور ہو گیا تھا کہ ایکادسی کے دن بازار بند رہتے اور رمضان مبارک میں علانیہ دن کو طہور گرم رہتے اکبر خود الوالہ الغرم بن بیٹا تھا سجدہ کرتا تھا خیر وہ وقت نو گزر گیا جب جہانگیر جانشین ہوا تو مسلمان خوش ہوئے کہ اب دین کو ترمازی ہوگی مگر وہ اولد ستر لاسبہ نکلا پہلے ہنود کا زور تھا اب رافضی امیر وزیر بن بیٹھے سجدہ او سیطیح قائم نہا اہل ہنود کے رسوم کی جگہ رخص کی بدعات جاری ہو گئیں ان جملہ امور کی جب حضرت کو خبر پہنچی تو آپ فرماتے کہ جب تک میں اپنے نفس پر تکلیف نہیں اوٹھانے کا سنجیدہ دین گناہ نہیں ہوگی مگر کل امر مرہون باوقا تھا وہ وقت ابھی دور تھا رد و افض میں آپ تکلیب و رسائل تحریر فرماتے اور رافضی امیر وزیر او کو دیکھ کر جلتے لگے کہ چکر گشتی منظر موقع رہتی کہ اسی اثنا

میں حضرت نے اپنے خلیفہ بیع الدین کو کہ نہایت مقرب تھا لشکر میں امر معروف کیو اسطہ پہنچا
 اور فرمایا کہ لشکر میں قبولیت عظیم ہوگی اگر با عت بعض امور کے کچھ تکلیف پہنچے تو
 باستقامت برداشت کرنا اور اسجگہ شہر سے رہنا اور جب تک میں طلب نگوں ہرگز نہ گزانا
 الحق کہ لشکر میں پہونچکر شیخ کو ایسی قبولیت ہوئی کہ صد ہا ہزار آدمی صبح شام جانتے خبر
 ہوا کرتے اور سب اوقات بڑے بڑے امیروں کو با عت کثرت اثر و حام زیارت نصیب
 نہوتی یہ امر وادقض کو کہ نور جہان کے بہائی وغیرہ اور گویا کہ مالک دربار نبی ہوئی تھی نہایت
 شاق گذرا اور ایک روز موقع پا کر سلطان سے کہا کہ سرسند میں ایک شخص شیخ احمد نامی
 رہتا ہے وہ اپنے تئیں حضرت ابا بکر صدیق سے افضل بتلاتا ہے اور دعویٰ تجدید لیل
 ثانی کرتا ہے صد ہا ہزار ہا سوار جرار اسکے پاس موجود ہیں تمام سلاطین و خوانین توران
 و ماورالنہر اسکے حلقہ بگوش ہیں ملاوہ ازین شیخ کے صد ہا خلیفہ جا سجا مندر میں اور ان
 خلیفوں کے صد ہا مرید ہیں چنانچہ ایک اسجگہ لشکر میں بھی موجود ہے تمام سپاہ و ارکان
 سلطنت آپ کے اسکے پاس حاضر ہوتے ہیں شیخ کے دل میں داعیہ سلطنت ہے کہین اس
 نہو کہ مثل شاہ اسمعیل فقیر کے یہ بھی مالک سلطنت بن بیٹھے اسلئے اسکا علاج قبل از وقت
 کرنا چاہئے اور فی الحال اسکے اسناد کی یہ شکل ہے کہ شیخ کو اسجگہ طلب کیا جاوے اور
 اسکو کسی بہانہ سے قید کر دیا جائے کہ آئندہ کو کیطرح کا اندیشہ فساد نہ ہے یہ بات بادشاہ
 کو بہت پسند آئی اور حضرت کو سرسند سے طلب کیا جب حضرت تشریف لائے تو وزیر نے
 ایسے وقت بادشاہ سے ملاقات گرائی کہ وہ نشہ میں چور تھا بادشاہ نے دریافت کیا کہ ہم نے
 سنا ہے کہ تم اپنے تئیں حضرت ابا بکر صدیق پر ترجیح دیتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ہم حضرت
 علی کو کہ خلیفہ چہارم ہیں حضرت ابا بکر صدیق پر ترجیح نہیں دیتے تو اپنے تئیں کس طرح
 کہ سر اسر خلاف عقل و نقل ہے اور جس عبارت سے لوگ یہ مطلب نکالتے ہیں اور کیا یہ
 نشانہ نہیں ہے بلکہ اسکی ایسے مثال ہے کہ مثلاً کسی شخص کو تم اپنے پاس بلاؤ اور گھسی

کرو تو ضرور ہے کہ وہ شخص بیچ ہزاری و ہفت ہزاری کی جگہ پر گذرنا ہوا اور یگانا اور بیگمونی
 پہلے اپنے مقام پر واپس آجا و یگانا تو اس عہد مقامات بیچ ہزاری و ہفت ہزاری سے یہ لازم
 نہیں آتا کہ وہ شخص ان ہفت ہزاری وغیرہ سے بڑھ گیا اس بات کو سنکر بادشاہ خاموش ہو گیا
 کہ اتنے میں وزیر بول اوٹھا کہ یہ شخص کیسا متکبر ہے کہ آپ کو سجدہ کیا سلام علیک ہی نہیں
 کی اس بات پر سلطان افروختہ خاطر ہو گیا اور کہا کہ اتنے سجدہ و سلام کیوں نہیں کیا حضرت
 نے فرمایا کہ سجدہ سوا خدا کے اور کو جائز نہیں اور سلام علیک اس واسطے نہیں کی کہ توجہ
 ندیتا اور گنہگار ہوتا بادشاہ نے کہا کہ سجدہ تملو کرنا بڑی گستاخی حضرت نے فرمایا کہ میں سجدہ نہیں
 کرنے کا کہ اتنے میں مفتی عبدالرحمن نے کہ اکابر علماء وقت سے تہی کہا کہ میں فتویٰ دیتا ہوں
 کہ اس وقت سجدہ کرنا جائز ہے کہ جان کا بچانا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ ملاجی یہ فتویٰ
 تمہارے واسطے میرے واسطے نہیں سجدہ کرنا ایسی حالت میں رخصت ہے اور غریت
 یہ ہو کہ سوا خدا کے اور کسی کو کرے تب بادشاہ نے حضرت کو قید کر دیا روضۃ القیومہ میں
 لکھا ہے کہ شاہزادہ خرم جو کہ بعد از ان شاہجہان کے لقب سے ملقب ہوا حضرت کی قید
 سے نہایت پریشان ہوا اور حضرت کے پاس مع مفتی عبدالرحمن کتاب فقہ گیا کہ او میں حجاز
 سجدہ تحیت تھا اور عرض کی کہ اگر آپ سجدہ کر لینگے تو بہر میں آپ کی رہائی کا ذمہ دار ہوتا ہوں لیکن
 حضرت نے منظور فرمایا اور یہ ہی روضۃ القیومہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت نے جہانگیر کے ہوا
 سجدہ سے انکار کیا تو اسے کہا کہ آپ صرف سر جھکا دیں مگر حضرت اس پر بھی راضی ہوئے
 تب کہا کہ کھیرے کے دروازہ میں کو نکل آؤ اسی یہ مطلب کہ اس میں سر جھکا کر نکلین گے تو سجدہ
 کی شکل ہو جائے اور حکم لغو نہ رہ جائیگا مگر حضرت نے او میں یہی پہلے پہلے فرمایا یہ دیکھ کر مارے
 غصہ کے جلیا اور آپ کو گوالیار کے قلعہ میں کہ جہان ایک افضی قلعہ رہتا تھا بھیجا جب آپ قید
 ہو گئے تو مخلص معزز و اقارب کو نہایت غم و الم ہوا حضرت نے سب کی تسلی فرمائے
 کہ انشاء اللہ میری جہان سے خلاصی ہوگی کیونکہ میرے پاس بعض بعض کا حصہ ہے

وہ اونکو پہنچتا ہے اور یہ امر ملارہائی ممکن نہیں اور فرماتے کہ یہاں مجھکو ایک کام کیواسطے
 پہنچا ہے جب وہ ہو جاگا انشاء اللہ تعالیٰ رہائی ہو جائیگی اور حالت قید میں حضرت پر
 کمال فیوض و برکات نازل ہوئی چنانچہ بعد رہائی بھی اونکو یاد کر کے خط اوٹھایا کرتے
 تھے چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں درایام جس گاہے کہ سلطانہ ناکامی و بے
 اختیاری خود میں دم عجب حظ میگر فتم و طرفہ دوستی سے یافتہ بے ارباب فراغت ذوق
 ارباب بلاراجہ دریا بند و از جمال بلائے اوجہ درک نماید طفلان را حظ منحصر و شیرینی است
 و آنکہ از تلخی حظ فرا گرفته است شیرینی را بچوئے بنمزد ۵ مرغ آتشخوارہ کے لذت شناس
 دانہ را جب حضرت کو چہرہ مہینہ جس میں گزر گئے اور جو مراتب مقامات پر اللہ تعالیٰ کو
 براہ جلال پہنچاتا تھا پہنچانے کو رہائی کی پردہ قدرت سے یہ تدبیر ہوئی کہ کہا بخیر کی لڑکی
 نے خواب میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا گو یا کہ آپ حضرت مجدد الف ثانی
 کے بے ادبی سے نہایت ناراض ہیں اور فرماتے ہیں کہ فلان شخص کو جلد باغزا و اگر ارام
 بلا کر اپنا عفو تقصیر چاہو ورنہ سلطنت درہم برہم ہو جائیگی سلطان او سوقت کشمیر میں تھا
 اس خواب کو سنکر دلین بہت ہراساں ہوا اور فی الفور حضرت کو اپنے پاس طلب کیا
 اور نہایت عاجزی سے عفو تقصیر چاہی اور اپنی صحت کیواسطے کہ او دنوں بیمار تھا دعا کرانی
 چنانچہ بفضلہ صحت ہو گئی بعد ازاں حضرت کا نہایت معتقد ہو گیا بلکہ مرید بھی ہوا اور توجہ
 بھی لی ہے اور برکت و ہدایت حضرت جملہ احکام شرع جاری کئے سجدہ تحیت موقوف ہو
 ساجد منہدم شدہ از سر نو تیار ہوئیں گاہے کا گوشت علانیہ طور سے بازار و مین فروخت
 ہونے لگا غرض کہ اسلام کی تجدید ہوئی یہ سب کچھ مگر حضرت کو اپنے ساتھ رکھا اور شکر
 سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہ تھی اب یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ رکھنا اصلاح دین کیواسطے
 تھا یا مصلحت سلطنت کی نظر سے بہر حال جو کچھ ہو نہایت اوست پیش آتا اور بارہا اپنے خا
 بخیر و مغفرت کیواسطے عرض کرنا اور اپنے کردار سے سخت ندامت ظاہر کرنا چنانچہ او کی

تسلی کیواسطے حضرت نے ایک سوزاوس سے فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھہ میں جنت میں جاؤ گا جب پہلے تجھکو داخل کر لوں گا پہرے نیکی بانیکان فرخارست و نیکی ابدان کا عبداللہ انصاریت غرض کہ سلطان کے ہمراہ جبکہ وہ جایا کرتا تھا تشریف لیا یا کرتے تھے خواجہ محمد ہاشم کشمی حضرت کے خلیفہ رحمۃ اللہ علیہم نے اپنے زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت کے اسطرح سلطان کے ہمراہ پہرنے میں بڑی حکمت تھے یعنی بہت سے آدمی جو کسی وجہ سے حضرت کی خدمت میں نہ پہنچ سکتے تھے وہ اس ذریعہ سے سعادت اندوز ہوئے چنانچہ خواجہ مرحوم نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ میں ہمراہ سفر تھا کہ لشکر سلطانی دریائی چناب کے کنارہ فروکش ہوا اسی نواح میں ایک گاؤں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت اسطرح کو تن تنہا یا پیادہ تشریف لے جاتے ہیں آپ کو ایک بیکرین بھی دورِ احب قریب پہنچا تو حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اسوقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اس گائون میں کوئی مسجد ہوگی وہاں چلکر تازہ وضو کر کے نماز پڑھیں خیر آگے تبوڑے دور چلے کہ ایک مسجد آگئی حضرت نے وضو کر کے نماز شروع کی کہ اتنے میں ایک شخص نے مجھے پوچھا کہ یہ کون ہیں میں نے بتلایا کہ فلان بزرگ ہیں یہ سننے ہی وہ شخص وہاں سے بہا گا اور ایک عمر آدمی کو لے آیا وہ شخص حضرت کے اوصاف سن سنکر نہایت مشتاق دیدار تھا لیکن بوجہ کبر سنی و دیگر موانع حاضر نہو سکتا تھا اوستے حضرت کی قدمبوسی کی اور عرض کی کہ ہمارا اوج سعادت بدام ما فتد + اگر ترا گذرے برومقام ما فتد + چنانچہ حضرت نے اس شخص سے جمیع مریدین و خلفاء اویسیکے گھر دعوت نوش فرمائے اور وہ پیر مرد مع جمیع توابع و لواحق داخل طریق ہوا الغرض کہ اسطرح سے آٹھ سال سلطان کے ساتھ پہرنے کا اتفاق ہوا۔

مقام دسواں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی وفات کے بیان میں

سنہ ۱۵۵۱ھ ہجری ۱۵۵۱ھ صلی اللہ وآلہ و اصحابہ کو کہ اور وقت حضرت کی عمر تریس برس کی تھی خاص خاص اصحاب فرمایا کہ دیا سلوم ہوا ہے اور الہام ہوا ہے کہ قضاے مہرم ترسہ برس کی عمر میں ہے

اور اس بات سے حضرت نہایت خوش تھے کہ عمر ہی بوجہ غایت تمیز سیدالابرار و صلحہ مطاہرین سنت نبوی ہوئی علی ارباب الصلوٰۃ والسلام سلمۃ ہجری میں حضرت اجمیر شریف میں کہتے کہ آثار قرب صال ظاہر ہو صاحبزادہ کو کہ اس وقت سرہند شریف میں تھے لہذا ایام انتقال نزدیک اور فرزند دور صاحبزادہ بجز و دیکھنے اس خط کے حاضر حضور ہوئے ایک روز حضرت نے اپنے فرزند ثالث خواجہ محمد معصوم کو خلوت میں طلب کر کے کہا کہ میرا اس جہان میں رہنے کا کوئی تعلق نہیں رہا اور منصب قبولیت نکلو عطا ہوا اور اشیا و تہاری قبولیت پر نسبت میری زیادہ رضی ہمیں حضرت خواجہ محمد معصوم پسند کیا جو حصول ایسی منصب عظیم الشان کے ناز و ناز ہو گیا اور ضبط کر رہے تھے کہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میں ایسا بدحواس ہو گیا کہ اس بات کو کہ نہایت امر ضروری تہانہ پوچھ رہا تھا کہ اشیا و میری قبولیت پر کیوں زیادہ راضی ہیں حضرت نے خواجہ محمد معصوم صاحب کے اس قدر بیکراری دیکھ کر فرمایا کہ ابھی میری زندگی میں ایک سال اور تین مہینہ اور باقی تین تہاں اقامت مجھے ہے اور تمام اشیا کا تہہ ہے اس خبر کو سن کر حضرت صاحبزادہ فی الجملہ تسلی ہوئی اور اب حضرت کی مرضی یہ ہوئی کہ گسیطہ سے سلطان سے رخصت ہو کر چلیں اتفاقاً ایک دفعہ بالانطا حضرت خواجہ مین الدین خٹھی کے فرار پر انوار پر تشریف لیگئے اور بجگا دیر مرتبہ فرمایا بعد جب باہر تشریف لائے فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ نے طح طرح کے اسرار و ہیا ظاہر کر دیے ہیں کہا کہ اپنی خلاصی کا فکر نہ کرو اور اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے استغنیٰ میں ایک مجاور حضرت خواجہ کے مزار کا قبر پوش لایا اور حضرت کے حوالہ کیا حضرت نے اس کو خادم کے حوالہ کیا اور کہا کہ اس کو میرے کفن کی واسطے رکھ چھوڑا اسکی تھوڑی مدت کے بعد حضرت کو سلطان نے رخصت کر دیا اور حضرت سرہند شریف میں تشریف لائے اور اپنے واسطہ علیحدہ خلوت خانہ مقرر کر کے گوشہ گرین ہوئے اور کار و بار ارشاد حضرت خواجہ محمد معصوم کے سپرد کر دیا بلکہ جو شخص سمیت ہوتا اس کو بھی انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود صرف جسے کن باہر تشریف لاتے انہیں ایام کا ذکر ہے کہ شب برات کی رات حضرت نصف شب کے بعد

خلوت سے گہر میں تشریف لائے والدہ محترمہ و فرادگان کہ اس وقت تسبیح خوانے میں مشغول تھیں
 بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا خدا کا آج کس کس کا نام دفتر ہستی سے محو کیا ہو حضرت نے جواب دیا
 کہ تم بطریق شک کہتے ہو لیکن جو شخص دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ میرا نام دفتر ہستی سے محو کیا ہے
 اور کایا حال ہو گا یہ حضرت نے اپنی طرف اشارہ کر کے فرمایا عرض کہ ماہ ذالحج میں حضرت کو فرض
 ضیق النفس عارض ہوا اور نہین ایام میں حضرت نے فرمایا کہ حضرت شمیم الجن والانس شیخ عبد
 جیلانی کو معاملہ میں دیکھا اور نہایت عنایت سے پیش آئے اور فرمایا کہ میرے اس شعر اذلت
 شمس الاولین و شمسنا۔ ابدًا علی حق العلی لا تقرب وقول قدیمی هذا علی رقبہ کل ولی اللہ
 سے لوگ حیران ہیں تم اس کا حل کہنا کہ اس بیماری سے ٹکھو صحت ہے لیکن حضرت کو اس حالت میں
 شوق لقا از حد تھا اور ہر وقت بترنا اللہم الرفیق الاعلیٰ ترنم رہتی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر طیب
 کہدین کہ تریا مرض لا دواسے تو اللہ تعالیٰ کے شکر میں فقیر و ن کو رویہ بانٹوں اور اسی شوق کی
 وجہ سے حضرت غوث پاک کے شعر و کلام کے خود شرح تحریر کر سکے لیکن فرمودہ حضرت غوث الثقلین
 چند روز کی واسطے صحت کچھ اس چند روزہ ایام صحت میں حضرت بیماری کے دنوں کو یاد کیا کرتے
 اور فرمایا کرتے کہ جو ملاوت اور نعمت اون دنوں میں تھے اب نہیں ہے تصدیق و خیرات بکثرت
 آتے تھے کسی نے عرض کی کہ اس قدر خیرات رفع بلکہ کیواسطے فرمایا نہیں بلکہ شوق وصل
 میں اور اشک حسرت آنکھوں میں لاکر فرمایا۔ آج ملا و کنتہ یوں سکھی سب جگہ مینوں وار عرض کہ
 بارہویں محرم کو حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو آگاہ کیا ہے کہ چالیس دیر چاس دن کے بیچ میں اس جہان
 اوس جہان کو جانا ہو گا اور قبر کی جگہ یہی دکھلائی ہے۔ اور اس کے بعد ہر روز و ن گئے جاتے
 تھے حتیٰ کہ بائیسویں صفر کو حضرت نے مجمع اصحاب میں فرمایا کہ اوس میعاد کے چالیس دن گزرے
 اب دیکھئے اس پانچ سات دن میں کیا ہوتا ہے اور یہی فرمایا کہ ان ایام صحت میں جو کمال
 کہ نوع بشر کو حاصل ہونی ممکن تھے وہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے بطفیل حبیب عطا فرمائے ہیں اس
 کلام سے صابرا و نہایت پریشان خاطر ہوئے کہ بولے الیوم الملت کم و شکم و امت علیکم

نفی کی آتی تھی - ۲۳ تاریخ صفر کو حضرت نے تمام کپڑے تقسیم کر دیئے اور تب پہرہ عود کر آئے یہ بھی مطابق سنت واقعہ ہوا کہ رسول اللہ سلمہ کر بیمار ہوئے بعد صبحت ہو گئی تھیں اور مرض موت پہرہ لاحق ہوا تھا اسی بیماری میں حضرت نے خادم سے فرمایا کہ دو روپیہ کو لے کر انکھیلی کیواسطے لے آجیب وہ چلا گیا پہرہ ملا یا کہ ایک ہی روپیہ لانا و اعطایا کہی کہ تپ کہ اتنی فرصت کہاں ہے پہرہ فرمایا کہ اچھا دو ہی گئے لے آجیب کو لے آئے تو نصف اپنے واسطے رکھے اور نصف گہرہ پہرے لکھا ہے کہ جو وقت حضرت کا انتقال ہوا اس وقت وہ کو لے ہی ختم ہو چکے ان ایام مرض میں صاحبزادوں کو فاضلہ علوم پیش از بنش فرمائے چنانچہ خواجہ معصوم رحمۃ اللہ نقل لے کو یہ بھی وصیت فرمائی کہ حضرت غوث پاک کے شعر کی شرح بھی تحریر فرمائیں اور باوجود شدت مرض ان کو اکثر ضعف اور سکونان مبارک سی بیان بھی فرمایا چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت کے انتقال کے تیسرے دن فرار شریف کے سامنے بیٹھ کر جو چشم برکاب اور سکوت تحریر فرمایا - اوس ضعف میں بیان حقائق و وقایع جو بکثرت فرمایا تو ایک وز خواجہ محمد سعید صاحب فرزند ثانی نے عرض کی کہ آپ کو بیان کرنے میں تکلیف ہوتی ہے کسی اور وقت فرصت بھی فرمایا کہ وقت کہاں اور فرصت پہرہ جانے اس قدر ہو سکے یا نہ اور تمام بیماری میں نماز تہجد و فرائض جماعت اومیہ و اوراد ماثورہ و ذکر و مراقبہ بدستور سابق کرنے رہے اور کوئی دقیقہ و قایل شریعت و طریقت فرو گذاشت نکلیا قریب سال حضرت کو اکثر غنیمت ہو جاتی تھیں صاحبزادوں نے عرض کی کہ آیا غنیمت نہ خزانہ ہے یا ضعف فرمایا اس سفر سے ہے بعض معاملات جو در میان بن چاہتا ہوں کہ وہ کما حقہ کثوف ہو جائیں اور کچھ محل محل صاحبزادوں سے کہے سہی جس وقت افاقہ ہوتی و صایاے درد انگیز فرمائے اور اکثر و صایاے تحریص متابعت و التزم سنت و اجتناب از بدعت و دوام ذکر و مراقبت کے ہوئیں فرمائے کہ سنت بنوئی کو دانستون پہرنا چاہئے اور یہ وصیت بھی بحکم سنت تھی کہ جناب رسول صلعم نے بھی بوقت انتقال وصیت فرمائے تھے اور خیر و صایا میں فرمایا کہ صاحب شریعت نے علیہ الصلوٰۃ و التعمیہ کوئی دقیقہ نصیحت کا فرو گذاشت نہیں کیا چاہئے کہ کتب فقہ سے طریق کا مہتابت کا اختیار کرین اور فرمایا کہ دیگر

تجہیز و تکفین میں رعایت سنت کی رکھنا اور یہ بھی وصیت فرمائی تھے کہ میری قبر کسی گمنام جگہ کرنا
 صاحبزادوں نے عرض کی کہ پہلے آپ نے فرمایا کہ فلان جگہ میری قبر بنانا اور اب اسطرح مرضی ہے
 فرمایا کہ جب اسطرح مرضی تھی مگر جب دیکھا کہ صاحبزادوں کو قبول کرنے میں توقف ہو فرمایا کہ والد
 کی قبر کے پاس کچی قبر بنانا تاکہ تہوڑی مدت میں نیست و نابود ہو جائے مگر جب اسکے بھی قبول کرنے
 میں صاحبزادوں کی جانب سے تردد دیکھا تو بہت مہم جو کر فرمایا مگر اختیار یہاں نہ لایا دیکھنا وہیں رکھ دینا رات
 کی وقت کہ اوسکی صبح کو انتقال ہو گا خادموں کے جو کہ جا رہے ہیں حاضر تھے فرمایا کہ تنہا بڑی تخفیف و ہوائی
 خیر انجلی رات کی اور ہے دس ٹلٹ شب کو اوسٹے و منو کے کہ تہیڑا اور فرمایا یہ آخری ہے تجھ پر صبح
 اشراق کی وقت بول کیواسطے ٹلٹ حاضر کیا اور میں ریت نہ تھا فرمایا کہ امین ریگ وال لاؤ کہ بلا ریگ
 چھینٹیں اور ٹلٹ کا اندیشہ ہو سجان اللہ یہ وقت اور یہ احتیاط بعد اوسکے فرمایا کہ لٹا دو شاید کہ حضرت کو
 معلوم ہو گیا تھا کہ اب و منو کی نیک فرست نہیں لیکن اسواسطے نقص و ضو نہ فرمایا اور ترک بول کیا کہ ابھی
 اسجاں تشریف لیجاوین الغرض بطریق سنو نہ وہنا تاکہ واسپنے رخسار مبارک کے نور کہہ کر حضرت
 بیت گئے اور فکر میں مشغول ہو گئے اور سرعت نفس شروع ہو گئے صاحبزادہ دریافت کیا کہ حال تشریف
 کیا ہے فرمایا کہ جو دو رکعت نماز پڑھی ہیں وہ ہے کافی ہیں یہ کلام ہی بتا بتات انبیاء سرزد ہوا
 کیونکہ آخرین کلام اکثر انبیاء کا حرف نماز تھا اور اسکے بعد کوئی کلام نہ کیا سوائے ذکر ذات کے اور ایک
 لمحہ کے بعد جان سجاں تسلیم کے رحمۃ اللہ سجاں رحمۃ واسعۃ البیتہ اناللہ وانا الیہ اجون محبوبت حضرت
 کو نہلا نیکی واسطے تختہ پر لٹا دیکھا کہ سکر رہے ہیں اور دونوں ہاتھ جھڑکے کہ نماز میں باندھے تھے انڈر
 ہوتے ہیں حالانکہ صاحبزادہ صاحب نے بوقت انتقال سیدہ کو دے دیے تھے چنانچہ پھر سیدہ کے درمیان
 دیر میں پھر دیکھا تو پھر اسطرح باندھے ہوئے تھے پھر سیدہ کے دیے لیکن پھر اسطرح ہو گئے
 حاضرین نے یہ متواتر معاملہ دیکھا تو دست کش ہو گئے اور خیال کیا کہ اوسمیں کچھ پیدا ہے اور اسطرح
 رہنے دیا حضرت کو زمین جامون سفید لافہ قمیص وازار سے حسب وصیت کفن دیا علامہ مذکور بالا
 فقہاء محدثین ہے کہ حضرت رسول صلعم و حضرت ابو بکر صدیق کو نہ دیا تھا اور نماز جنازہ حضرت

خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرزند ثانی نے بڑائی اور حضرت خواجہ محمد صادق حضرت کے فرزند اکبر کے
 محاذی میں دفن کیا کہ ایک فقہ سجادہ دار بن ہوئی کے واسطے حضرت نے اشارہ فرمایا تھا اور یہی جگہ
 ہے کہ جسکی شرافت میں تحریر فرمایا ہے الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفى بنیات اللہ تعالیٰ
 و سجائہ و بعدۃ حبیبہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ والبرکۃ لیدہ سر سبز کو با زمین احیا کر
 من است کہ برائے من چاہ عمیق تاریک پر کردہ صفحہ بلند ساختہ اند و برا کثر بلاد و بقاع آرز ارتفاع
 دادہ و نور سے در آرزوین و دیوت گشتہ است کہ مقبر از نور بے صفی و بے کیفی ست و درنگ ناری
 کہ از زمین مقدس بیت اللہ ساطع و لامع است پیش از ارتحال فرزند می اعظمی مرحومی سجدہ این
 نور را برین درویش ظاہر ساختہ بودند و در زاوۃ زمین سکنا سے فقیر از نشان دادہ نوری نمودند
 ساطع کہ گرد می از صفت و شان بوسے راہ نیافتہ بود و از کیفیات منزہ و مبرا آرزو سے آشد کہ آن
 زمین دفن من شود و آن نور بر سر قبر من لامع بود این معنی را بفرزند می اعظم کہ صاحب سر بود ظاہر ساختہ
 و آن نور و از آن آرزو سے مطلع گردانیدم اتفاقاً فرزند می مرحومی باین دولت سبقت کرد۔ در پرده
 خاک در دریائے نور مستغرق گشت **۵** نیتا لا رباب لنیم نفیہا۔ و لا شاش السکین ما تجرع۔ از شرف
 این بلدہ معظم است کہ مثل فرزند می اعظمی کہ از اکابر اولیا اللہ است مدہ استخا آسودہ است و بعد از مدہ
 ظاہر شد کہ آن نور مودع المعاد است از انوار قلبہ این فقیر کہ از اینجا اقتباس نمودہ در آن زمین افروختہ
 اند و درنگ آنکہ چراغی از مشعلہ برفروزند قل کل من عند اللہ اللہ نور السموات و الارض سبحان
 ربک رب العزت عما یصفون و السلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین۔ حضرت خواجہ
 محمد مصوم فرزند ثالث مجدد الف ثانی نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی فرمایا کہ تہتہ کہ جب سے
 زمین روضہ منورہ خاتم الرسل صلعم زمین جنت سے چرخا نیچہ حدیث من القبر و المنبری روضہ
 من یاض المجنۃ اسبر وال ہے اسطرح حق طلع نے کمال فضل باعث غایت اتباع حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم سے روضہ کی زمین کو ہی جنت کیا ہے چنانچہ اگر میری قبر تہتہ کوئی ایک
 پشت خاک لیکر انجیر قبر من ڈالے تو اس کے نجات کیواسطے امیر عظیم ہے کلیف من دفن فیہ چنانچہ

شاہ اورنگ زیب نے بشارت سن کر ایک کبوتر اس خال کا بہرہ کر اپنے خزانہ میں رکھا تھا۔ حضرت کا حال بروز شنبہ بوقت قریب پاشت بتا سوچ ۲۸ صفر المظفر ۱۰۲۲ھ سرہند میں ہوا ہے۔ نقل ہے کہ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کو خواب میں کہا پھر کہ سوال منکر نکیر کے کیونکر گذرے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت اول الہام کیا کہ اگر تو کہے تو یہ دو فرشتہ یعنی منکر نکیر ترے پاس آئیں میں نے عرض کی کہ اس بندہ مسکین کے پاس نہ آئیں اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت میرے پاس نہ بھیجا پھر حضرت خواجہ محمد معصوم نے دریافت کیا کہ غلط قبر کے کس طرح ہو فرمایا کہ ہوا اگر اقل قلیل واقعہ میں یہ بھی معلوم ہوا کہ گویا کوئی شخص کتاب ہے کہ اقل قلیل سبیل تواضع فرماتے ہیں ورنہ کونچہ

مقام گیارہواں حضرت امام بانی مجدد الف ثانی کو بشارت کے بیان میں

اللہ تعالیٰ نے حضرت کے وجود موعود کو اپنی عجائبات قدرت کا ایک نمونہ بنایا تھا کہ جبکہ ظہور کی حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہزار برس پہلے بشارت دی تھی کہ یكون رجلا في امتي يقال له صلة يدخل الجنة بشفاعته كذلك اذ انا جينا نخرجا سكة تصديت میں حضرت نے مکتوب ششم جلد دوم میں فرمایا ہے الحمد لله الذي جعلني صلته البحرین المکتوب شریف شروع سے اس طرح جلتا ہے الحمد لله وسلام علی عباده الذين اصطفى انکارم کہ مقصود از آفرینش من آنست کہ ولایت محمدی بولایت ابراہیمی علیہا الصلوٰۃ والتحیات منصبہ گردد حسن ملاحظت ابن ولایت باجمال صباحت آن ولایت ممتزج شود و رد فی الحمدیث اخوی یوسف اصبح وانا الملمح و باین النصباغ و امتزاج مقام محبوبیت محمدیہ بدرجہ علیا رسد انا کہ مقصود از امر باتباع ملت ابراہیم علی نبیاء و علیہ الصلوٰۃ والسلام حصول این دولت عظمیٰ بودہ است و طلب صلوٰۃ و برکات مافیل صلوٰۃ و برکات حضرت ابراہیم علی نبیاء و علیہ الصلوٰۃ والسلام برآ این غرض بودہ ملاحظت و صباحت ہر دو مبنی از حسن ذات اند تھائے لے بے مزج صفات لیکن حسن صفات و افعال و آثار ہمہ مستفاد از حسن صباحت است کہ اکثر البرکت است حسن ملاحظت

بحضرت اجمال مناسب تر است گویا ملامت مرکزیت مرحن را و صاحت دائره آن مرکز
 و در حضرت ذات تعالی و تقدس چنانچه بساطت است و وسعت است نیز نه آن بساطت و
 وسعت که در فهم ما و آید و نه آن اجمال و تفصیل که مدرک ما گرد و گلا تدرک الابصار هوید است
 الابصار و هو اللطیف الخبیر بساطت و وسعت که در حضرت ذات تعالی اثبات می نمایم
 از یک و دیگر جدا اند نه آنکه عین یک در گزند چنانچه بعضی گمان برده اند اما تیرگی که در میان
 در آن مرتبه ثابت است خارج از محیط ادراک ماست و بیرون از دائره انهام با پس ملامت
 و صاحت نیز در آن مرتبه متمیز باشند و احکام یکدیگر را زهمدگیر جدا بوند و کمال است که با آنها مستلزم
 شوند از هم جدا باشند و آنچه مقصود از آن فریش خود می دانستم معلوم شد که بحصول پیوست
 و سؤال هزار ساله با جابت قرین گشت الحمد لله الذی جعلنی صلاته البحرین و مصلحاً بین القنین
 اکمل الحمد علی کل حال و الصلوة والسلام علی خیل الانام و علی اخوانه الکدام من الانبیاء و
 السلام علیهم العظام و چون صاحت نیز بزرگ ملامت متلون گشته است لاجرم مقام خلعت
 ابراهیمی نیز دست پیاده است و محیط حکم مرکز نیز یافته باید دانست که مقام محبت بمرتبه ملامت
 مناسبت دارد و مقام خلعت بمرتبه صاحت در محبت محبوبیت صرف نصیب خاتم الرسل است
 علیه و علیهم الصلوة والسلام و محبت خالص بحضرت کلیم علی نبیا و علیه الصلوة والسلام حضرت
 خلیل علی نبیا و علیه الصلوة والسلام نسبت یاری و ندیمی دارد و محبت محبوب دیگر است
 و بار و ندیم دیگر هر کدام نسبت علیحه است و این فقیر چون مرابئی ولایت محمد و ولایت موسی
 است علی صاحبها الصلوة والسلام و التحیه موطن و مسکن در مقام ملامت دارد و بواسطه غلبه
 محبت ولایت محمد علی صاحبها الصلوة والسلام و التحیه نسبت محبوبیت غالب است و نسبت
 محبت منسوب سوره - اے فرزند با وجود این معامله که بخلقت من مربوط بوده است کارخانه
 عظیم دیگر بن حواله فرموده اند و برائے پیروی و مرید مرا نیاورده اند و مقصود از خلقت من تکمیل
 و ارشاد خلق نیست معامله دیگر است و کارخانه دیگر درین ضمن هر که مناسبت دارد فیض خواهد گشت

والا معاملہ مکمل مارشاد نسبت آن کا رخاۂ امریت بھیجی مطروح فی الطریق دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلامات نسبت بمعاملہ بالحدیۃ ایشان ہمیں حکم دار و سرچند منصب نبوت ختم یافتہ است اما از
کمالات نبوت و خصائص آن بطریق تبعیت و وراثت کمال تاہمان انبیاء نصیب است علیہم الصلوٰۃ
والتحیات حدیث میں آیا ہے کہ بعد ہر صدی کے ایک شخص پیدا ہوتا ہے کہ وہ تجدید دین محمدی کرنا
اور اس طرح یہ بھی سنت اللہ جاری ہے کہ بعد ہر سال کے ایک پیغمبر اور الواعزم پیدا ہوتا ہے کہ
وہ تقویت دین کرے تاکہ ہر فرد بشر خواہ نبی ہو یا غیر نبی عالم خلق و عالم امر سے مرکب ہے
اور قول حق سبحانہ تعالیٰ قل انما ابشر مشاکم الخ اس پر دل ہے۔ پیغمبر و کما اس جہان میں
دوسرے سنا سببت خلق کے کہ افادہ اسی پر موقوف ہے بشریت۔ و حانیت پر یعنی عالم
عالم امر پر نیا ہے لیکن بعد از حال جانب و حانیت غالب آتا جاتا ہے اور بشریت نقص
پذیر ہوتی جاتی ہے اور خلق سے سنا سببت کم ہوتی جاتی ہے چنانچہ بعض اصحاب کرام سے
منقول ہے کہ ایسی آنسو علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دفن کر کے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ دلوں میں
تفاوت پیدا ہو گئی تھی اوسکے یہ ہی وجہ تھی کہ ایمان مشہود ہی مسئلہ با بیان نبی ہو گیا تھا
اور جب ہزار سال گزر گئے تو پلایہ و حانیت اس قدر غالب ہو جاتا ہے کہ جانب بشریت کو تباہ
کرنے پر تیار ہے اور سنا سببت بشری جو خلق سے تھی وہ جاتی رہتی ہے لاجرم است میں
سجائو سی احکام شروع میں فرق عظیم ہو جاتا ہے پس اوسکی تجدید کیو اسلئے ایک پیغمبر اور الواعزم
مبعوث ہوتا ہے کہ تقویت دین و شش کے کرے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استیلا
کو ہزار سال گزرے اور مطابق قاعدہ کے دین میں سستی و شیوع بڑھت و ظلمت ہوئی
اور چونکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور اور نبی یا الواعزم کا پیدا ہونا ممنوع و خلاف شرع لہذا فرق
تباہ کو کوئی شخص اور کمالات کا پیدا ہونا کہ وہ قائم مقام الواعزم ہوتا اور تجدید دین میں
کرتا لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ کمالات حضرت امام ربانی شیخ احمد سرمدی رحمۃ
علیہ کو عطا فرمائی اور مجدد الف ثانی کیا فیض روح القدس را باز د فرماید و دیگر ان ہم

لکھنڈا نیچے میاں میگو + دانشہ تختیخص برجہ منیشار - چنانچہ حضرت نے مکتوب چہارم جلد
 دوم میں بعد شریح علم الیقین بغیر لائے ودا مانعت ربک فحدث اپنے تجدید کا اسطرح طلباً
 کیا ہے از عین الیقین وحق الیقین چہ گوید و اگر گوید کہ فہم کند و کہ دریا بدین معارف از خط
 ولایت نیست ارباب ولایت و رنگ علماء خواہر در ادراک آن عاجزند و در درک آن قاصرین
 علوم مقبس از شکوۃ انوار نبوت اند علی اربابہا الصلوۃ والسلام والتمیہ کہ بعد از تجدید اللف
 ثانی تبسیت و وراثت تازہ گشت اند و بطراوت ظہور یافتہ صاحب ابن علوم و معارف مجدد
 این الف است کہ لا ینحی علی الناطرین فی علومہ و معارفہ التي تتعلق بالذات والصفات ^{فان}
 و تبسیر بالاحوال و امواجید و التجلیات و الطہورات ینعلمون ان ہولاء المعارف و العلوم و دار
 علوم العلماء و دار معارف الاولیاء بل علوم ہولاء بالنسبت الی تلك العلوم قشر و تلك المعارف
 لب و تلك القشر و دانشہ سبحان الہادی و بدانند کہ بر سر مایہ مجددی گذشتہ است اما مجددی
 و یکواست و مجدد الف دیگر چنانچہ در میان ماہ و الف فرق است در مجددین ابہنا نیز چنان
 فرق است بلکہ زیادہ از ان و مجدد آنست کہ ہر چہ در ان مدت فیوض باستان برسد بتوسط
 او برسد اگر چہ با قطاب و او تا و آنوقت بوند و بدلا و سبحان باشند خاص کنندہ مصلحت عام را
 و السلام علی من اتبع و التزم متابعت المصطفی علیہ السلام و التسلیات العلوی و جمیع اخوانہ
 من الانبیاء و المرسلین و المملکۃ المقربین و عباد اللہ الصالحین - اسکے علاوہ او یہی چند
 جا اشارت و صراحتاً اسطرح تحریر فرمایا کہ اونکی نقل موجب طوالت ہے غرض کہ اللہ تعالیٰ
 نے حضرت کی شان کیچہ نرالی بنائی تھی - **نقل ہے** کہ خواجہ حسام الدین حضرت خواجہ
 باقی باللہ علیہم الرحمۃ خلیفہ نے خواب میں دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خلیفہ
 پرستے ہیں اور بقبرات و دبذیر حضرت کی تعریف فرماتے ہیں بلکہ بابات و معافرت کر کے
 ارشاد کرتے ہیں کہ میں ناز کرتا ہوں کہ ایسا شخص میری امت میں پیدا ہوا اور تجدید دین
نقل ہے کہ ایک شخص میر نصیر احمد نامی مشایخ روم سے ہے ہی ایک روز روضہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے تھے کہ حضرت خاتینِ صلعم ظاہر ہوئے اور میرے موصوف سے کہا کہ ہند میں ایک شخص کل اولیاء امت ہے اگر اپنے سعادت چاہے تو اس کے خدمت میں حاضر ہو چنانچہ میرے مدح حضرت کی خدمت میں بمقام لاہور حاضر ہوئے۔ **نقل ہے** کہ شیخ ظاہر یوشی مقرب سلطان بدیشان نے خواب میں دیکھا کہ گویا پیغمبر خدا صلعم جمع خلفاء راشدین میں بیٹھے ہیں اور مجھے فرماتے ہیں کہ تجھ کو لایق نہیں کہ ہمراہ سلطان رہے بہتر یہ ہے کہ ہمراہین مجد والف ثانی کے خدمت میں حاضر ہو چنانچہ صبح اوٹھ کر کوکری سے استغفار کیا اور راہی ہندوستان ہو کر حاضر حضور ہوا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک جنازہ با عظمت و جلالت لائے ہیں اور تمام اولیاء سلف و خلف مثل عبدالخالق مجدد اتنی و خواجہ نقشبند علیہم الرحمۃ موجود ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی منتظر ہیں اس شخص نے دریافت کیا کہ یہ جنازہ کس کا ہے اور انتظار کس کا ہے کسی شخص نے جواب دیا کہ اس ملک کے قطب جنازہ ہے اور قطب لا قطب کا انتظار ہے کہ وہ اگر امامت کرے اتنے میں ایک شخص کمال تکمیل و وقار آباد اور سب سے اوسکی تعظیم دی اور اسے امامت کی بعد جنازہ اوٹھا کر لینگے اوس شخص نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں کسی نے جواب دیا کہ یہ شیخ احمد مجد والف ثانی ہیں چنانچہ صبح اوٹھ کر وہ شخص حضرت کا نہایت مشتاق ہو کر سر ہند روانہ ہوا یہاں اگر قدیموس ہوا تو بعینہ وہی علیہ بابا **نقل ہے** کہ میرزاخان نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ گویا جناب رسول اللہ صلعم فرماتے کہ جو مقبول شیخ احمد ہے وہ مقبول میرا ہے اور جو میرا مقبول وہ مقبول خدا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے جناب رسول صلعم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ حضرت آپ حضرت شیخ احمد سرہندی کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ وہ میرا خلیفہ پنجم ہے **نقل ہے** کہ ایک شب حضرت میرزا جاناخان رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ یا رسول اللہ حضرت مجد والف ثانی کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایسا اوکون میری امت میں ہے پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کے مکتوبات آپ کی نظر مبارک سے گزرے ہیں فرمایا اگر کہیں کچھ یاد ہو تو پڑھو

حضرت مرزا صاحب نے یہ عبارت کسی مکتوب کی پڑھی کہ تعالیٰ درار الوداد ثم درار الوداد حضرت صاحب نے صلح کے نہایت پسند فرمایا اور بیت محفوظ ہوئے اور فرمایا کہ پہر پڑھو جناب مرزا صاحب نے پہر پڑھا کہ تعالیٰ درار الوداد ثم درار الوداد۔ پہر آپ نہایت محفوظ ہوئے اور اس طرح کی بہت کچھ کہتے ہیں اگر اس جگہ مثنیٰ نمونہ از خرواری نقل کیں۔

مقام بارہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند کبر خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ کے حالات میں

حضرت کی اولاد کا کیا بیان ہے کہ ایک جواہر نفیسہ ہے جسے جانشین حضرت خواجہ نے ابتدا حالمین کسی اپنے دوست کو خط لکھا ہے اوسمین حضرت کا حال تحریر کرتے کرتے تحریر فرماتے ہیں فرزند ان آن شیخ کہ الطفال انداز اسرار الہی اند حضرت کے فرزند کبر خواجہ محمد صادق ہے انکی ولادت با شہادت سنہ ہجری بنوی میں واقعہ ہوئے لڑکپن ہی سے آثار رشد و ہدایت ناصیہ مبارک می جوید اپنے طفولیت میں اپنے جدا امجد کے پاس بیٹھا کرتے تھے حضرت فرماتے تھے کہ مجھے سوا والد بزرگوار کہا کرتے تھے کہ تمہارا لڑکا اشیاء کی حقیقت و کیفیت میں ایسی ایسے سوالات کرتا ہے کہ اونکا جواب دینا دشوار ہوتا ہے جب حضرت مشنہ ام میں دہلی تشریف لیکے اور حضرت خواجہ بہرنگ سے اخذ طریقہ کیا تو یہ صاحبزادہ ہی ہمراہ تھے یہ ہی شرف قبولیت نظر خواجہ و اخذ طریقہ و مراقبہ عند مشرق ہو انکی علو استعداد اور بلندی فطرت سے حضرت خواجہ انہر نہایت مہربان تھے اور باوجود اینہمہ جذبات تحصیل علم ظاہری سے فارغ نہ ہوئے ان کبھی کبھی مغور شی و استیلا و ارواح میں کتاب کو بھی طاق بر رکھ دیتے تھے ایک روز اپنے ہمچو لیون میں سر و بار نہہ کیلئے تھے کہ حضرت خواجہ کا اس طرف سے گذر ہوا حضرت خواجہ دیکھ کر فرمانے لگے کہ دیکھو ہمارا ستارہ کیا کرتا ہے حضرت خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد صادق کو طعام بازاری کہلا یا کر کہ غلبہ حوال و غنفت حاصل ہوا کیمر تہ ایک شخص ایک بزرگ کی خدمت میں سلیک تمام کر کے اپنی مکان کو جاتے تھے

ہستہ میں حضرت خواجہ کی خدمت میں زیارت کرنے کو آئے اور اپنے حالات بلند بیان کئے
 اس بیان کر نیسے پہ طلب کیا اگر یہاں ہی اس قدر مہون تو خیر اور اگر زیادہ حاصل مہون تو ہفتا
 کروں حضرت خواجہ نے صاحب زادہ صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ اپنا حال بیان کرو کہ یہ درویش
 مہمان سے ادبہون نے جو حالات بیان کئے تو بعدینہا دس درویش مہمان کے مطابق رہتے وہ
 بیچارہ ہشت سالہ بچہ کا یہ بیان سن کر حیران رہ گیا اور اپنے علو حال کا جو غرہ تھا سارا سر سے
 دور ہو گیا ایک دفعہ حضرت خواجہ کو تب محرفہ ہو گئی حضرت مخدوم زادہ کو یہی تب آنے لگی اور
 مرض کو طویل ہو گیا آخر کار حضرت خواجہ نے فرمایا کہ یہ تب انکاشی ہے جب تک محمد صادق
 اسجگہ ہے تب تک دفع نہیں ہونی چنانچہ حضرت نے صاحب زادہ صاحب کو سر ہند روانہ کر دیا
 پہلی ہی منزل میں خبر ہو گئی کہ حضرت کی تپے اٹل ہو گئی اور ہر مخدوم زادہ کی یہی علالت رفق ہو گئی
 اللہ تعالیٰ نے صاحب زادہ صاحب کے نظر شفی ایسی صیغہ عطا فرمائی تھی کہ اکثر حضرت خواجہ اور حالات
 پوچھا کرتے بلکہ اپنے ہمراہ قبر پر لہجہ کیا کرتے اور اسوات کے حالات استفسار کیا کرتے اور وہ بلا توقف
 جو کچھ معلوم ہوتا بتلادیا کرتے اونہیں دنوں کا ذکر ہے کہ حضرت کے یہاں تجارت کیواسطے جاتے تھے
 اونکی رخصت کر کے گوشہ ہوتے باہر سب یہیہ ہی گئے صاحب زادہ اپنے دادا کے قبر پر جا کر مراقب ہو
 تہوڑے دیر میں سراوٹھا کر فرمانے لگے کہ دادا صاحب جی صاحب کو سفر سے منع فرمائے ہیں لیکن چونکہ
 بچہ تھے انکے کشف پر اعتماد نہ کر کے وہ جلدیے آخر کار یہ ہوا کہ مال اسباب سب غارت ہو گیا اور خود
 ہی ہلاک ہو گئے ایام طفولیت کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ ایک درویش صاحب و جد جلال حضرت صاحب زادہ
 کے ملنے کو آیا حضرت بھی اونکے موجود تھے چلتے وقت کہنے لگا کہ یہ سر کی ٹوپی مجھے عنایت کیجئے آپ
 مراقب ہوئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ منع فرمائے ہیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیدو صاحب
 صاحب نے کہا کہ حضرت خواجہ نقشبند حاضر ہیں اور بیا النہ منع کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں
 اسوقت بلحاظ چاری دیدی جب حضرت خواجہ نے اپنے اصحاب تربیت کیواسطے حضرت کے سر پر
 تواسوقت صاحب زادہ صاحب کے یہی حوالہ کیا چنانچہ وہ اپنے والد کی تربیت سے مرتبہ کمال تکمیل کو

پہونچے ابتدا کے خط میں ایک دفعہ حضرت نے اونکے حالات میں اس طرح تحریر کیا ہے۔ محمد صادق از
 خودی خود را ضبط نمیتوان کرد اگر در سفرے ہمراہی باشد ترقیات بسیار میکند و سیر دامن کوہ ہمارا بود
 ترقی بسیار نمود در مقام حیرت غوطہ خوردہ است در حیرت سناست مآد و غرض کہ اکیں برس کے
 عمر میں غاسر و باطن کے کمال کو پہونچ گئے اور حضرت نے خلعت خلافت عطا فرمایا حضرت القدس
 میں لکھا ہے کہ جس وقت خلعت عطا ہوا ایک نور او کی پیشانی مبارک سے ایسا چمکتا تھا کہ گویا آفتاب
 امس کے سامنے شرمندہ تھا لوگ کہا کرتے تھے کہ جس وقت اس جوان کو دیکھتے ہیں دنیا و ملامین
 سر ہو جاتی ہے ایک دفعہ کسی شخص نے اونکے سامنے کسی دنیا دار کی شکایت کی اداوس سے یہ
 مطلب تھا کہ سپی طرح او کو تنبیہ کریں حضرت صاحبزادہ نے دل سے ایک آہ سر دہنچی اور فرمایا
 کہ اگر کوئی خصوصیت کریں تو ہم میں اور او میں فرق کیا ہو کہنے والا کہتا ہے کہ اس کلمہ کو اس طرح
 ادا کیا کہ میں کہہ کر شرمندہ ہوا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو ایک مجموعہ اخلاق بنایا تھا کہ حکمی
 تعریف نہیں ہو سکتی حضرت ہی اونکی نہایت مداح رہا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرمایا
 میں فرزندے اعزای محبوبہ معارف فقیر است و نسخہ مقامات حذیبہ و سلوک اور
 تحریر فرماتے ہیں فرزندے ار محرمات اسرار است و از خط و غلط مسنون
 اور ارقام فرماتے ہیں کہ ایں مقام را بفرزندے ارشدی عنایت فرمودہ
 و داخل ولایت ایشان ساختہ فقیر ایجاد رنگ مسافران در ولایت ایشان نشستہ ہست او
 ایک جگہ فرماتے ہیں استفادہ کہ ایں فقیر از ولایت موسوی نمودہ از راہ اجمال آن ولایت ہست
 و استفادہ فرزندے اعظمی علیہ الرحمۃ از راہ تفصیل آن ولایت۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی
 نہایت علیل ہوئے اور ضعف بدرجہ غایت غالب ہوا اس بیماری میں موت و حیات حضرت کے اختیار
 پر چھوڑ دی تھی خاطر مبارک میں خیال آیا شاید استحال اختیار کرنا پڑے تو امانت حضرت خواجگان مسیکی
 سپرد کرنا چاہا ہے اس وقت بجز میر نعمان و خواجہ محمد صادق صاحبزادہ کلاں اور کوئی اس قابل تھا
 چنانچہ وہ امانت اونکے سپرد کی بعد ازاں صاحبزادہ و بعض مخلصوں کے کہنے سے آپ بجز حیات

اختیار کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بفضل خود صحت کلی عطا فرمائی حضرت نے فرمایا کہ اس نسبت پہ
 کرنے میں یہ پدید تھا کہ بعض مقامات و معاملات کا حاصل ہونا اس نسبت کے ٹکڑے عطا کرنے پر منحصر
 اسکے چند سال کے بعد ایک دفعہ سرسبز شریف میں ایسی وبا پڑی کہ ہر روز صداہا آدمی لقمہ اجل ہوتے
 اور کبھی طرح واکم نہ ہوتی تھی بلکہ روز بروز بڑھتے جاتے لوگ حضرت کی خدمت میں دفعہ بلیہ کیواسطے
 عرض کرتے تو آپ فرماتے کہ ابھی دعا کا موقع نہیں بلکہ ہاتھ دھونا بھی کتنا مخفی ہے کہ اوجہ اللہ تعالیٰ
 جلال میں سے آخر کار ایک روز حضرت نے فرمایا کہ اب دعا کا وقت آگیا اور بعد
 دو گنا نماز عمامگی بعد دعا فرمایا کہ بارہ روز کے بعد وادور ہو جائیگی یہ بات کسی نے خواجہ محمد صادق
 سے کہی انہوں نے کہا کہ بارہ دن سے اونکا یہ مطلب کہ بارہ دشمن ہماری گہر سے جائیگی اوسکے دوسرے
 قیسے روز صاحبزادہ محمد فرخ گاہک اوسوقت گیارہ برس کے تھے انتقال ہوا بعد ازاں صاحبزادہ محمد علی
 کا انتقال ہوا اور دفن کئے آئے تھے کہ خواجہ محمد صادق پر آنا طاعون طاسر ہو گیا ہو کہ قبل ازیں حضرت
 خواجہ محمد صادق نے فرمایا کہ وبالقریب جابستے ہی جب تک میں نہیں جائے گا تسکین نہیں پائیگی غرض کہ
 آپ پر باریکا غلبہ شروع ہوا چونکہ آپ حجرہ خانقاہ میں تھے اور آپکی والدہ شریفہ کو کمال شوق دیدار تھا
 اور آدمیوں کے موند ہونے پر ہاتھ لہک کر مجلس میں تشریف لیگئے اور وہاں والدہ اور دیگر اہل حقوق سے
 حق بخشا کر پھر اسی حجرہ میں تشریف لائے اور بچھونے پر آرام کیا اور فرمایا کہ تم کھوم الغرو میں جانا
 دوسرے دن کمال حضور واستغراق رحلت فرما انا للہ وانا الیہ راجعون بعد تجہیز و تکفین حضرت
 مجدد الف ثانی نے حضرت خواجہ محمد صادق کو اوس زمین میں دفن کیا جسکا ذکر حضرت کے مقام
 وفات میں آچکا ہے اور جہان حضرت بعد ازاں خود مدفون ہوئے بعد دقت دفن کرنے حضرت
 خواجہ محمد صادق کے حضرت نے فرمایا تھا اس قبر کے محاذی میں چھکڑ دفن کرنا کہ اس زمین کو زمین
 روضہ جنت سے پاتا ہوں حضرت خواجہ محمد صادق کا انتقال ہوتا تھا کہ واکو تسکین ہوئے چنانچہ
 انہیں دنوں ایک خط حضرت مجدد الف ثانی نے لکھے اپنے مخلص کو لکھا ہے اوسکا ایک فقرہ جو کہ
 اس صفحہ سے متعلق ہے درج کرتا ہوں تاریخ ۹ رابع الاول روز ووشنبہ فرزند محمد

خواجہ محمد صادق سجوار رحمت حق پرستند و خود را خدا کے عموم خلایق ساختند انا للہ وانا الیہ
 راجعون فوت ایشان و تسکین درو با محسوس گشت و مردم شہر در واقعات دیدند کہ میان محمد صادق
 میفرمایند کہ این بلیہ را من بر خود گرفتم و دور است کہ در شہر تسکین است مردم آفتد بر تبر ایشان
 غلو دارند کہ روزانہ فاسخ خواندن تبسم میسر میگردد و مرخصانے کہ شفای باند نیاز ہستے آرند۔
نقل ہے کہ کسی نے خواب میں دیکھا کہ جو کوئی حضرت خواجہ کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھے
 وہ بے انتہ محفوظ رہے چنانچہ اس وقت ہی نہارون آدمیوں نے یہ عمل آرنایا اور فائدہ پایا اور۔
 اس وقت تک جاری ہے چنانچہ حضرت مرشدنا و مولینا حضرت مولانا حافظ غلام نبی صاحب
 مجددی للہی سلمہم اللہ تعالیٰ کی معمولات سے ہر خواجہ محمد صادق کے انتقال سے حضرت امام
 ربانی مجدد الف ثانی کی کو نہایت افسوس ہوا چنانچہ اس واقعہ اور اس افسوس کو خواجہ جام الملک
 کے خط میں اس طرح ظاہر کیا ہے محمد و ما مفارقت فرزند ی اغری قدس سرہ از اعظم مصائب
 معلوم نیست کہ کس مثل این مصیبت شدہ باشد اما صبر و شکر ہے کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 درین مصیبت این ضعیف قلب اگر است فرمودہ از اجل نعم و اعظم انعامات است از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 مسالت میناید کہ خدایں مصیبت بعد از خیرت باشد و در دنیا ہیچ از ان خبر ظاہر نشود ہر خید میداند کہ
 این سالہ از تنگی سینہ است والا او تعالیٰ واسع الرحمت فللہ الآخرہ والاولی اور ایک جگہ تحریر
 فرماتے ہیں انوی مولینا محمد صالح واقعات اہل سرزند را شنیدہ باشد فرزند ی اعظمی رضی اللہ عنہ
 نیز باد و برادر خود محمد فرخ و محمد علی سفر آخرت اختیار فرمودند انا للہ وانا الیہ راجعون محمد اللہ
 سبحانہ کہ اولی با فیما ندگان را قوت صبر عطا فرمودند ثانیہ بلیہ را سر داوند و خوش گفت
 من از تو روئے نہ پنجم گرم بازار ی چہ کہ خوش بونہ عزیزان تحمل و خواری چہ فرزند مرحوم یحیی
 بود از آیات حق جل و علا در محنت بود از رحمتہائے رب العالمین درین بست و چہار سال گے
 آن یافت کہ کم کسے یافت پایہ مولویت و تدریس علوم نقلیہ و عقلیہ بمعہ کمال رسانیدہ بود چو کہ
 تلامیذہ ایشان بر فیاضی و شرح مواقف و امثال اینہا را بقدرت نام درس دارند و حکما

معرفت و عرفان و قصص شہود و کثوف ایشان مستغنی است از آنکہ در بیان آن معلوم شماست کہ دین بہشت سالگی بر نیچے مندرج حال شدہ بودند کہ حضرت خواجہ باقدس سرہ سالجہ تسکین حال ایشان بطعامہائے بازار کہ شکوک و شبہہ است سینہ و دند میفرمودند کہ مجتبیٰ کہ مرا محمد صادق است باہیکس نیست و همچنین مجتبیٰ کہ اورا باہاست باہیکس نیست ازین سخن بزرگی باید دریافت و ولایت موعود را بقسط آخر رسانیدہ بود و عجائب و غرائب آن ولایت علیہ ابیان میفرمود و ہموارہ خاضع و شائع و منہجی و متضرع و متذلل و متکبر میفرمودہ کہ ہر کیے از اولیا از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ چیز حق خواستہ است و من التجا و تضرع خواستہ ام۔ بعد انتقال حضرت خواجہ محمد صادق ہم حضرت محمد سعید فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی ایسے بیمار ہوئے کہ سبکدیس ہو گئے حضرت مجدد الف ثانی کو کمال نگرانی خاطر ہوئے کہ اسی اثنا میں ایک شب تجلی خاص الخاص و ظہور مخصوص بارگاہ الہی ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ نزول اجلال واسطے تسلی و تشنّی کے ہی حضرت فرمائے ہیں کہ اسی عنایت کے ضمن میں حکم اقدس اعلیٰ صادر ہوا کہ محمد سعید و محمد معصوم کو لاؤ بیانیچہ دونوں کو لائے اور دیکھو انانویں پرنیلا یا نہایت عمر اور سفید ریش تھے حکم ہوا کہ یہ دونوں فرزند ہمنے تھجگو کجئے حضرت اس عنایت و بشارت سے نہایت فرخندہ دل ہوئے اور یہ مژدہ سبکمر سنایا۔

مقام تیر ہواں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند ثانی خواجہ محمد سعید لقب خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ کے حالات میں

فرزند ثانی حضرت کے شیخ محمد سعید بن ابی ولادت ششہ ہجری میں اور وفات، رجا دی الاولین کو ہوئے ایام صبا سی آثار سعادت و منجابت پائی جانی تھی ایام طفولیت میں کہ ابھی خواجہ باقی بانہ علیہ الرحمۃ ہی زندہ تھی حضرت بیمار ہو گئے نہایت ضعف تھا حضرت مجدد الف ثانی نے اوسی حالت میں دریافت کیا کہ کسی شے کو دل چاہتا ہے بیانہ زبان سے نکلا کہ حضرت خواجہ کو دل چاہتا ہے حضرت مجدد الف ثانی کہتے ہیں کہ میں نے یہ نقل حضرت خواجہ کے سانسے بیان کی حضرت خاتم

سنگرز مانے لگے کہ محمد سعید نے حریفی و رندی کی اور جسے غائبانہ نسبت لیکر اپنا بیچہ حضرت
خواجہ گاہ گاہ حضرت کے خطبہ میں اٹھو دعا سے بھی یاد فرمایا کرتے تھے علم غاہری قدرے اپنے
بہائی خواجہ محمد صادق اور قدرے اپنے والد بزرگوار اور کچھ مولانا طاہر لاہوری سے تحصیل کیا تھا قرآن
شریف کو تجوید عالی پڑھا تھا حدیث میں سند جید رکھتے تھے فقہ میں ایسا یہ بیچارہ کہتے تھے
کہ اگر خود حضرت مجدد الف ثانی کو کسی مسئلہ غامض میں تحقیق کی ضرورت ہوتی تو ان سے دریافت کیا
کر لیتے تھے یہ اس خوبی سے بیان کرتے کہ حضرت مجدد نہایت خوش ہوا کرتے مگر علماء دین
اگر کسی مسئلہ کی بحث کا اتفاق ہوتا تو بدلائل ساطع و براہین قاطع مخالف کو خاموش کر دیا کرتی تھیں
غرض کہ سترہ برس کی عمر میں حضرت علوم غاہری سے کما حقہ فارغ ہو گئے تھے طریقہ و مراقبہ اپنے
والد بزرگوار سے کیا تھا اور بہ نسبت تھے اصل ممتاز ہوئے حضرت مثل اپنے والد بزرگوار کمال تشریح
و تقویٰ و بجا بہت سنت سیدہ اس سے پہلے نہ تھے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد سعید علمائے
راغبین سے ہے محمد سعید زمرہ سابقین سے ہے محمد سعید خلیل خدا ہے حکمت خلقت جو مجھے اور لگا
وہ او کو عطا ہوگا محمد سعید فائز رحمت الہی ہے قیامت کے دن تقسیم خزان رحمت او کی سپرد ہوگا
محمد سعید کو مقام شفاعت سے حظ وافر ہے محمد سعید نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام علی نبیہا وعلیہ
الصلوٰۃ والسلام دائرہ نفی قطع کیا اور اب اثبات میں میرا شریک ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ
ایک روز عرصہ قیامت مجھ پر غاہر کیا گیا کیا دیکھتا ہوں کہ محمد سعید میرے آگے آگے ہاتھ میں کتاب
پلصراط سے چلے جائے ہن حتی کہ بہشت میں یہ بچے ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ
محمد سعید تو میرا ضمنی ہے اور اس بات سے تشکد نہو نا کہ حضرت ابابکر صدیق جنات سولہ مسلم
کے ضمنی تھے حضرت فرماتے ہیں کہ جن ایام میں کہ حضرت مجدد الف ثانی علیل تھے تو مجھ کو است
غلو ت خانہ تغویض فرماتے تھے چونکہ اون دنوں میں کمالات عظیمہ مقامات فضیلتہ سمیت نماز حضرت
بہارِ مہم سر اور واجب الاستتار وارد ہوئے تو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے کہ محمد سعید یہ جملہ
نماز نماز میں جبکہ کہ تو امام ہیں اس واسطے مجھ کو یہی انجمن نصیب آئے ہے حضرت مجدد الف ثانی

فرمایا ہے کہ میں کسی ایسے مقام عروج و نزول میں نہیں گیا تھا کہ محمد سعید میرے ہمراہ نہ ہو فرمایا کہ نزول میں جب میں مقام شیخ عبدالقادر جیلانی آیا تو دیکھا کہ محمد سعید میرے ہمراہ ہے فرمایا کہ محمد سعید ولایت تیری احمدی ہے فرمایا کہ تیری دنیا کو حکم آخرت ہو گیا ہے ولقد اتینا آخرہ فی الدنیا کے مصداق ہو۔ خواجہ محمد ہاشم کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی نے مجھے فرمایا کہ عمر کا کچھ عتاب نہیں اور موت قریب معلوم ہوتی ہے یہ دل چاہتا ہے کہ محمد سعید سند نشین کے قابل ہو جائے اس بات کو سنئے حضرت خواجہ محمد سعید کے سلسلے بیان کیا وہ آبدیدہ ہو کر کمال افتقار و خلل فرمائے لگے کہ میں ناقابل کی سطح اپنے تئیں نمایاں اس امر کا نہیں دیکھتا حضرت جہان تشریف لے جایا تین برادر محمد معصوم کو اپنی جگہ بٹھلایا کرین اور اگلیہ امر حضرت قبول نفر وین تو مجھ کو اجازت دین کہ بیرون شہر حضرت جد امجد کی مزار شریف پر گوشہ اختیار کروں اور سند دار حوالہ قرۃ العین محمد معصوم کے فرمائیں اسکو سنئے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا وہ سنکر آنکھوں میں آنسو بہا لائے اور کہنے لگے کہ بہا نصیب مجھ کو اپنی خدمت کے لائق نہیں سمجھتے میں میں جو اپنے تئیں خیال کرتا ہوں تو اوسکے اونی شاگرد کی برابر نہیں باتا خواجہ محمد ہاشم کہتے ہیں کہ یہ معاملہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی سے عرض کیا وہ سنکر نہایت خوش ہوئے عرض کہ صاحبزادہ مرحوم ایک عجائبات قدرت سے تہو ایک دفعہ مراقبہ میں دیکھا کہ رسول صلعم اصحاب کرام جمع ہیں یہ بھی معہ ایو چند یاران کے وہاں حاضر ہیں اصحاب کرام نے اس مضمون کی عرض کی ہم اور یہ عنایات الہی جل شانہ میں برابر ہیں حالانکہ ہم نے بڑی بڑی مشقتیں اور تکلیفیں اٹھائی ہیں بخلاف اسکے کہ انہوں نے کچھ ہی نہیں کیا اسکا کیا سبب حضرت رسول صلعم نے اوسکے جواب میں یہ الفاظ قرآنی تحریر کیے کہ خذک فضل اللہ یونہیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ایک دفعہ حضرت خازن الرحمت حرمین شریفین گئے حرم نبوی میں تہیۃ المسجد پڑھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اہل الجبل اہل فانا ننظرون الیک یعنی جلدی کر جلدی میں تیرا منتظر ہوں اور وہاں حضرت پر کمال غلبہ نسبت بروز کو کون ہوا۔ ایک روز فرمایا کہ الیوم نسبتی کن نسبت

یعنی آج میری نسبت مانند نسبت مجدد صاحب ہے کہتے ہیں کہ آئندہ مرتبہ حضرت خازن الرحمن
 رسول صلعم کو سیم غمناہرہ دیکھا تھا ایک مرتبہ ایک یڑیا عورت حضرت خازن الرحمن کے پاس آئے
 اور کہنے لگے کہ انکی ولایت شہر ہے بھلہ خرق و عالت جھیکو میا عطا ہو حضرت نے فرمایا کہ تیرے
 بیٹا پیدا ہو گا جیسا بیٹا پیدا ہوا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص کا بیٹا حالت تنوع میں تباہ و مضر
 روتا ہوا حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت جی میں مردہ کو زندہ کر دیتے تھے آپ ہی ولایت
 انبیاء میں میرے بیٹے کی حال تو جہیز لایے حضرت نے فرمایا کہ تیرا بیٹا اچھا ہو جا گا جیسا اچھی
 دعا کرے بفضلہ اسکے لئے کو آرام ہوگی **نقل ہے** کہ ایک شخص کو حضرت چادر عطا فرمائی وہ شخص اتفاقاً کسی عورت
 پر عاشق ہو گیا اور جانتا تھا کہ ترکیب کیسے ہو کہ ناگاہ وہ چادر اگر در بیان میں مائل ہوگی جو وقت اچھا ہو گا۔ سچ بھگیا
نقل ہے کہ ایک حضرت کا خادم کسی عورت پر مبتلا ہو کر مرتکب زنا ہوا جانتا تھا کہ ناگاہ
 حضرت کی شکل حاضر ہوئی اور اس کے مونہ پر ایک طبا سنجہ مارا کہ وہ فی الفور اپنے ارادہ سے
 باز آیا لکھا ہے کہ مدت تک اس کے رخسار و نہر انگلیوں کا نشان بنا رہا۔ **نقل ہے** کہ جو وقت
 حضرت درس پڑھایا کرتے تھے ایک فاختہ اگر سانسے میٹھ جاتی اور جب تک پڑھایا کرتے تھے
 رہتی حضرت فرماتے کہ یہ جانور ہے ورنہ ایسی استعداد ہوتی کہ اگر کسی آدمی کی حق تو ولی
 کامل ہوتا۔ **تحریر فرماتے ہیں**۔ آدمی تازمانیکہ گرفتار اوون دوست تعالیٰ و راحت سینہ
 کو بنقوش ماسوا انقش بمرض باطن گرفتار است و از قرب او تعالیٰ دور و جہیز کار از الہ این مرض
 درین فرصت بسیر از ہم ہام است و علاج دفعہ این علت مصنوعی در مہلت قلیل از اعظم مقام
 از الہ این مرض مربوط بگذر شیر داشتہ اند و طہارت باطل را از لوث ماسوی منوط بیا و از تعالیٰ
 گروانیدہ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکر الکثیر و اسبحو کبیرہ و اصیلا ذکر کثیر و تے
 مستحق گرد کہ غفلت و قفلے آن بنود و درین بولہ سم قائل است و مدد مرض باطن غریزی
 فرمایہ لو اقبل مقبل علی اللہ مدۃ عمرۃ متواضع لخطئہ کما کان قائمہ اکثر ما نالہ کمال
 این ذکر است کہ ماسوا سے مذکور از راحت سینہ بر بند و کوس رحلت زند و انجیح

بایستہ ایک و مصفا شود و از شادی و نیا شدن گرو و نوزد غم آن نمکین سجد کیہ اگر تکلیف خطار
 ماسوے نماید میسر نباید بود بواسطے نسیانی کہ دل را از ماسوی حاصل گشته است و بدون نسیان
 ذکر او سمانہ بیاو ماسوی مختلفہ است و ہر خیر و دران شرکت غیر است شایان جانب دس او تملک
 نیست الا اللہ الدین خالص وقال تعالی واذکر ہدک اذا نسیت ای ماسو اللہ تعالی این
 حالت معتبر بقنا و قدیم اول است درین راہ سیرالی اللہ انجا با انجام برسد بعد از ان شروع
 در سیر فی اللہ و سیر در کمالات اسماء و صفات اوست تعالی -

مقام چودہ و ان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند پش
 خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عروۃ الوثقی کے حالات میں

فرزند ثالث حضرت کی حضرت عروۃ الوثقی محمد الدین خواجہ محمد معصوم ہیں ایک ولادت با سعادت
 ششہ الیکہ از زمین اور وفات ششہ الیکہ از اواناسی میں ہوئی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرمایا
 کہ تیرے بچہ کو ولادت محمد معصوم مجاہد نہایت مبارک ہوئی کہ جس سال یہ پیدا ہوئی اوس سال میں
 حضرت خواجہ کی خدمت میں شرف ہوا۔ آپ تین برس کے تھے جو کلمات توحید زبان مبارک کہ
 سکھنے فرمایا کہ میں زمین میں آسمان دیوار حق و اشجار حق تین مہینہ میں قرآن حفظ کیا گیا رہوں
 برس اخذ طریقہ و مراقبہ کیا چودہ تین برس حضرت سے بیان کیا کہ میں خواب میں دیکھا
 کہ ایک نور میرے بدن سے نکلنا ہے کہ تمام عالم اوس سے منور ہے اور ہر ذرہ ذرہ میں باری
 ہے اگر نسل آفتاب وہ غروب ہو جاوے تو تمام جہان اوس سے تاریک ہو جاوے حضرت
 نے سن کر فرمایا کہ تو قطب ہے گا اور اس بشارت کو یاد رکھنا الحق کہ وجود حضرت عروۃ الوثقی
 ایسا ہی ہوا کہ آخر کار قطب لا قطب ہو حضرت اعلیٰ استعداد کی کمال تعریف فرمایا کہ تیرے
 اور کہتے تھے کہ محمد معصوم بالذات تعداد ولایت محمدی رکھتا ہے اور محمدی المشرق ہی سولہ برس
 کی عمر میں حضرت عروۃ الوثقی علم ظاہری سے کما حقہ فارغ ہو گئے حضرت فرمایا کہ تیرے

کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے اور قیاس محبوبیت اس سے کرنا چاہئے کہ حضرت کو انکی شادی کو بھی
 منجانب اللہ اجازت نہ ہوتے تھے ہر چند استناد و التماس کرتے تھے لیکن قبول نہوتی تھی آخر کار
 بعد مدت اجازت ہوئی اور ظاہر کیا کہ یہ منع بوجہ غایت غیرت الہی جاثانہ تھا حضرت فرمایا کرتے
 تھے کہ محمد معصوم کا حال میری نسبت حاصل کرنے میں مثل حال صاحب شرح و قایہ کا ہے
 کہ جب قدر او کا دادا القنف کرنا جاتا تھا وہ حفظ کرتا جاتا تھا جسے در او کا تصنیف کرنا ختم ہوا اور
 او کا حفظ کرنا ختم ہوا ایک روز فرمایا کہ محمد معصوم تجھ کو اصالت سے ہی پہرہ ہے اور تیری خیر
 طینت میں بغیر طینت حبیب بائیں یں منہ مجھ سے محبوبیت ذاتہ جو تجھ میں پائی جاتی او کے
 آثار سے ہوا تو تجھ کو زمرہ سابقین نامہ من الاولین قبل من الاخرین سے پاتا ہوں اور اسطرح اسرار
 مشاہدات قرآنی و مقطعات فرمائی تھے تجھ کو حفظ وافر حاصل ہو گا۔ **نقل ہے** کہ جب حضرت پر
 مشاہدات و مقطعات قرآنی پہلے تو حضرت خواجہ محمد معصوم نے عرض کی کہ یہ اسرار مجھ پر ہی ظاہر ہوا
 لیکن حضرت مجدد رحمت اللہ علیہ سبابت پر راضی نہ ہوئے تھے آخر کار جب صاحب زادہ صاحب نے
 بہت اصرار کیا تو حضرت نے اسرار حروف ظاہر کے رفرشاس کہتے ہیں کہ خصوصیت حروف
 ق کی اسوجہ سے ہو کہ ق کو قیومیت سے مناسبت ہو اور حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب قیومیت
 مناسبت تھے حضرت نے فرمایا کہ محمد معصوم خلعت قیومیت تجھ کو عطا ہوا الحق کہ یہ صاحب زادہ
 مثل اپنے والد بزرگوار ایک آیت عظیم الہی سے تھی جہاں ظلماتی انکے برکات سے منور ہوا
 بعد حضرت مجدد الف ثانی زینت بخش مسند ارشاد ہوئے لکھا ہے کہ نوالا کہہ آدمیوں نے انکے
 ہاتھ پر توبہ کی اور سات ہزار خلیفہ صاحب ارشاد ہوئے ایک مہفتہ میں انکی صحبت میں طالب کے فاعمال
 ہو جانے اور ایک مہینہ میں کمالات ولایت کو پہنچ جانا کو بھی یہی ایک توبہ میں طالب کے جمع مقامات
 سے گذار دیتے کشف مقامات الہیہ نہایت صحیح تھا اپنے مریدوں کو جائے ددر دراز سے فرمایا
 کرتے تھے کہ تیری ولایت محمدی یا موسوی یا ابراہیمی شاہ اورنگ زیب ہی انکی خدمت میں
 حاضر ہوا کرتا تھا اور مثل عوام الناس کے حلقہ میں اگر پس و پیش کا کچھ خیال نہ کر کے جہاں

چگونه می شود که پیش از آنکه بگوید که اینها جمیع معروضات معروضه
 بودی تحریری پیش کرتا حضرت که تین جلد کتب است به تحقیق خواص و دقائق و مغلقات حضرت مجتهد
 الف ثانی و پند و نصائح بین ایک جلد تحریر فرمایا ہے اما بعد این تذکرات ازین خسته دل افکار
 برائے احبابے ہوشیار فاعلم و یا الوالا بعاربہ اگر مقصود از فرمایش انسان تحصیل معرفت حق
 جل و علا و در معرفت اقدام متفاوت است باعتبار تفاوت استعداد و فضیلت فوق بعض برین
 در معرفت بقدر عرفان خود سخن کرده است اما آنچه جمیع علیہ این طائفہ علیہ است و قدر مشترک است و لا
 بدست و در مابقی قرب آنست کہ معرفت بے قیاد و معروف صورت نمی بندد **د** بیچکس را تا نگردد
 اوقاتہ نیست رہ در بارگاہ کبریا **د** از تست حجاب تو یقین است ہ شرط ہمہ رہ روان
 صیفت پس بریاران ہوشمند ناگزیر است کہ در حاصل کار و تقدیر و زکار خود نیک تامل فرمایند
 ہر کہ معرفت مسطورہ حاصل است فطوری را و بشری باید کہ این حاصل را صرف امور غیر حاصلہ
 نماید و بہت بر آن گمارد کہ اصل را در رنگ طل و انوار و ہر کہ را رہے بمعرفت کشد و در طلب
 و فقدان دولت سر نہ داند - فالویل لہ کل الویل - آنچه مقصود از خلقت او بود او انمود و
 امرے را کہ درین نشاء از وسع قلبد اشتد بجا نیاورد و با مورد دیگر پرداخت و تعمیر نیز بکشد
 او خواستند نمود و ہر بایہ عمر گرامی را در ہوا و لایینی مصروف ساخت و زمین استعداد خود را با وجود
 حصول اسباب مطلق گذاشت کمال انفعال است کہ مطلوب را درین مہلت قلیلہ با وجود
 و محنت بآن در آغوش کشیدہ ازین و محنت گاہ رخت بر بندد و خدا بکدام محنت و محنت
 در آید و بکدام حلیت زبان عذر بکشاند عذاب بعد حرام بدتر از عذاب جمیم است چنانچہ لذت قرب
 وصال زیادہ از لذت جنات نفیم است فیا ویلتا علی من اعرض عن اللہ و یلاصقہا علی من قری
 فی جنب اللہ دوبارہ و در دنیا آمدنی نیست من کان فی ہذا اعمی فهو فی الآخرة اعمی و اصل
 سبیل **د** ترسم کہ یارب ما ما آشنا بماندہ تا دامن قیامت این غم بجا ماندہ و مخدوم اشرف
 عمر کہ ایام جوانیت و ہنگام در سنی قوی و جلال گذشتہ میرود و اززل عمر رسیدہ می آید

انفس که اشرف اشیا را که معرفت الهیه است بارزل عمر که موهم محض است حواله نمود آید
 و اشرف عمر و پروا و هوس که ازل اشیا است صرف باید بلکه الموفون مقصود از غفلت ثقلین
 تحصیل این معرفت است مدین نشان ثانی و کسب رمانی مولا کے تحقیق است درین مهلت
 مسیره و امثال بابوا الهوسان در پے آرزو هائے بیپوده تلکے ازین دولت مطلوبه مجرب باشم
 و تا چند بار منکے نفس و شیطان از رمانکے خداوندی جلشانه دور و مجبور گردیم الهوان
 للذین آمنوا تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق عاج حصین مانع قوی از معرفت
 کام ادا کے و هوا پروریت و آرزو هائے لاطایل و امانی بیپوده هر چه مقصود است متبوع
 شنیذ باشند افراشت من اتخذ الله هوایه نفس قرآنیت عشوہ الیس از تبیس است
 در تو یک یک آرزو الیس نیست چون کنی یک آرزو کے خود تمام در تو صد الیس
 زائد و السلام ایضا ای برادر از صحبت ناجنس و مخالف احترام نمائے و از مجاست
 مبتدعه گیریزی بجی معاذ رازی قدس سره گوید اکتب من صحبه ثلثه اصناف العلماء
 الفاضلین و الفقهاء المداہنین و المتصوفه المجاہدین و کسیکه خود را بسند شیخ گرفته است
 و علم برونق سنت رسول اللہ است صلوات اللہ علیہ وسلم و بحلیہ شریعت تمجلی نیست زینهار از روی
 باشش بگذران شهر که اوست مباش مبارک و ابرار ایم دل را با و میلانی پیدا آید و خلل عظیم در
 عظیم اندازد و راننداید و دوزیت پنهان و دلی است از بر اسے شیطان هر چند از
 انواع انوار قیامت می طرد و دنیا بظاہر بے تعلقی با بی قرین محبة اکثر ما تفهم که اند
 سید الطائفة بنید بغدادی قدس سره میفرماید الطریق کلها مسدود و لا اعلی من افعی
 اخر رسول الله تعالی علیه و آله وسلم و نیز فرموده من لم یحفظ القرآن و لم یتکلم بالحديث
 لا یقتدی به فی هذا الشأن لان عملها مقید بالکتاب و السنة و هم و گفته ان طریق
 السادات المقربين المصادقین السابقین مقید بالکتاب و السنة و هم الصوفیه علی
 الحقیقه و العلماء العاملون بالشریعه و الطریقه و هم و اذ النبی علیه و علی اله و الصلوٰ

والسلامه والمحبون في اقواله واخلاقه وافعاله وافاض الله سبحانه عليا من بركاته مكرهين
 كه تهاون آداب نبوی و تدارک سنن مصطفوی را علی مصدرها الصلوة والسلام زینهار عارف خیال
 کمند و فریفته تبتل و انقطاع خوارق عادات او تشوید و شیفته زهد و توکل و معارف توحید او فکر و دید
 که فرق مبطله مثل جهود نصاری و جوگیه و یرایمه و دین امور با فرق محقه شرکت دارند ابو عمر بن محمد رضی الله
 تعالی عنه گفته است کل حال لا تكون عن نتيجة علم وان جل فان ضربه علی صاحبہ اکثر من نفعه
 سئل عنه بالتصوف قال الصبر تحت الامر والنهي ما را کابر اتباع شریعت است و معامل
 نجات مرئوس با اقتضای اثر رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم زهد و توکل و تمیل بلا تبعیت او علیه السلام
 نامقبول است و از دو کار و افکار و اشتیاق و از دو اوق بے توسل او علیه السلام غیر ما مل
 عوار خوارق عادات برجوع و ریاضت است بمعرفت کاره ندارد و عبد الله بن مبارک رضی الله
 تعالی عنه فرمود من تهاون بالاداب عوقب بجهل من السنن ومن تهاون السنن عوقب بجهل من الفرائض من تهاون
 بالالفرائض عوقب بجهل من المعرف لهذا قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم للمعاصي يريد الكفر بسلطان وقت ثم يسيبه
 ابو بکر گفت فلان کس در جهل و کس نیز در جهل و کس نیز گفت فلان کس در یک لحظه
 از شهره یا شهره میرو و گفت شیطان در کنفس از مشرق بمغرب می رود و اینچنین
 چیز را پس قیمت نیست مرد آن بود که در میان خلق پرنشیند و داد و ستد کند و زن و خواهر و
 با خلق در آمیزد و یک لحظه از خدا غر و جل غافل نباشد از قدوة اهل الله و دباری پس
 از کسی که با می میشوند و میگویند که این مرا حلال است چرا که من بدرجه رسیده ام که اختلاف
 احوال در من تاثیر نیکند او جواب داد که بجهت رسیدن است و لیکن پنجه رسیده ابو سلیمان
 داراے قدس سره میگوید هر جا وقعت فی قلبی نکته من نکات ایا ما فلا اقبل منه الا بشاقت
 عاید من الكتاب والسنة و در حدیث آمده است اصحاب الله کلاب النار و نیز آمده است
 من عمل ببدعة مولا الشیطان فی العبادۃ والقاء علیه الخشوع والبكاء اگر گنا بر او برقع
 آید و تدارک آن بتوبه و استغفار نلگه پوشیده را توبه پوشیده و گناه آشکارا توبه آشکار

و توبه را بروقت دیگر نپذیرد از می منعول است که کرم اکابرین تا آنکه ساعت در نشستن گناه توقف
 میکنند اگر صاحب گناه درین میان توبه کرد آنرا نمی نویسند و الا در دیوان اعمال او را ثبت
 مینمایند و جعفر بن شبان قدس سره گوید غفلت عن توبه ذنب او کتبه شرم از کتابه و اگر
 باین زودی توبه میسر نشود هرگاه توبه بنماید پیش از آنکه معامله بغیره رسد قبول است و در
 حدیث آمده است که ان الله یبسط یداه باللیل لیتوب مسی النهار و یبسط یداه بالنهار
 لیتوب مسی اللیل باید که در رع و تقوی شعار خود کند و در منهای مشتهیات قدم نهد و درین
 راه آنها از نوابی پیش از آیتان و امثال او امر ترقی بخش و سودمند است و در هر امر که
 دل تو بایسته آنرا بگذارد و ملک آن بر فتوی نفس مرود را میسر دهد و در راستی سازد و بحال
 بین و الحوام بین قدع ما یریبک الی ما لا یریبک ازین حدیث مفهوم میشود که بجائے
 که شک مده و دل اینساده آنرا باید گذاشت و اگر شک نیاید ارتکاب معفو است فارغ دیگر
 برائے کسی که یا مورثه متبلا گردد آنست که دست خود را بر سینه یا بر دل خود بگذارد و
 اگر ساکن یا بدوران اقدام نماید و اگر مضطرب یا بدخود را یکوشه جمیع طاعات و عبادات خود
 را متهم داند و خود را از اداسه عن آن مقصود اند و دیگر از برائے قوه خود و عیال خود کسبی خدایا
 کند مثل تجارت و مانند آن مانع نیست بلکه مستحب است که سلف اختیار آن کرده اند و در حاشا
 فضا کل کسب بسیار است و اگر بر قدم توکل بنشیند هم زیبا است لیکن بشیر لیک از کسی طمع ندهد
 باشد از محمد بن سالم شخصی پرسید او سخن متعابدین با الکسب بالتوکل فقال التوکل
 حال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و الکسب سنه رسول الله علیه و آله
 و سلم و انما سنه الکسب لمن ضعف عن حال التوکل و سقط من درجه الکمال
 التي هی حاله علیه الصلوة و السلام فمن اطاق التوکل ما الکسب غیر صلاح
 له الا کسب معافاته لا کسب اعتناء و من ضعف عن حال توکل التي هی حال
 رسول الله صلی الله علیه و سلم ایچ له طلب المعاش و الکسب مثلاً یسقط عن درجه

حاله عليه وعلى الله الصلوة والسلام ابو محمد بن سنازل قدس سره گوید المتقویین مع
الکسب خیر من خلوة عنه ودر خوردن طعام رعایت اعتدال نمایند آنقدر خوردند که گرسنگی
در طاعت پیدا آید و بجز ساند و نه آنقدر قلند تا یکدانه از کار و طاعت بازماند حضرت خواجہ
نقشبند قدس سره فرموده اند لغیر ارب بخور و کار خوب کن با الجملة مار کار طاعت است قدر
که خدا آنست مبارک است آنچه که فعلیین کارخانه است ممنوعست و در جمیع افعال معرکات
قصه کند که نیت را امری بدار و بر هیچ عمل تأنیت صالح دست نهد بها کن اقدام ننماید و بجز
و خاموشی راغب بود و در حدیث آمده است الحکمت حشمت اجزاء تسعة فیها فی العقل
و واحد منها فی الصحبة و اختلاط با مردم بقدر ضرورت بکند و سائر اوقات را براقبه
و ادکار بسر برد وقت کار است هنگام صحبت داشتن در پیش است مگر صحبت که برائے
افاده و استقامت بود که محمود بلکه لابد است و همچنین صحبت داشتن با اهل الطریق بشرط
فانی بودن یا بیکدیگر سخن لا یعنی در میان نیاوردن - نیز مستحسن بلکه در بعضی اوقات از عزلت کار
حج است و نجاف طریق خود صحبت نباید داشت و بهر نیک بدکثاره میثانی باید شنید
باطن خواه منوط بود خواه نقض بهر که بعد برش آید عذر او را قبول نماید و خلق نیکو داشته باشد
و اعتراض بر کسی نکند و سخن نرم و ملائم گوید هیچکس را بغض پیش نیاید و کار برائے خدا
خز و جلیم عبد الله قدس سره گفته است که درویشی نه نماز روزه است و نه احیای شب است
اینچند سبب بندگی درویشی ترنجیدن اوست و ترنجیدن اگر این حاصل کنی و اهل
گردی از محمد بن سالم پرسیدند بماذا العرف الاولیا فی الخلق قال بلطف لسانهم
و حسن اخلاقهم و بشاشت وجوههم و متجاوزات انفسهم و قلت اعتدال
و شغل عذر من اعتدال اليهم و تمام الشفقة علی جمع
الخلق و در سخن گفتن رعایت قلت باید کرد و خواب بسیار
نباید نمود که دل میراند و جمیع امور خود را بحق تعالی بسیار و خود

در خدمت چیست باش تمار از تدبیر احمد فارغ باشی و چون دل تو بجا نباشد جمیع امور را که گفت
 خواهد کرد نیت ندهی خود را بر توانسان سازد که با امور تو قیام نمایند با لجه که او را باش والا باش تدریس
 نفس خود مشغول مشو بر هیچکس اعتماد خبر بر فضل پروردگار سنائی با میال و فرزندان سلوک نیک
 باید کرد و اختلاط بقدر ضرورت باید نمود که حق اینها بر دهنه واجب است و موانعت با اینها نباید پیدا
 کرد تا سبب اعراض از جناب مقدس نشود و احوال باطن به تا اهل نباید و آموذ و با اهل فضا صحبت
 نباید داشت و در جمیع احوال عمل سنت را باید گزید و از بدعت همها امكن احتراز باید نمود و در زمان
 بسطه و در شریعه را نیک عایت باید کرد و از جناب آموذ و متکلم فیض امیدوار باید بود و دل تنگ
 و بایوس نباید شد ان مع العسر یسر الا فان مع العسر یسر الا در شدت و رخصه کند که کیسان باشد و در
 وجود و عدم بر یک مبط بود بلکه در عدم مستریج باشد و در وجود مضطرب از ابو سعید اعرابی قدس سره
 از اخلاق فقر پرسید گفت اخلاق فقر اسکوئست نزد فقده و اضطراب نزد وجود انس است
 بهیوم و وحشت نزد فرجه و در حوادث مذنب نشود و بر عیوب مردم نظر نکند و محبوب خود را بهیوم
 در نظر دارد و خود را بر هیچ مسلمانی فضل ندهد و همه را افضل از خود انگارد و بهر کدام از مسلمانان
 چنان اعتقاد داشته باشد که کشایش کار من از برکت نفس من و علسه او تواند که شود و اسیر اهل
 حقوق بود و سیر سلف را همه وقت ملحوظ داشته باشد و بصحبت اهل عزت و فقر و سکنت رغبت
 بود و غیبت هیچکس نکند بلکه عیبت کننده را همها امكن مانع آید و امر معروف و نهی منکر را بشوید و
 و بر اتفاق مال حریص بود و از انیان حسنات خوشوقت بود و از ارتکاب سیئات دور باشد
 و از فقر ترسیده تنگدل نه نماید و از قلت معیشت دور باشد که متکلم عیش در پیش است اللهم
 ان العیش عیش الاخره تنگی اینجا بنتم و ست آنجا ست و در خدمت فقر او خوان دینی خود را
 معاف نباید داشت ابو عبد الله خفیف رضی الله تعالی عنه گوید یاری از اریان همان بن
 اتفاقا او را علت شکم بدر گرفت و من خدمت او را بخود گزافتم و خدمت او را بیکردم و تمام مشیبت
 طشت از پیش بر میداشتم لیبار مرا پیشک بر بود مرا گفت نعمت یلعلک الله یعنی بخواب رفتی

گفت کبنا و ترا خدا تعالی از من برسد نذر نفس خود را چگونه یافتی بهنگام سیکه او ترا العنک الله گفت
گفته میان یافتیم که مرا رحمت الله گفت و بحالیکه ز سیده بے تقریب دان کلم کن و خدمت صوفیه را
با دو آب کن تا ز برکات شان بهر و گردی الطریق کلمه ادا بهیم به او بی بخدا ز سید شنیده باشند
بالجمله خاک بے وجود شده بخدایت اینها بالکل اقدام نمایند و الا بهیوس مصاحبت این بزرگواران
کنند که در بصورت احتمال ضرر غالب است نفع موقوف ابو بکر بن سعدان رضی الله تعالی عنہ
است هر که صحبت صوفیه راگزیند پس صحبت با آنها دارد بے نفس و بیدل و بے ملک هرگاه که
از اشیا و خود نظر کند او را از رسیدن مطلوب باز دارد و در طلب حق جل و علا خود را آرام ده و
مضطرب باش ابو بکر طسانی رضی الله تعالی عنه گوید تصوف اضطراب است چون سکون آمد
تصوف نماز محبت را بے محبوب آرام نیست و بما سوار و انس و الفت نه همواره از سر او این دنیا
سیریزند شهر بچشم شتول کنم دیده و دل را که دمام و دل ترا میطلب دیده ترا میخواهد و مرید
را بدین صفت باید شد که درین آیت کریمه است حتی اذا ضاقت علیه حاله مرض بما رحبت و
ضاقت علیه حاله و ظنون کالمحساء من الله کالمنشور من الشمس او بدین مرتبه برسد و
تمام روع زمین با این فراخی بروئے تنگ تاریک شود سمی که بحر رحمت در جوش آید و آن
شفیقه خانمان بر باد داده را از روع بستاند و بر در غلوتخانه و حدتش جا بیدار است
و او یم تر از گنج مقصود نشان و گران رسیدیم تو شاید برسی و التماس این مسکین از انشال شما
دوستان آست که این بهر عاصی را از دعا هائے مرحوم خویش فراموش نکند و اگر غم عبس
او تعالی در خواهند که این گناه کار تباہ کار فرادائے قیامت در قفائے عاصیان مرحوم داخل
باشد شهر کجا و کجا زنجیر زلفش و محبوب دیوانگی کا نذر سرافا و سبحان رب رب رب
الغزت عما یصفون و السلام علی مرسلین و الحمد لله رب العالمین **ایضا** این دروش
در وقت از اوقات از موجودات عالم اسکان مثل زمین و سماوات آسمان و نبات و حیوان
استفسار نموده که اگر چه باب وحدت وجود در مرایای شما شهود و مشاهد مطلوب اثبات مینمایند

راہست است و مطلوب در شما جلوه گراست همه جدا جدا تقدیس و تشریف او تعالی کردند و نمودند
 کہ بر این تہمت منہید را چہ پارائے آنکہ دعویٰ ظہری و مریست او نامحکم و سبحانہ بآن علو شان
 و تشریف چگونہ بر درنا ظهور فرمودہ باشد۔ مہ تہمت سایہ بر آفتاب۔ خود را خالی محض سافح
 صرف و نمودند حقیقت آسمان ہمیش از حقائق دیگران ازین دعویٰ تبری نمودہ بکمال اظہار
 عجز و زاری و ذل پیش آمد و چون جماعت بآن بیچارہ سرگردان امور غیر واضح متعجب میدارند
 و ارجاع حوادث کہنے و اشغال بآن باد مینمایند از نیجبت آنقدر استیلا ہیبت خداوندی جل
 سلطانہ فرورگفتہ بود کہ بیان آن نمیتوان نمود از ترس و خجالت گراختہ و آب شدہ میرفت و این
 انتشار آفتاب از عابدان خود نیز خبری کردہ نمود کہ این جماعت سرشار شدہ در سوا ساختہ اند من
 باین نامرادی و سرگردانی و اینہا در مقام **الضما قیوم** درین عالم خلیفہ حق است جل و علاوہ
 متعجب او و اقطاب و ابدال در دائرہ ظلال و کسے مندرج اند و افراد او و اوداد در محیط کمال او
 مندرج ہلہ افراد عالم بوسے سوئی دارند و قبلہ تو جہہ جہانیاں دوست دارند و اندانند بلکہ قیام
 عالمیان بذات اوست چہ افراد عالم چونکہ مفاہیر اسما و صفات اند ذاتے در میان شان
 کما ین فیست ہلکی او صاف و اعراض آنکہ واعراض او صاف را از ذات چارہ نیست تا قیام
 شان بآن بود و عادت الدجباریست کہ بعد از قرون متطاو لہ عارفی را نصیبی از ذات
 ارزانی داشتہ ویرا ذاتی علما میفرمایند کہ بحکم نیابت و خلافت فیوم ہشیار میگردد و ہشیار
 بوسے قائم میباشند حضرت حرمین شریف بھی تشریف لیکنے اور وہاں بانواع انعامات حضرت
 حق سبحانہ تعالیٰ و رسول صلعم مستعد ہوئے جب حضرت جہاز سے اترے اور شکی کا سفر اختیار
 کیا ایک روز فرمایا کہ آج کعبہ نبی جگہ ہے منتقل ہوا اور میری جانب تبسم کن ان بہ نباشت تمام کر
 بنگلیہ میرا جب کہ شریف میں مقیم ہے فرمایا کہ امورات مجیدہ غریبہ ظاہر ہوئے ہیں اکثر اوقات
 یہ دیکھتا ہوں کہ کعبہ مناسب مجھے لگے لگ کر ملتا ہے اور باشتیاق تمام ہاتھ جوڑتا ہے بلکہ ایک روز
 ایسا معلوم ہوا کہ مجھے بنگلیہ ہو کر سخت دبو جا انہیں ایام میں ایک روز معلوم ہوا کہ مجھے خواجہ

برکات نکلنے شروع ہوئے اور اس قدر پہلے کہ تمام شیاء پر تسلط ہو گئے اور تمام سحرا و شوت
 بہر گئے چنانچہ اس امر کے دریافت کو متوجہ معلوم ہوا کہ جھکوا بنو سے انجلاء اور کعبہ سناتے تھے
 ہو گیا۔ ایک روز حضرت اہل علی کی زیارت کو تشریف لیکے جب حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی
 قبر پر تشریف لیکے فرمایا کہ سحر انوار موجزن ہے اور کلمات صحبت خیر البشر صلعم تابان و درخشا
 ہن اس کے بعد حضرت ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے فرار پر گئے اور مراقبہ طویلہ فرمایا
 کہ حضرت اہبات المؤمنین استعد عنایات سے پیش آئیں کہ ایسی عنایات کسی نے نہیں کی تھی بلکہ
 کمال نوازش پر وہ سے باہر تشریف لا کر فرمایا کہ فلان شخص کو یہ عطیہ و ادویہ نعمت بہتوجہ حضرت
 حج سے فارغ ہوئے معلوم ہوا کہ فرشتہ نے کاغذ ابرو قبولیت جم دستخطی و مہری جھکوا عنایت
 کیا ایام اقامت کہ معطرین حضرت کے بڑی بہائی خواجہ محمد سعید صاحب کی طبیعت سخت
 علیل ہوئی حضرت نے اونکی شفا کیو اسطے دعا مانگنے کو ہاتھ اوٹھائے کیا دیکھا کہ ہزار ہا
 ہاتھ اقسام مخلوقات بلکہ جمیع حقائق اسما و صفات اصول و ظلال نے بہتبعیت میرے اوٹھا
 حتیٰ کہ دعا قبول ہوئے اور اونکو صحت حاصل ہوئے ایک روز حضرت نے واسطے حصول بعض
 کمالات کے کمال تضرع و التجا کی اور بعد عاف فرمایا کہ مال للعبد الا ارادہ حق بجز اس خطرہ
 شرح صدر کمال بسط ہوا اور معلوم ہوا کہ خلعت عبودیت عطا ہوا۔ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے
 کہ نعمت ارشاد کمال علوشان عطا ہوا اور ایسے تین مقام ارشاد سے کمال مناسب پایا
 اور یہ بھی دیکھا کہ دوات قلم لاکر اسنے رکھا گویا کہ منصب وزارت عطا ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ
 خلعت و دواع ہے۔ ایک روز حضرت تعجبی ہوئے کہ سائل ارشاد قاجم رہے یا ترک کر دیا جاوے
 کس امر میں مرضی حق ہے معلوم ہوا کہ قائم رہے اور ترک ہرگز مرضی نہیں ہے حضرت کہ شرف
 میں بعد معاودت طائب مبارک ایک روز صلائے مالکی پر حلقہ فرمائے تھے کیا دیکھا کہ گویا ایک
 خلعت جلیل القدر کہ کثرت ضیا و عثمان سے ایک نور صرف معلوم ہوتا تھا عطا فرمایا اور
 آواز آئی کہ حق سبحانہ تعالیٰ یہ ہی لباس یا اسکے مناسب پہنا ہے چنانچہ حدیث قدسی میں

آیا ہے اکبر یاد روائی و الخطیہ لاری بعد از ان حضرت مدینہ منورہ روانہ ہوئے جس روز
وہاں پہونچنا تھا اوس روز شب کو کثرت شوق سے نیند نہ آئی صبح کو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے
اور کمال عنایت حضرت معلم معاینہ کین جب مواجہہ شریف میں پہونچے حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر تشریف لائے اور اگر نگلیہ ہوئے فرمایا محسوس ہوتا ہے کہ وجود شریف
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے فرش تک مرکز جمیع عالمیان پہنچے ہیں ہر چند کہ باطل
اللہ تعالیٰ ہے لیکن جس کسی کی فیض پہونچتا ہے وہ حضرت کے توسل سے پہونچتا ہے اور بہت
ملک و ملکوت حضرت کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ شب و روز
الذات کافہ مخلوقات پر روضہ طہرہ سے پہونچے ہیں اور اگرچہ حضرت خاتمت ما ارسلا
الاحیاء للعالمین ہیں مگر استغناء و عظمت بھی کہ لازمہ محبوبیت ہو چوہہ تم پائی جاتی ہے اور
اسی واسطے حضرت کی خدمت میں عرض احتیاج کو توسل کی ضرورت ہوتی ہے ایک روز فرمایا
کہ آج عجیب اسرار در میان آیا کہ اوسکو با اشارہ ہی بیان نہیں کر سکتا اور اگر کچھ بیان کروں قطع
البلعوم و فوج المخلوقات ہو اور یہ کمون و بروز کی طرف اشارہ ہے فرمایا کہ اگر شیخ کامل چاہتا ہے
کہ اسے جملہ کمالات کسی اپنے فرید صادق میں افاضہ کرے تو اپنے سے غائب ہو کر نفس مرید میں
ظاہر ہو تب اس وقت جملہ کمالات پیر کے اوس مرید میں ذرہ ذرہ آجاتے ہیں اس حالت
کو کمون و بروز کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک روز مواجہہ کریم میں کہہ رہا تھا کہ ایک خلعت سرخ رنگ عطا
ہوا معلوم ہوا کہ یہ عطیہ حضرت صدیق اکبر سے پہر ایک اور خلعت زرد عطا ہوا معلوم ہوا کہ عطیہ
حضرت فاروق اکبر سے اور وہاں سے آئے ایک اور خلعت سبز رنگ عطا ہوا معلوم ہوا کہ یہ
مرعت خیر البریہ علیہ السلام و الف صلوٰۃ والسلام و تحیۃ ایک روز حضرت جنۃ البقیع میں
لیگے جب وہاں سے واپس مراجعت فرمائی فرماتے لگے کہ جس قبر پر جا کر بیٹھا تھا صاحب قبر
بمال عنایت پیش آتا اور جس قبر پر جائے کا ارادہ ہوتا اوکو منظر پاتا تھا اور اہل قبور میری
للاقات کو اس طرح جمع ہوتے تھے جیسے کہ نہاں عزیز کیواسطے ہوا کرتے ہیں جب حضرت عثمان کی

زیارت سے فارغ ہوا ایک خلعت تازہ پایا معلوم ہوا کہ یہ عطیہ حضرت عثمان ہے اس کے بعد
 میں حضرت ابراہیم علی ایہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گیا دیکھ کر میری طرف چلے اور بیت گئے
 اور گردین بیٹھ گئے اور مال مہربانی سے معاف کرنے ایک صرف نور ہی نور دیکھنے میں
 آئے اور کیوں نہ ہوتے کہ وہ جگر گوشہ رسول صلعم میں جکے واسطے فرمایا لو عاش لکان نبینا
 حضرت نے فرمایا کہ اونکے ظہور نسبت اور عنایت سے اس قدر لذت آئی کہ اسید نہیں کہ جائے اور اسطرح
 اور جو صاحب مثل عبداللہ بن سعود اور جگہ مدفون ہیں سب عنایات بسیار و با شفاق بنیاد
 پیش آئے بعد ازاں امام اجل مالک بن انس کے مرقہ پر پہونچا کیا دیکھتا ہوں کہ کشتابی تمام
 میری طرف آئے ہیں اور کمال انبساط ملاقات کی بعد ازاں مہربانی و عنایات انواع منہجرات
 خصوصاً حضرت صدیقہ بدر جب کمال پائی گئی اور علی ہذا القیاس شفقت حضرت زہرا بتول
 علیہا وعلیہ الصلوٰۃ مفہوم ہوئے اور شفقت اہل بیت و نبات منہجرات و امیر المؤمنین
 حضرت عباس و حضرت حسن اور امہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم خارج از تعداد پائی گئی بعد
 ازاں فرمایا کہ وہاں میری نسبت نے عجیب ظہور پیدا کیا محسوس ہوا کہ تمام فرش سے
 عرش تک نور نسبت سے بہر گیا اور مکونات عالم صف نصف گرد میرے کہرے میں اور
 انواع فیوض و برکات خلائی بطفیل ہنس درویش کے پہونچتا ہے اور تمام مخلوقات
 کیا اولیا کیا غیر اولیا اس ضعیف سے منتظر حصول برکات و ترقیات ہیں جس قدر ظہور نسبت
 برپا جاتا تھا میں شرمندہ ہوتا تھا کہ حضور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 اور نسبت کے ظہور کرنے کا کیا موقع ہے لیکن چونکہ یہ حالت ہی انہیں کی عنایت اور اثر
 و برکت سے تھی اس واسطے خوشی ہی ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ سے حضرت عجلئے گئے
 تو رخصت کیواسطے مسجد میں تشریف لگئے اور حزن فراق و رنج وداع سے رونے لگے
 کہ اسی اندوہ میں حضرت رسالت خاتیت کمال عظمت و شمت حجرہ کریمہ سے تشریف
 لائے اور ایک تاج شامانہ کہ اس پر طرہ شہید لگا ہوا تھا میرے سر پر رکھا اور معلوم ہوا

کہ یہ خلعت خامہ ہے کہ حضرت کے بدن مبارک سے جدا ہوا ہے غرض کہ بانواع سرفرازی
 مشرف ہو کر واپس تشریف لائے حضرت کے تصرفات نامید از حد ہیں مگر اسجگہ بمقتضائے
 ملاکہ لا یتکلمہ زیر علم آتے ہیں اعظم تصرفات سے تو یہ ہے کہ حضرت نے اپنی
 فرزند کو ایک توجہ میں ابتدا و قلب کے مالاتین پہنچا دیا۔ **نقل ہے** ایک جوگ جادو سے
 آگ باندھ دیتا اور لوگوں کو اس شمعہ سے فریفتہ کرتا حضرت کو یہ سحر فریت آئی اور بہت
 آگ جلوا کر اوپر یاہر کوئی بردا و ملا علی ابراہیم دم کیا اور ایک شخص کو فرمایا کہ اس شخص پر
 ذکر کر چنانچہ وہ مہینہ کہ مشغول ذکر ہوا اور آگ اوپر گزارا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام ہو گئی۔
نقل ہے ایک شخص نے کابل میں خواب میں دیکھا گیا حضرت نے تبرک عطا فرمایا ہے
 بسیار ہوا تو تبرک موجود رہتا۔ **نقل ہے** کہ چند شخص حضرت کی خدمت میں راہ دور
 دراز سے حاضر ہوئے حضرت نے ہر ایک کو بیوس خاص عطا فرمایا لیکن ایک شخص محرم
 رہا جب وہ اپنے مکان پر مع رفیقان پہنچا اور سکو اپنی محرومی کا نہایت افسوس ہوا اور
 اسی حسرت میں تھا کہ ناگاہ غل و شور تشریف آوری حضرت کا بلند ہوا اور آدمی استقبال
 کیا اسلے چلے وہ شخص ہی بخوشی تمام روانہ ہوا جب بیرون شہر پہنچا کیا وہ بچتا ہے کہ
 حضرت اپنے گہوڑے پر سوار ہیں چھکو دیکھ کر فرمائے لگے کہ تو کیوں آزر دہ ہوتا تھا یہ تبرک
 لے اور کلاہ شریف میرے ہاتھ میں دیدی مجھ کو کلاہ دینے کے حضرت نگاہ سے غائب ہوئے
 اور کلاہ شریف میری ہاتھ میں رہی ابکروز حضرت وغو فرماتے تھے کہ ناگاہ خادم سے لوٹ
 لیکر دیوار میں مارا چنانچہ وہ لوٹا لوٹ گیا اور لوٹ سے وضو کیا حاضرین نے اس امر کو
 وہ نہیں نشین بہکادت کے بعد ایک سوداگر آیا اس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں بنگا لکھ بظرف
 ایک محراب میں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری طرف غراتا چلا آتا ہے دیکھ کر نہایت خوف
 ہوا کہ ناگاہ حضرت کو دیکھا کہ لوٹائے آئے اور اس شیر کے پینک کر زور سے مارا کہ وہ
 غنی الغور غائب ہو گیا جن ایام حضرت حرمین شریفین جاتی تھے وہ کہن میں اور نگ زیب

بارہ ہزار روپیہ نذرانہ حاضر ہوا اور نہایت اخلاص سے پیش آیا حضرت نے اسکو بشارت سلطنت دی
 اور عرض کی کہ آپ مجھکو لکھ رہی دین چنانچہ حضرت نے اسکو لکھ دیا فوقہ کما قال گو ہر آری اسکی
 ہمشیرہ کہا کرتے تھے کہ میرے بہائی اورنگ زیب کے بارہ ہزار روپیہ کو سلطنت خریدی ہے
فصل ہے ایک شخص اپنے بیٹے کو حضرت کو خدمت میں لایا اور عرض کی کہ یہ کسی عورت پر عاشق ہو گیا
 ہمارے ہاتھوں سے بالکل جاتا رہا نہ کام دیا کرتا یہ نہ عاقبت حضرت اسکو سمجھانے لگے اور کہا
 درکوئی نیک نامی مارا گذرنا دندہ کرتونی پسندی تبدیل کن قصار اہ حضرت فرمایا کہ ہنری تیری تضائلی
 کی چنانچہ وہ فی الفور تائب اور خیال عشق بالکل جاتا رہا۔

مقام شہر ہوان حضرت امام ثانی محمد الف ثانی کی فرزند حضرت شاہ محمد مجیدی کی حالائیں
 سب چھوٹے فرزند حضرت محمد الف ثانی کے حضرت شاہ محمد مجیدی ہر پنجو کلاوت بسعادت شہ لایین ہو اور وفات شہ میں
 انکے تولد پہلے حضرت محمد الف ثانی کو الہام ہوا تھا انابشرک بغداد اسمہ یحییٰ اور اسی مائیت انکا نام
 محمد مجیدی کہا اور شاہ کے لقب پہنچو کہ وجہ یہ کہ اگر فرزند حضرت شاہ سکندر میر شاہ کمال تیلی حضرت محمد الف ثانی کے پاس
 اور فرمایا کہ میان شہ احمد ایک اپنا بیٹا ہو کہ وہ کہ ہمارے طرح وانا و دیوانہ ہو حضرت نے فی الفور حضرت محمد مجیدی کو طلب کیا کہ
 حضرت شاہ سکندر راؤ کو گو دین مہیا کر اگر نسبت خاصہ راؤ کو عطا فرما جو حضرت شاہ سکندر حضرت محمد الف ثانی
 سے محافل ہو کہ کہ یہ ہمارا اور آپ کی سی شاہ کہا کر ناچنا سچا و مسرور راؤ کو شاہ محمد مجیدی بہترین جہت مجلس موقوف ہو حضرت فرمایا
 سبحان اللہ و جو کہ مفسرین میں محمد مجیدی مقبول دلیا اللہ ہو حضرت کو ان کمال کمال شفقت ہی بعض مقامات و کلاوت
 کی بشارت دی اور انکے علو مقام کی تعریف فرمایا کہ تہے حضرت جعفر میں بہر کراہید ہو کہ راؤ کے کہ سیر راہ تہا کہ محمد مجیدی
 بھی مثل زہرا بیونک ان نسبت بھر ہو راؤ کہ ابھی کم سن او میرا جل قریب میں سال کچھ میرا کم علوم عقلی و نقلی و زہرا راؤ
 خواجہ محمد مجید محمد معصوم کو حاصل کئے بعد فرخ تحصیل علم ظاہر تھا اخلاط لطیفہ شریف محمد سعید صاحب کیا اور اتنا امام حضرت
 عروۃ الوثقیٰ سے حضرت عروۃ الوثقیٰ نے کمال مہربانی فرمایا کرتے ہو اور بشارت جمعیل تھا تابشہ محمد الف ثانی اور حضرت
 مقامات فرماتے دوسرے بہترین شیعین شریف بلکہ اور جناب بات باب معلوم کی الذی عایت شاہ کہین حضرت شاہ کمال شہ
 و جہا استفادہ بخش سدا راؤ تہر شاہ اور انکے پہلے کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیت دیہات اونکے نیاز کئے۔

والله اعلم ربي لا تخزننا من سفاهة وخطانا ۞

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْعَالَمِينَ ۞

جلد حق تعالیٰ کی کتاب کے بڑے سطرے محفوظ ہیں فقید
الحمد لله المنتهی کہ درین زبان سعادت تو امان نسخہ لا مانی عنی مقامات
امام ربانی مجدد الف ثانی مطبع جیون بکاش دہلی میں جیون پبلش
مطبوع طبائع خاص و عام ہو مگر در حال ملک مطبع

وخت ہو کہ ذیل کی کتب کو سادہ بی بی علم حق کی کتاب بشہر دہلی واقع بازار دیکھان کے مل سکتی ہے

تفسیر نبوی بارہم تفسیر سید جلال الدین شیخ رالوقی جہاں الغزالی ترجمہ حزب البہرہ ترجمہ دلائل الدارین
دلیل الدارین ایضاً ابکثر بحوالہ طایف سلطان الادکار شیخ غم صبح ازل شام
نقشہ مکہ مدینہ بیت المقدس جبل عرفات مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی
دعا کتب ذکر الشہادتین اصول ایمان بحرفات رکن اسلام قیامت نامہ بیست نامہ
تقصیر الکتاب اللہ محمد صمدیہ فقہ محمد صمدیہ صائیل نقیہ سرود شہید مودود بہار حبث مکارم انبیاء
محل کیا یہ ہیں مضارح الفرائض نسیم المسلمین صالحات فخرہ اکیہ العیسان انصاف شمس
رباعی اوزار کلاسٹ کتابیات جلال الدین تذکرۃ الفقہ علی افغانی اسرار سجاد حسن بن
قصہ من زبانی نبویہ مجرور کا خزانہ کار شد کی دولت خطائے ہم شاسترہ بوشانی انوار ہندو اور ان کے طریق
سوانح اکابر قصہ طربنا بہر نفعت جہد کہ جبرئیل گبوس - جہم اور عل کا بیان ہے
لانی مدد کمال مراد لے ہوا حصہ جگہ نامہ نگری کے خاص نام کتابوں پر حد درجہ یہ کہے
خبردار کو اس فتح پر ارفی رو بہ کی کشن ہی دیکھیں ہنگامہ الامحصول دیکھ حالت پر منہ خیرہ اور ہنگامہ

